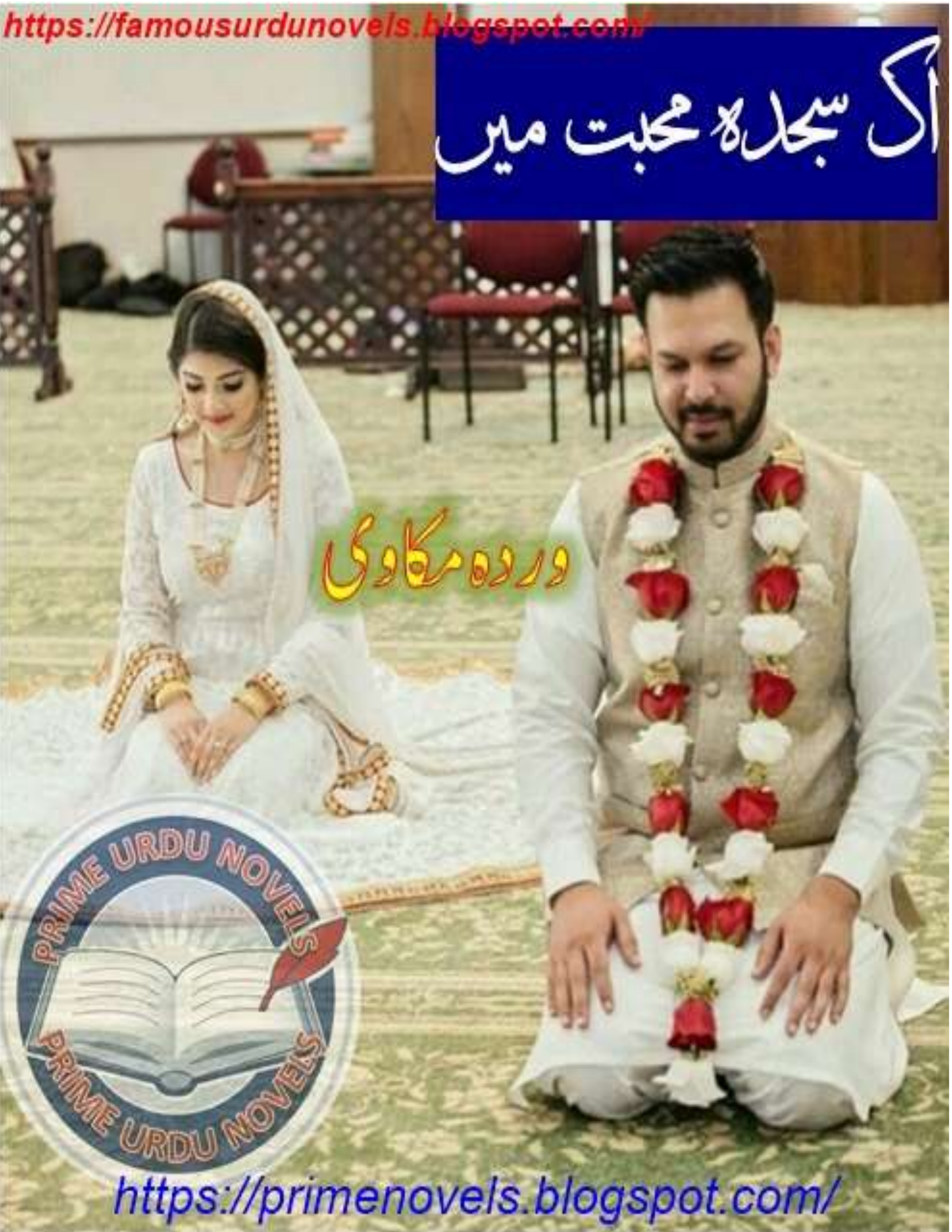
https://famousurdunovels.blogspot.com/
اک سجدہ محبت میں
وردہ مکاوی
PRIME URDU NOVELS
https://primenovels.blogspot.com/

اک سجدہ محبت میں

وردہ مکاوی

مکمل ناول

اوئے ہوئے نازی آپی بڑا پیارا رنگ آیا ہے آپکی مہندی کا لگتا ہے آپکی ساس بہت محبت کرتی ہیں آپ سے"
۔۔۔۔ صنم نے اپنی بڑی بہن کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جس کے ہاتھوں پے شادی کی مہندی لگی ہوئی تھی۔۔

"کیا سچ کہہ رہی ہو تم صانی"۔۔۔۔نزلی نے شرماتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ہاں آپی بڑے بزرگ لوگ ایسے ہی کہتے ہیں"۔۔۔ صنم نے اسے بتایا

"چلو تم دونوں اٹھو پارلر جانے کا ٹائم ہو گیا ہے"۔۔نزلی کی امی فرحت بانو اسکے کمرے میں آتے ہوئے بولیں۔۔۔

"جی جی امی بس ہم جا رہے ہیں ہانیہ آپی آ جائیں تو"۔۔ صنم نے اپنی بڑی بہن کا کہا تو وہ کمرے میں جو کام کرنے آئیں تھیں وہ کر کے باہر چلی گئیں۔۔۔۔

اور تھوڑی دیر میں ہانیہ آئی تو وہ تینوں پارلر چلی گئیں۔۔۔

ہانیہ نزلی اور صنم تینوں بہنیں تھیں۔۔۔۔ہانیہ سب سے بڑی اور شادی شدہ تھی۔۔۔نازلی کی اب شادی ہو رہی تھی اور صنم ابھی چھوٹی تھی۔۔۔انکا کوئی بھائی نہیں تھا۔۔۔۔پر ماں باپ نے کبھی اپنی بیٹیوں کو برا نہیں سمجھا تھا۔۔۔انکے لئے انکی بیٹیاں رحمت تھیں۔۔۔۔۔۔۔

"ارے تم کب آئے لندن سے "۔۔۔۔۔سائرہ بانو نے بیٹے کو دیکھا تو پوچھ بیٹھی

"آج صبح آیا تھا آپ لوگ سو رہے تھے تو میں بھی جا کے سو گیا تھا"۔۔۔۔ایبک نے روکھا سا جواب دیا

"اور تمہاری وہ ڈیل ہو گئی ہے جس کے لئے اتنے مہینوں سے لگے تھے"سائرہ بانو نے پوچھا

"ہاں ہو گئی ہے وہ ڈیل اور میں آفس جا رہا ہوں"۔ایبک جواب دے کر جانے کے لئے آگے بڑھا

"چلو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے تمہاری محنت رائیگاں نہیں ہوئی اور ڈیل ہو گئی"۔۔۔سائرہ بانو خدا کا شکر ادا کرنے لگی

"اوہ پلیز زمام اس میں خدا کا شکر ادا کرنے والی کون سی بات ہے یہ جو کچھ بھی ہوا ہے یہ میری محنت سے ہوا ہے" ۔۔۔ایبک جاتے جاتے ماں کی بات سن کر رکا اور پھر کہہ کر چلا گیا۔۔۔۔

"یا خدا کب عقل آئے گی اس لڑکے کو یہ کتنا گناہ کرتا ہے ایسے کہہ کہ اللہ رحم کر"۔۔۔سائرہ بانو نے خوف سے خدا کو یاد کیا۔۔۔۔

"ایبک کہاں جا رہے ہو"جواد صاحب نے اندر آتے ہوئے آئبک کو دیکھا تو پوچھا

"میں آفس جا رہا ہوں ڈیڈ"۔۔۔ایبک نے چڑ کر جواب دیا

"پر تمھیں آج میرے ساتھ چلنا ہے"..جواد صاحب نے اسے یاد دلایا

"اب کہاں جانا ہے"۔۔۔۔ایبک نے بیزاری سے پوچھا

"شوکت کی بیٹی کی شادی ہے میں نے تمہیں پچھلے ہفتے بتایا تھا کہ تم بھی چلو گے" جواد صاحب نے اسے یاد دلانا چاہا

"اووہ پلیز ڈیڈ میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے کہ میں ایسے چھوٹے چھوٹے لوگوں کی شادیاں اٹینڈ کرتا پھروں میرے پاس اور بہت کام ہیں"۔۔۔ایبک جانے کو مڑا

"ایبک میری بات دھیان سے سن لو تم میرے ساتھ چل رہے ہو ہر بار ضد ٹھیک نہیں ہوتی۔۔۔اگر آج تم میرے ساتھ نہیں چلو گے تو مجھے اپنی شکل کبھی نہ دکھانا" جواد صاحب کہہ کر وہاں رکے نہیں۔۔وہ ایبک کو دنیا کی سچائی دکھانا چاہتے تھے جو وہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا اس سے پیسے کی روشنی نے سارے احساسات چھین لیے تھے۔۔۔اور جواد صاحب اسے یہ احساسات لوٹانا چاہتے تھے۔۔۔ایبک ان کی اکلوتی اولاد تھا جو کہ ایسا ہرگز نہ تھا مگر وقت نے اسے بے حس ہے اور خدا کی ناشکری کرنے والا بنا دیا تھا۔۔۔

" چلیں ڈیڈ۔۔۔پر پلیز ہم جلد ہی آجائیں گے مجھ سے ایسی جگہ رکا نہیں جاتا"۔۔۔ایبک نے ان کے کمرے میں آتے ہوئے کہا

"شاباش میرے بچے میری بات مان لی تم نے" جواد صاحب خوش ہوتے ہوئے بولے

"اوکے پلیز اب چلیں مجھے واپس آ کے آفس کا کچھ کام کرنا ہے"۔۔۔ایبک اکھڑے لہجے میں بولا

"اچھا اب منہ بنا کے نا بیٹھے رہنا شوکت برا سوچے گا" جواد صاحب بولے

"ڈیڈ کوئی کچھ بھی سوچیں مجھے اس سے مطلب نہیں ہے"۔۔ایبک نے دوٹوک جواب دیا اور کمرے سے چلا گیا پیچھے سے جواد صاحب بھی چل دیے۔۔۔۔

....

بارات آچکی تھی نزلی اپنے کمرے میں دلہن بنی بیٹھی نئی زندگی کے خواب دیکھ رہی تھی کمرے سے باہر کیا ہو رہا ہے اسے اندازہ نہیں تھا۔ "ارے بھائی صاحب آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ لوگوں نے جہیز میں جو جو چیز مانگی ہم نے جیسے کیسے وہ پوری کر دی پر آخری وقت میں اب آپ کی یہ ڈیمانڈ کیسے پوری کروں میں ایک غریب آدمی ہوں میرے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے"۔۔۔ شوکت نے نازلی کی ہونے والے سسر کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔

"ہم نے جو کہنا تھا کہہ دیا آپ ہمارے بیٹے کو گاڑی دے سکتے ہیں تو ٹھیک ورنہ ہم بارات واپس لے جائیں گے"۔۔۔ ارباز صاحب نے منہ پھیر لیا

"ارے یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ہم تو کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہیں گے"۔۔۔ شوکت صاحب کو جھٹکا سا لگا

"تو آپ ہماری ڈیمانڈ پوری کریں۔"۔۔ ارباز صاحب نے جواب دیا

"پر یہ ہمارے بس میں نہیں ہم غریب لوگ ہیں اتنا جہیز دیا اب یہ کیسے "شوکت صاحب سر جھکا گئے

"تو بس ٹھیک ہے چلو شاہزین یہاں کوئی شادی نہیں ہوگی ہم بارات واپس لے کے جائیں گے "ارباز صاحب نے بیٹے کو چلنے کا اشارہ کیا

"پر ارباز بھائی بات تو سنیں ہمیں کچھ وقت دیں ہم شادی کے بعد کچھ کر دیں گے"۔۔۔ فرحت بانو نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔۔۔

"رہنے دو بہن تم لوگوں کی اوقات دیکھ لی ہم نے "نفیسہ بیگم کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔

"رک جائیں ایسا مت کریں ہم کہیں کے نہیں رہیں گے"۔ شوکت صاحب انھیں روکنے لگے۔۔۔

"اب یہی بیٹھی رہے گی تمھاری بیٹی انھیں دیواروں میں سڑے گی"۔۔ ارباز صاحب بولے

"ایسامت کہیں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔میں آپ کو سب دینے کے لیے تیار ہوں"۔۔شوکت صاحب گڑگڑانے لگے....بیٹی کی خاطر وہ خود کو مجبور کر بیٹھے تھے۔۔۔

"بس بہت ہو گیا شوکت یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ تمھاری بیٹی میں کوئی عیب نہیں ہے تو اسکے لئے ایسے لوگوں کے سامنے مت گر گڑاو جنھیں اس ہیرے کی قدر نہیں"۔۔۔جواد صاحب پہلے دور کھڑے سب دیکھتے رہے اور جب انکا صبر جواب دے گیا تو وہ دوست کی طرف دوڑے چلے گئے اور انھیں سہارا دیا۔۔۔

"پر جواد ان لوگوں کو روکو میں کہیں منہ دکھانے کا نہیں رہوں گا میری بیٹی بدنام ہو جائے گی۔۔۔۔بارات دروازے سے واپس جا رہی ہے"۔۔۔شوکت صاحب ان لوگوں کو جاتا دیکھ کر بولے مگر وہ لوگ نہ رکے ان کے پیچھے سب باراتی آہستہ آہستہ چلے گئے۔۔۔ پیچھے رہ جانے والوں میں شوکت صاحب کے رشتہ دار تھے۔۔۔اور چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"اووہ خدا یہ کیا ہو گیا۔۔۔میری بیٹی کی زندگی برباد ہو گئ"۔۔۔شوکت صاحب یہ کہتے ہوئے وہیں بیٹھتے گئے ۔۔۔جواد صاحب نے انھیں سہارا دیا تو وہ وہیں بے ہوش ہو گئے۔۔۔

نازلی باپ کے پاس بیٹھی زاروقطار رو رہی تھی صنم اور ہانیہ بھی اسکے پاس ہی بیٹھی تھیں اور اسے چپ ہو جانے کا کہہ رہی تھیں۔ہانیہ کا شوہر ہاشم ڈاکٹر کو لے آیا تھا اور ڈاکٹر چیک کر کے جا چکا تھا۔۔۔پریشانی کی کوئی بات نہیں تھی وہ صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔۔جواد صاحب وہیں پلنگ کے پاس کھڑے تھے۔۔۔

"ڈیڈ اور کتنی دیر رکنا ہے یہاں۔۔۔مجھے گھٹن ہو رہی ہے یہاں"۔۔ایبک نے بنا کسی کا لحاظ کئے کہا

"ایبک خاموش رہو میں شوکت کو اس حالت میں ہرگز چھوڑ کر نہیں جا سکتا نہ ہی تم یہاں سے ہلو گے"۔۔۔۔جواد صاحب اسے ایک طرف لے گئے اور سمجھایا۔۔۔

"پر ڈیڈ میں رک کر کیا کروں گا۔۔۔ میں گھر جا کر ڈرائیور بھیج دیتا ہوں آپ کے پاس"۔۔۔ ایبک نے مسئلے کا حل بتایا

"ایبک خاموشی سے یہی کھڑے رہو۔۔ اب ایک لفظ منہ سے نہ نکلے تمھارے۔۔۔ بے حس انسان"۔۔۔ جواد صاحب شدید غصے سے کہتے ہوئے واپس شوکت صاحب کے پاس آ گئے۔۔ اور ایبک دور کھڑا اسوقت کو کوس رہا تھا جب اس نے آنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔

دو گھنٹے بعد شوکت صاحب نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔۔ سب وہیں موجود تھے۔۔۔ انہوں نے ارد گرد دیکھا اور جب نظر نازلی پر نظر پڑی تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

"ارے شوکت یہ کیا کر رہے ہو"... جواد صاحب آگے بڑھے اور انکا کندھا تھپ تھپایا۔

"جواد میری بچی برباد ہو گئی ہے اب اس سے کون شادی کرے گا میری معصوم بچی"۔۔۔ شوکت صاحب کے رونے میں شدت آ گئی آخر بیٹی کا معاملہ تھا بارات واپس جانا اچھی بات نہ تھی...ماں باپ کو بیٹی کی خاطر کیا کچھ سہنا پڑتا ہے.... صرف جہیز نہ دے پانے پر...

"چپ کر جاؤ کچھ نہیں ہوا تمھاری بیٹی کو۔۔۔ ایسے لالچی لوگوں سے بچ گئی ہے وہ میں چاہتا تو ان کی ڈیمانڈ پوری کر دیتا نازلی میری بھی بیٹی ہے اور اگر ایسا ہوتا تو کل کو وہ کوئی دوسری ڈیمانڈ کر کے ہماری بچی کو پریشان کرتے اور یہ بالکل ٹھیک نہیں ہوتا ہماری پھول جیسی بچی کی زندگی خراب ہونے سے بچ گئی ہے خدا کا شکر ادا کرو"۔۔۔ جواد صاحب نے انھیں تسلی دی۔۔۔۔

"پر اب کون کرے گا میری بچی سے شادی۔۔۔ جواد میری بچی کی بارات چلی گئی کتنی بدنامی ہوئی"۔۔۔ شوکت صاحب نے گال سے آنسو صاف کرتے ہوئے انھیں دیکھا

"میر ابیٹاایبک کرے گا تمھاری بیٹی سے شادی"۔۔.جواد صاحب نے ایک دم بم پھوڑااور ایبک جو دیوار سے ٹیک لگائے یہ ڈرامہ ختم ہونے کے انتظار میں کھڑا تھاایک دم چونک کے سیدھا ہوا۔۔۔جب کہ کمرے میں باقی کے نفوس کے منہ بھی کھلے کہ کھلے رہ گئے

"ارے جواد نہیں ہماری اتنی اوقات نہیں"۔۔شوکت صاحب نے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"دیکھو شوکت نازلی صرف تمھاری نہیں میری بھی بیٹی ہے میری تو پہلے ہی یہی خواہش تھی پر ررر۔۔۔میں خاموش رہا کیونکہ تم اسکا رشتہ کر چکے تھے پر اب اگر یہ ہو چکا تو میں چپ نہیں بیٹھوں گا۔۔تم اپنی نزلی کو مجھے دے دو میں اسے بیٹی بنا کے رکھوں گا"۔۔۔جواد صاحب نے انھیں محبت سے سمجھایا۔۔۔

"پر۔۔۔شوکت کچھ کہنا چاہتے تھے

"بس کوئی پر ور نہیں میں نے جو کہہ دیا وہی ہو گا۔۔۔تم لوگ قاضی صاحب کو بلواو۔۔اور میں جہیز میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں لوں گا میری بس یہی شرط ہے بس مجھے نازلی دے دو۔۔ تمھیں کبھی شکایت کا موقعہ نہیں دوں گا...اور ایبک تم ذرا باہر چلو میرے ساتھ کچھ بات کرنی ہے"۔۔۔جواد صاحب بات کر کے ایبک کی طرف مڑے جسکی آنکھوں میں بے پناہ غصہ تھا۔۔اور وہ اسے کہتے کمرے سے نکل گئے۔۔۔۔۔۔

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ڈیڈ۔۔۔۔۔۔یہ میری زندگی ہے اور آپ نے میری زندگی کا فیصلہ ایسے سنا دیا۔۔۔ مجھے اس دو ٹکے کی لڑکی سے شادی نہیں کرنی ڈیڈ"۔۔۔۔ایبک باہر آ کے چِلّایا۔۔۔

"چِلاؤ مت ایبک۔۔۔میں تمھارا باپ ہوں اور مجھے حق ہے میں تمھارے لئے کچھ اچھا فیصلہ لوں۔۔۔کیونکہ تم تو کسی اور ہی راہ پے نکل چکے ہو۔۔۔اور یہ لڑکی تمھیں راستے پر لے کے آئے گی"۔۔جواد صاحب نے دھیمی آواز میں اسے گھر کا

"راستے پے لائے گی مائے فُٹ۔۔۔میں یہ شادی کروں گا ہی نہیں میں جا رہا ہوں"۔۔ایبک گاڑی کی طرف مُڑا

"اگر تم جا رہے ہو تو ایبک کان کھول کے سن لو۔۔۔اگر تمھیں اپنا مان اپنی عزت پیاری ہے تو مجھے بھی بہت پیاری ہے۔۔۔میں اس گھر میں قدم بھی نہیں رکھوں گا اور تمھاری ماں کو بھی تمھارے گھر سے لے جاؤں گا۔۔کیونکہ اگر ہمارا ہے حق تم پہ نہیں ہے تو تمہارے اس گھر میں رہ۔کر کیا کرنا ہے ہمیں۔۔۔بس اپنے دوست کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑے گی نہ کہ میرا بیٹا میرا مان نہیں رکھ سکتا۔۔۔ٹھیک ہے تم جاؤ اپنی فکر کرو ہماری نہیں میں جا کے منا کر دیتا ہوں" جواد صاحب بول کر جانے لگے۔۔اور ایبک کا چہرہ غصے سے مزید سرخ ہو چکا تھا....

رکیں ڈیڈ۔۔۔میں تیار ہوں اس شادی کے لئے پر صرف آپ کے خوشی اور عزت کے لئے مجھ سے زیادہ امیدیں مت لگائیے گا" وہ بنا جواد صاحب کو دیکھے دوٹوک انداز میں کہہ کر آگے بڑھ گیا اور جواد صاحب مسکرا دیے وہ جانتے تھے کہ ایبک ایسے مانے گا انہیں یقین تھا کہ اس کا یہ خول ایک دن ٹوٹ جائے گا اور نازلی کے آنے کے بعد وہ دن دور نہیں ہو گا۔۔وہ اپنے بیٹے سے بہت اچھے سے واقف تھے جواد صاحب مسکرا کے آگے بڑھ گئے جہاں اب قاضی صاحب آ چکے تھے۔۔۔۔

"چلو شوکت اب ہمیں اجازت دو" نکاح ہو چکا تھا اب جواد صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔انکے ساتھ ہی ایبک اٹھ چکا تھا۔۔۔

"جواد میری بیٹی کا خیال"۔۔۔۔۔۔۔

"تمھیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔بہو نہیں بیٹی لے کر جا رہا ہوں۔۔۔یہ ہمارے گھر کی شہزادی بن کر رہے گی تم لوگوں کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔۔اور رہی میرے بیٹے کی بات وہ دل کا برا نہیں ہے وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔بھروسہ رکھو"۔۔۔۔انھوں نے شوکت صاحب کی بات درمیان میں کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔اور ایبک جب باہر نکل گیا تو وہ مزید بولے۔۔۔

"خدا تیرے جیسا دوست سب کو دے جواد تم نے ثابت کر دیا کہ تو میرا سچا دوست ہے"۔ شوکت صاحب انکے گلے لگے۔۔۔

"ارے تیرے اتنے احسان ہیں مجھ پر یہ تو انکے سامنے کچھ بھی نہیں اور تم نے اپنی بیٹی مجھے دے دی۔۔ یہ بھی تو تمھارا احسان ہے۔ چلو نازلی بیٹا سب سے مل لو پھر چلتے ہیں"۔۔ انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا پھر نازلی کی طرف مُڑے جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

"خوش رہ میری بچی اللہ تجھے خوش رکھے۔۔۔ وہاں جا کے کسی کو پریشان مت کرنا"۔۔۔ نازلی کی ماں نے اسے گلے سے لگا کے کہا تو وہ خاموشی سے آنسوں بہانے لگی اور باری باری سب کو ملی پھر سب اسے گاڑی تک چھوڑنے آئے ۔ ایبک گاڑی میں پہلے سے ہی موجود تھا۔۔۔۔۔

"ایبک بیٹا میری بچی سے کوئی غلطی ہو جائے تو معاف کر دیجئیے گا۔ آپکا بہت شکریہ آپ نے ہماری عزت بچائی" ۔۔۔ شوکت صاحب نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ایبک کو مخاطب کیا۔۔۔

"آپ فکر نہ کریں انکل" ۔۔۔ ایبک نے باپ کی خاطر انھیں اتنا جواب دیا تھا کہ کہیں جواد صاحب ناراض نہ ہو جائیں۔۔ جواد صاحب گاڑی میں بیٹھے تو وہ گاڑی آگے بڑھا گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سارا راستہ گاڑی میں خاموشی چھائی رہی۔۔۔ ایبک بیک ویو مرر سے نزلی کو خونخوار نظروں سے دیکھتا رہا پر وہ اس چیز سے انجان کہیں سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔ اس نے سر پر بڑی سی چادر لے رکھی تھی اور اسی چادر سے اپنا منہ چھپا رکھا تھا۔۔۔۔

ایبک نے ابھی تک اسکا چہرہ نہ دیکھا تھا

جیسے ہی گاڑی گیٹ سے اندر جا کر رکی تو جواد صاحب نے فرنٹ سیٹ سے نکلتے ہوئے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا جہاں نازلی بیٹھی تھی

"آو بچے گھر آ گئے جواد" صاحب نے نرمی سے کہا تو وہ خیالوں سے باہر نکلیں اور اتنے میں ایبک نے زوردار جھٹکے سے گھر کا دروازہ کھولا اور اندر بڑھ گیا۔۔۔

"ارے ایبک کیا ہوا اتنے غصے میں" سائرہ بانو جو وہیں لاونج میں بیٹھی تھی ایک دم ہڑبڑا گئیں اور وہ ماں کو نظر انداز کرتا کمرے میں چلا گیا

"ارے جواد یہ کون" سائرہ بانو نے بیٹے سے نظر ہٹا کر پیچھے شوہر کو دیکھا اور ساتھ میں کسی لڑکی کو جس کا چہرہ چھپا ہونے کی وجہ سے پہچان نہ پائیں

"یہ دیکھیں ہم آپکی بہو لائے ہیں" جواد صاحب مسکرائے

"اچھا مذاق ہے پر میرے بیٹے کی شادی میرے بغیر ہو ہی نہیں سکتی اور وہ اکڑو تو شادی کے لیے مان ہی نہیں سکتا" ۔۔۔سائرہ بانو ہنسی۔۔۔

"ارے ہم مذاق نہیں کر رہے یہ دیکھیں نازلی بیٹا چادر ہٹا لو اب تو ہم گھر آ چکے" جواد صاحب نے نزلی کو دیکھتے ہوئے کہا تو نازلی نے چادر چہرے سے ہٹائی۔

"ارے نزلی تم یہاں" سائرہ بانو نے اسے گلے سے لگا لیا تھا بچپن میں نازلی ان سے بہت اٹیچ تھی نازلی بھی ان کے گلے لگ کر رونے لگی

"جواد یہ رو کیوں رہی ہے مجھے بتائیں میرا دل بیٹھا جا رہا ہے" سائرہ بانو نے اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے شوہر کو مخاطب کیا۔۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس)اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"ہونا کیا ہے میں نے شوکت سے اسکی بیٹی لے لی کہ یہ تو میری بیٹی ہے تو اب یہ رخصت ہو کے آئی ہے تو رو رہی ہے اپنی ماں سے مل کے"۔۔۔جواد صاحب نے خوشگوار موڈ میں کہا

"مجھے صحیح سے بتائیں بات کیا ہے"سائرہ بانو نے گھورا

"ارے بتا تو رہا ہوں میں نے ایبک اور نزلی کی شادی کروادی ہے اب تم نازلی کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر آؤ۔۔۔اور اپنے لاڈلے بیٹے کو سمجھا دینا اگر میری بچی کو کچھ بھی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔باقی بات میں تمہیں روم میں بتاتا ہوں ابھی فریش ہونے جا رہا ہوں" وہ کہہ کر چلے گئے تو سائرہ بانو بھی نازلی کو لے کر ایبک کے کمرے میں آ گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نازلی کو لیکر کمرے میں آئیں تو کمرے کی حالت سے ایبک کے غصے کا اندازہ لگا چکی تھیں۔۔۔

"ایبک"سائرہ بانو نے آواز لگائی وہ جو کھڑکی میں کھڑا سوچوں میں گم تھا ٹھٹھکا اور مڑا

"اب کیا مسئلہ ہے اسے یہاں کیوں لے کے آئے ہیں مام۔۔ایبک نے نفرت سے نازلی کو دیکھا جو اس کے کہنے پر آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"دیکھو ایبک مجھے نہیں پتہ کہ تمہیں ایسے اچانک کیوں شادی کرنی پڑی پر میں جانتی ہوں تمہارے ڈیڈ کا فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا۔۔۔اور یہ سب خدا کو منظور تھا یہ ہونا ہی تھا اب نازلی تمہاری بیوی ہے اور تمہاری ہر چیز پر اس کا حق ہے اسی طرح یہ کمرہ جو تمہارا ہے اب اس کا بھی ہے" سمجھے سائرہ بانو نے اسے غصے سے دیکھا

"اوہ پلیز مام یہ خدا کی مرضی نہیں ڈیڈ کی مرضی تھی کہ ایسا ہو ہر بات میں خدا کو بیچ میں نہ لایا کریں"۔۔ایبک بے حد بدگمان تھا۔۔۔

"ایبک خاموش ہو جاؤ اور مجھے تمہاری کوئی شکایت نہیں ملے تم بہت خود سر ہو گئے ہو۔۔۔۔میں کئی سالوں سے تمہیں برداشت کر رہی ہوں اب اگر تم نے میری بچی کو کچھ کہا تو میں تمہارا منہ توڑ کر رکھ دوں گی"۔۔۔۔سائرہ بانو

اسے ڈانٹتے ہوئے نازلی کی طرف بڑھیں اور اسے بیڈ پر بٹھایا

"جا کے نازلی کا سامان لے کے آؤ" سائرہ بانو نے اسے گھورا۔۔

اور اس نے انٹر کام سے ملازم کو گاڑی سے سامان لانے کی ہدایت دے دی اور خاموشی سے بالکونی میں چلا گیا۔۔۔

"ماما کو جانے دو مس نازلی میں تمہارا حشر بگاڑتا ہوں" وہ سوچتے ہوئے تلخی سے مسکرایا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نازلی کا سامان کمرے میں لایا گیا تو جلدی سے سادہ سا ایک جوڑا نکال کر واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔

ایبک روم میں آیا تو روم خالی تھا شدید جھنجلاہٹ اس پر طاری تھی۔۔۔۔نازلی واش روم سے نکلی تو ایبک بیڈ پر آڑا تیڑھا لیٹا ہوا تھا۔۔پہلے تو وہ دیکھتی رہی کہ وہ کہاں سوئے پھر کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔

"کیا مصیبت ہے"۔۔۔نازلی کو جب کچھ نہ سوجھا تو اس نے پانی کے چند قطرے ایبک پر ڈال دیئے اور وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔

"تمھیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی"۔۔۔ایبک اس پر بھڑکا۔۔

"مجھے تو سکھائی ہے پر لگتا ہے آپ کو نہیں سکھائی تبھی اس طرح سوئے ہیں بیڈ پر جیسے کسی اور نے نہیں سونا" ۔۔۔نازلی نے دانت پیستے ہوئے کہا

"یہ میرا بیڈ ہے اور تم یہاں پر نہیں سو سکتی تو تم زمین پر سو جاؤ۔۔ورنہ جہاں چاہے سو جاؤ پر یہاں بالکل نہیں" ۔۔۔ایبک نے بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"کتنے بد تمیز انسان ہو۔۔۔ایک لڑکی کو زمین پر سونے کا کہہ رہے ہو اور خود بڑے مزے سے بیڈ پر سو گے"۔۔

نازلی بھی اپنے نام کی ایک تھی خاموش کیسے رہتی۔۔۔

Email : aatish2kx@gmail.com Whatsapp : 03335586927

"دیکھو میڈم تم میرے کمرے میں تو زبردستی گھس آئی ہو پر بیڈ پر نیور کبھی نہیں"۔۔ ایبک نے خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔۔

"ابھی ابھی سائرہ آنٹی نے کیا کہا لگتا ہے آپ نے سنا نہیں ہے۔۔ تو اب میں یہاں سونگی۔۔۔ اور اگر آپ نے مجھے روکنے کی کوشش کی تو میں چِلاّؤں گی اور انکل آنٹی کو بلا کے کہوں گی۔ آپ نے مجھے مارنے کی کوشش کی ہے ۔۔۔ اور یاد رکھیئے گا میں جو کہتی ہوں وہ کرتی بھی ہوں"۔۔۔۔ نازلی بڑے آرام سے بولتے ہوئے بیڈ کی ایک سائڈ پے آ کے بیٹھ گئ درمیان میں اس نے تکیے رکھ کے دیوار بنادی تھی اور اب بڑے مزے سے کمبل ڈال کر لیٹ چکی تھی۔۔۔

"تمھیں ذرا بھی تمیز نہیں ہے۔۔۔ ایسے کیسے تم کسی کے ساتھ سو سکتی ہو"۔۔۔ ایبک اس کی اس حرکت پر دھاڑا ۔۔۔

"کسی سے کیا مراد ہے ارے آپ بھول گئے چند گھنٹوں پہلے ہمارا نکاح ہوا ہے اور آپ میرے سرتاج میرے شوہر ہیں۔۔۔ اور میں پورے حق کے ساتھ ہی گھر میں لائی گئی یہ کمرہ مجھے دیا گیا ہے اور میں آپ کے ساتھ یہاں اس بیڈ پر سو سکتی ہوں۔۔۔ بس میں نے ویسے یہاں دیوار بنادی ہے" نازلی اس کی بات پر جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اور تحمل سے بات کرتے ہوئے تکیے کی دیوار کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"حق... اگر بات حق کی ہے تو میں بھی اپنا حق وصول کر سکتا ہوں"۔۔۔ ایبک اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا تو گھبرا گئی۔۔۔

"دیکھیئے زیادہ فری مت ہوں اور میں نے کہا ہے نا کہ انکل آنٹی کو بلا لوں گی"۔۔۔ نازلی خود کو سنبھالتے ہوئے بولی

"اپنے انکل آنٹی کو بلا کے کیا بولو گی کہ میرے شوہر جن سے میرا نکاح ہوا ہے وہ اپنا حق وصول کر رہا تھا" ۔۔۔ ایبک مزید اسکی طرف جھکا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔ نازلی ہڑبڑا گئی اور نظریں جھکا لیں۔۔۔

اور اس لمحے ایبک کو کچھ ہوا تھا اور وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا۔۔۔

"اگر یہاں سونا ہے تو دیوار کو پار مت کرنا"۔۔ ایبک رخ دوسری طرف کر کے بولتے ہوئے اپنی سائیڈ پے آ کے لیٹ گیا۔۔ اور کہیں سوچوں کی دنیا میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماہا رک جاؤ یار۔۔ کیوں پریشان کر رہی ہو" وہ اسکے پیچھے بھاگتے ہوئے پوری یونیورسٹی گھوم چکا تھا اور اب آخر کار تنگ آ کر بولا

"تو تمھیں کس نے کہا تھا جا کر اس چڑیل ایمن سے باتیں کرو"۔۔۔ ماہا غصے میں پلٹتے ہوئے بولی

"یار وہ تو میں تمھیں تنگ کرنے کے لیے بول رہا تھا اس سے ورنہ مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں تم یہ بات جانتی ہو"۔۔۔۔۔۔ محبت میں چور لہجے میں جواب دیا گیا

"جاؤ میں تم سے خفا ہوں"۔۔۔ ماہا نے چہرہ موڑ لیا

"تم مجھ سے خفا نہیں ہو سکتی ماہا"۔۔ اسکی نگاہوں میں محبت کی شدت نمایا تھی

"وہ کیوں؟؟؟!!!" ماہا نے اسے گھورا

"کیونکہ اگر تم مجھ سے خفا ہوئی تو تمھیں مجھ سے دور رہنا پڑے گا اور تم مجھ سے دور نہیں رہ سکتی"۔۔۔ اسکے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے اس نے نرمی سے جواب دیا۔۔۔۔

"میں جس دن تمھیں چھوڑ کے چلی جاؤنگی نا اس دن تم بہت روؤ گے پر میں واپس کبھی بھی نہیں آؤں گی"۔۔۔ ماہا نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"ایسے نہ کہو ماہا۔۔۔۔ میری سانسیں تمھاری سانسوں سے جڑی ہیں خدا نہ کرے کبھی ہم جدا ہوں"۔۔۔ ماہا کے لبوں پے ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولا

"ہاں ہاں نہیں جا رہی کہیں مزاق کر رہی ہوں"۔۔۔ماہا ہنس دی

"مجھے بھروسہ ہے خدا پے۔۔۔وہ مجھے تم سے دور کر ہی نہیں سکتا"۔۔۔ایک یقین کے ساتھ جواب دیا گیا۔۔۔۔۔

"پر اگر تم نے دوبارہ اس ایمن سے بات کی تو میں چلی جاؤنگی کسی اور کے ساتھ"۔۔ماہا کہتے ہوئے پیچھے کو ہوئی

"ماہا کی بچی رک جاؤ میں تمھیں بتاتا ہوں تم کس کے ساتھ جاؤ گی"۔۔وہ کہتے ہوئے اسکے پیچھے دوڑا اور وہ بہت آگے جا چکی تھی بہت زیادہ۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اٹھ گئے تم۔۔۔نازلی نہیں آئی"۔۔۔ایبک صبح آفس کے لئے تیار ہو کر آیا تو سائرہ بانو نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"مام بچی نہیں ہے وہ آجائے گی"۔۔۔ایبک چڑ کر جواب دیا

"میرا مطلب یہ تھا کہ وہ جاگ گئی ہے یا سو رہی ہے"۔۔۔سائرہ بانو نے اسے گھورتے ہوئے جواب دیا

"محترمہ فجر کی نماز کے وقت سے اٹھ گئی ہیں اور پتہ نہیں تب سے کیا کچھ پڑھی جا رہی ہیں۔۔۔جیسے وہ مانگے گی تو خدا سے مل جائے گا۔۔خود محنت کرکے حاصل کی جاتی ہیں ماما چیزیں"۔۔۔ایبک نے ماں کی گھوری کو نظر انداز کیا۔۔۔

"اللہ معاف کرے کیسے انسان ہیں آپ۔۔کوئی ایسے ناامید بھی ہوتا ہے کیا۔۔دینے والی ذات تو خدا کی ہے نا۔۔۔میں صحیح کہہ رہی ہوں نا آنٹی"۔۔نازلی جو پیچھے کہیں سے نمودار ہوئی تھی بولتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔

"ہاں بچے بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔اب تم آگئی ہو تو اسے سیدھا بھی کر دینا میرے بس میں تو بالکل بھی نہیں یہ

لڑکا"۔۔۔سائرہ بانو نے نروٹھے لہجے میں کہا۔۔۔

"مام پلیز میرا موڈ نہیں ہے بحث کا"۔۔۔ایبک کہتا ہوا بناناشتہ کئیے اٹھ کے باہر نکل گیا۔۔۔کیونکہ وہ اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا تھا اسے ڈر تھا وہ کمزور نہ ہو جائے۔۔۔پر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کمزور ہی ہے۔۔۔کیونکہ اسکا ایمان پختہ نہیں ہے۔۔

نازلی جاتے ہوئے اسکی پشت کو گھورتی رہی۔۔۔۔

\-----------------------------

اور سناؤ خان... آج کل ماہا نہیں نظر آرہی کہیں لڑائی ہوئی ہے کیا تمھاری"۔۔۔وہ دوستوں کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا جب کامران بولا۔۔۔وہ اپنی یونیورسٹی میں خان کے نام سے مشہور تھا۔۔۔اسکا اصل نام کم ہی کوئی جانتا تھا

"نہیں وہ اپنی فیملی کے ساتھ آج کل مری گئ ہوئی ہے"۔۔۔جواب آیا

"اچھا تبھی تم آجکل بڑے اداس پھرتے ہو"۔۔۔علشبہ نے اسے چھیڑا

"ہاں ظاہر ہے تم سب لوگ جانتے ہو میرا اسکے بغیر گزارا نہیں اور وہ محترمہ ہیں جنھیں میری پرواہ ہی نہیں۔۔۔میں نے کہا بھی تھا کہ پھپھو سے کہہ دو کہ وہ نہیں جانا چاہتی اور ہمارے گھر رہنے آجائے پر اسے مری دیکھنے کا بڑا شوق ہی رہا تھا"۔۔۔نروٹھے لہجے میں خان نے جواب دیا

"چلو کوئی نہیں کچھ دنوں کی بات ہو گی آہی جائے گی ایک دن اور ساری زندگی اس نے تمھارے ساتھ ہی رہنا ہے"۔۔۔خاور نے اسکا حوصلہ بڑھانا چاہا۔۔۔

"ہاں یہ تو ہے ایک دن ہم ساتھ ہوں گے مجھے یقین ہے خدا پے وہ ہمیں جدا نہیں کرے گا"۔۔۔خان نے ایک جذبے اور یقین کے ساتھ جواب دیا۔۔۔کچھ دیر مزید وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا اور پھر وہ وہاں سے اٹھ

گیا۔۔۔۔کیونکہ اسے ماہا کی یاد شدید آرہی تھی وہ ہوتی تو گروپ میں ایک رونق لگی رہتی تھی اور یونیورسٹی میں اسکا دل لگا رہتا تھا۔۔وہ نہیں آرہی تھی تو بے زار سا تھا ہر چیز سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نوری میری بلیک کافی میرے روم میں بھیجو جلدی"۔۔۔۔پاؤں سے دروازے کو دھکا دے کر کھولتے ہوئے وہ اندر آیا تو سامنے ہی صوفے پر نازلی اور سائرہ بانو بیٹھی تھیں اسکی حرکتوں سے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ شدید غصے میں ہے۔۔۔۔۔

"ارے ایبک کیا ہو گیا بچے اتنے غصے میں کیوں ہو"۔۔۔۔۔سائرہ بانو پوچھے بنا نہ رہ پائیں۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ہو گیا۔۔۔۔یہ آپ اپنے شوہر سے پوچھیں کیا ہو گیا۔۔۔۔۔بہت شوق تھا انھیں اس سے میری شادی کروانے کا۔۔۔۔اسکی وجہ سے میں میٹنگ میں نہیں جا پایا کل اور مجھے اتنا بڑا نقصان ہو چکا ہے۔۔اور آپ پوچھ رہی ہیں کیا ہوا"۔۔۔۔۔

ایبک نے خونخوار نظروں سے پہلے نازلی کو دیکھا اور پھر دھاڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

"ایبک اسے کیوں ایسے دیکھ رہے ہو اسکا کیا قصور یہ سب جو بھی ہوا ہے اس میں خدا کی مصلحت ہو گی۔۔۔۔۔خدا پے یقین رکھو سب ٹھیک ہو گا"۔۔۔۔۔سائرہ بانو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"یقین خدا پے۔۔بہت کر لیا یقین مام خدا پے اب رہا ہی نہیں۔۔۔۔۔مجھے جو بھی کرنا ہے خود کرنا ہے۔۔۔خدا کچھ نہیں کرتا"۔۔۔۔۔۔وہ غشمگین نظر نزلی پے ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

"آنٹی یہ اتنے بدگمان کیوں ہیں۔۔۔جہاں تک مجھے یاد ہے تو یہ بچپن میں ایسے نہ تھے"۔۔۔۔نزلی بولے بنا نہ رہ پائی

"ہاں بچے نجانے کونسا ایسا درد ملا ہے اسے کہ یہ ایسا بدگمان ہو گیا ہے۔۔۔۔کسی پے یقین نہیں کرتا خدا پے

بھروسہ نہیں رکھتانہ جانے ایسا کیا ہو گیا ہے۔۔۔ کبھی بتاتا بھی نہیں گھٹ گھٹ کے روتا ہے پر کسی کے سامنے کمزور نہیں پڑتا۔۔۔کئی راتیں سو نہیں پاتا۔۔۔خود کو کام میں اتنا مصروف کر لیتا ہے کہ ہفتوں گھر نہیں آتا۔۔۔

پوچھتی ہوں تو کہتا ہے ماما یہ پیسہ ہی تو سب کچھ ہوتا ہے مجھے پیسہ کمانا ہے امیر ہونا ہے بہت امیر اتنا امیر کہ کوئی مجھے ٹھکرانے کا سوچ بھی نہ سکے۔۔۔۔۔کوئی مجھ پے ہنس بھی نہ سکے۔۔۔میری سمجھ سے یہ سب باہر ہے۔۔۔تم پوچھ لو شاید تمھیں بتادے"۔۔۔سائرہ بانو کی آنکھیں بولتے ہوئے نم ہونے لگی۔۔۔۔۔

"رکو نوری"۔۔۔۔۔نوری جو کافی کا مگ ٹرے میں رکھے ایبک کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی نزلی نے اسے روکا اور مگ اس سے لیتے ہوئے جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

____

"یہ میں خالی مگ کیا کروں اور تم یہاں کیا کر رہی ہو"۔۔۔ایبک لیپ ٹاپ پے کچھ کر رہا تھا نازلی نے خالی مگ آگے کیا تو بولا اور پھر اسے دیکھ کے اسکی آنکھوں میں وحشت اتر آئی۔۔۔۔۔

"آپ کہتے ہیں نا خدا کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔سب کچھ آپ خود کرتے ہیں۔۔۔تو میں یہ مگ لائی ہوں۔۔۔آپ خود اس میں کافی بنا لیں۔۔۔پر آپ اسمیں خدا کی بنائی گئی قدرتی چیز استعمال نہیں کریں گے۔۔۔۔آپکو ہر چیز خود بنانی ہوگی"۔۔۔نازلی نے نہایت پرسکون لہجے میں اسے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ کیا بکواس ہے میں مزاق کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں"۔۔۔ایبک دھاڑا

"تو میں نے کب آپ سے مزاق کیا ہے۔۔۔۔اور ہمارا رشتہ ایسا ہے بھی نہیں کہ میں آپ جیسے انسان سے مزاق کرنے کی غلطی کروں۔۔۔میں تو یہ دیکھنے آئی تھی کہ آپ سب کچھ کر سکتے ہیں تو کریں۔۔۔خدا کی بنائی ہوئی چیزیں کیوں کھاتے ہیں۔۔۔یہ بھی خود بنا کے دکھائیں آپ۔۔۔ہمیں بھی پتہ چلے کے واقعی آپ کوئی عام انسان نہیں ہیں"۔۔۔نازلی اسکے غصے کی پرواہ کئے بنا بولی۔۔۔

"چلی جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کے کچھ بہت برا کر دوں"۔۔۔ایبک نے اسکا بازو پکڑ کے دھکا دیا۔۔۔۔۔۔

"جا رہی ہوں۔۔۔۔پر ایک بات یاد رکھئے گا اگر آپ کچھ نہیں کر سکتے تو پلیییییز یہ سب کہنا چھوڑ دیں کہ خدا کچھ نہیں کرتا۔۔۔کیونکہ خدا ہی سب کچھ کرتا ہے۔۔۔۔یہ جو آپکا اتنا بڑا بزنس ایمپائر ہے یہ بھی اسی نے دیا ہے آپکو ۔۔۔۔یہ جو آپکا دماغ چلتا ہے اور آپ اس سے فائدے اٹھاتے ہیں یہ اسی کی وجہ سے ہے آپ کھا سکتے ہیں آپ بول سکتے ہیں آپ سن سکتے ہیں آپ کھڑے ہو سکتے ہیں آپ چل سکتے ہیں۔۔۔یہ سب کا سب خدا کی طرف سے ہے اگر وہ نہ چاہے تو آپ یہ سب نہیں کر پائیں گے۔۔۔تو خدا کا شکر کرنا سیکھیں ورنہ خدا کی بنائی نعمتوں کو استعمال میں لانا چھوڑ دیں"۔۔۔نازلی اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولتی گئی یہاں تک کہ ایک زناٹے دار تھپڑ اسکی گال پے پڑا

"بہت زبان چلتی ہے تمھاری۔۔۔کب سے بولی جا رہی ہو جب میں نے کہا تھا کہ چلی جاؤ تو مطلب چلی جاؤ یہاں سے مجھے اپنی شکل دوبارہ مت دکھانا"۔۔۔ایبک نے مگ اٹھا کے دیوار میں مارا نازلی کے گال پے اسکے ہاتھ کے نشان چھپ گئے تھے اس نے ایک شکوہ کرتی نظر ایبک پر ڈالی اور آہستہ آہستہ چلتی کمرے سے نکل آئی۔۔۔اور پیچھے ایبک بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھا۔۔۔۔۔

"میں ایک آگ ہوں نازلی تم اس آگ کو بجھانے کے چکر میں خود اس میں جھلس جاؤ گی مگر تمھیں اس سے کچھ نہیں ملے گا۔۔۔اس آگ نے اس ایبک کو جلا دیا ہے جو بہت حساس تھا۔۔۔اب یہ ایبک بے حس ہے"۔۔۔۔۔ ایبک نے سوچتے ہوئے منہ پے ہاتھ رکھ دیا اسکے سامنے بار بار نزلی کی شکوہ کرتی آنکھیں آ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

"یار ماہا کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ جب سے مری سے آئی ہو ہر وقت گم سم رہتی ہو نہ بولتی ہو نہ یونیورسٹی روز آتی ہو"۔۔۔۔خان نے بے چینی سے ماہا کو دیکھا

"ارے کچھ نہیں یار میری طبیعت نہیں ٹھیک تم تو جانتے ہو سفر کرلوں تو یہی ہوتا ہے"۔۔۔ماہانے پہلو بدلا

"میں نے کہا تو تھا ہمارے گھر رک جاؤ تو تم کیوں گئی تھی"۔۔۔خان نے اسے گھورا

"یار اچھا نہیں لگتا۔۔۔ماموں ممانی کیا سوچتے کہ میں وہاں کیوں آگئی"۔۔۔۔ماہانے جواب دیا

"ارے تمھارا ہی گھر ہے ایک دن تو تم نے وہیں آنا ہے۔۔۔اور مام ڈیڈ بھی تم سے اتنی محبت کرتے ہیں ناشکری نہ بنو"۔۔۔۔خان نے اسے گھورا۔۔۔۔

"اچھا کوئی اور بات کرو"۔۔ماہانے موضوع بدلا

"اچھا بتاؤ مری کیسا تھا۔۔۔مجھے بھی اتنا شوق ہے دیکھنے کا پر میں نہیں جاسکتا"۔۔۔۔خان نے منہ بنایا

"ہاں وہ بہت خوبصورت جگہ ہے میں تو ساری زندگی وہیں گزارنا چاہتی ہوں"۔۔ماہانے کسی خیال میں جواب دیا

"تو کیا تم مجھ سے شادی نہیں کروگی"۔۔۔خان چونکا

"ن....ن... نہیں میں نے یہ کب کہا"۔۔۔ماہا ہڑبڑائی تم نے

"ابھی کہا تم ہمیشہ وہیں رہنا چاہتی ہو"۔۔۔۔خان کو کچھ کھٹکا

"تو تمھارے ساتھ بھی رہ سکتی ہوں"۔۔۔ماہانے جھٹ جواب دیا

"پر میں وہاں کیسے جاؤں گا"۔۔۔۔خان نے سر جھکایا

"ارے جب تمھاری جاب لگ جائے گی تو چلیں گے ہم اوکے۔۔۔اب میں چلتی ہوں ماما ویٹ کررہی ہوں گی"۔۔۔ماہا مزید سوالوں سے بچنے کے لیے وہاں سے اٹھ گئی۔اور خان اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔کہیں دور سے ایک گھنٹی سنائی دے رہی تھی شاید خطرے کی گھنٹی۔۔۔اسکا دل گواہی دے رہا تھا کہ کچھ ہونے والا ہے پر اسے خدا پے یقین تھا۔۔۔خدا اس کے ساتھ کبھی غلط نہیں ہونے دے گا۔۔پر ہم جس چیز کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں اکثر وہ ہمارے لئے بہتر نہیں ہوتی۔۔۔پر جو چیز ہمارے لئے خدا چنتا ہے وہ بہترین ہوتی ہے ہمارے لئے۔۔۔۔خان

کی زندگی آگے کیا موڑ لے گی یہ کہ اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔اور خدا کو کیا منظور تھا وہ نہیں جانتا تھا

وہ جب سے آیا تھا اپنے کمرے میں بند تھا۔۔اسے نازلی پے شدید غصہ آرہا تھا وہ ہوتی کون ہے اسکے سامنے ایسے بولنے والی۔۔۔تب ہی دروازہ نوک ہوا

"کون ہے آجاؤ"۔۔۔۔ایبک نے بے زاری سے جواب دیا

"سر بھابھی نے کھانا بھیجا ہے"۔۔۔۔نوری اندر آتے ہی بولی اور ٹرے ٹیبل پر رکھ دی

"کس کی بھابھی نے"۔۔۔۔۔ایبک نے چونک کر سر اٹھایا۔۔۔۔

"سر ہماری بھابھی۔۔۔۔نازلی بھابھی"۔۔۔۔نوری نے اسے حیرت سے دیکھا

"اوہ اچھا جاؤ میں کھالوں گا"۔۔۔۔ایبک ملازموں کے سامنے کوئی فضول حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔بھوک شدت سے لگ رہی تھی وہ اٹھ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔اور جیسے ہی پلیٹ پر سے پلیٹ ہٹائی تو اس میں سے چٹ ملی۔۔۔۔

"خود بنالو"۔۔۔۔

"مطلب اس نے باز نہیں آنا۔۔۔تھپڑ کھا کے بھی سکون نہیں ہے اس لڑکی کو"۔۔۔۔ایبک بے تاثر چہرہ لئے بولا ۔۔۔اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا اور نازلی اندر آئی۔۔۔۔

"کھانا بنالیا آپ نے"۔۔۔۔ایک تلخ مسکراہٹ چہرے پے سجائے وہ گویا ہوئی۔۔۔۔

"تم میرے ہی گھر میں کھڑی ہو کے میرے ہی سر پے دندنا رہی ہو۔۔۔۔تم جانتی ہو میں کیا کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ایبک نے دھمکی دیتے ہوئے کہا

"کیا کریں گے آپ۔۔۔ مجھے ماریں گے۔۔۔۔ یا گھر سے نکال دیں گے۔۔۔۔ ماریئے۔۔۔۔ آپ مار لیجئیے مجھے ۔۔۔ پر آپ ایسا کر نہیں سکتے کیونکہ آپ بہت کمزور ہیں ایبک۔۔۔ اور اپنی کمزوری چھپانے کے لیے آپ چلاتے ہیں آپ غصے کا سہارا لیتے ہیں ایک ہی بار غصہ نکال لیجئیے پھر ساری زندگی سکون سے گزر جائے گی"۔۔۔۔ نازلی نے بنا چہرہ اٹھائے اس سے بات کی

"تمھاری اتنی ہمت کے تم نے مجھے کمزور کہا۔۔۔۔ نہیں ہوں میں کمزور سمجھی تم نہیں ہوں میں"۔۔۔ ایبک ایک دم اٹھا اور اسکا بازو پکڑ کے اپنی طرف کیا کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کے کئی حصے اسکے بازو میں چبھ چکے تھے۔۔۔۔ نازلی نے درد سے کراہتے ہوئے چہرہ اوپر کو اٹھایا۔۔۔ اور ایبک کا اٹھا ہاتھ ہوا میں ہی لہرا تارہ گیا۔۔۔ نزلی کے گال پے ابھی تک شام والے تھپڑ کے نشان تھے۔۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اسے دوبارہ نہیں مار پایا اور ایک دم ہاتھ نیچے گرا لیا اور اسکی کلائی چھوڑتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔۔ اور نازلی سسک پڑی۔۔۔۔۔

"دیکھو تو کتنا لگ گیا ہے نازی بیٹا تم یہ سب مت کرو"۔۔۔ ایبک بہت غصے والا ہے۔۔۔۔ آگے جا کے نہ جانے کیا کر دے"۔۔۔ سائرہ بانو اسکے کمرے میں بیٹھی اسکے زخم پر دوا لگا رہی تھیں۔۔۔

"نہیں آنٹی۔۔۔۔ اگر میں نے یہ نہ کیا تو ایبک ایک دن خود کو ختم کر لیں گے۔۔۔۔۔ انکے اندر کچھ ٹوٹا ہے جو وہ اس طرح غصے کا سہارا لیتے ہیں۔۔۔۔ پر میں جانتی ہوں وہ ٹھیک ہو جائیں گے پہلے جیسے۔۔۔۔ خدا پے یقین رکھنے والے۔۔۔۔ اور جب ہم کچھ اچھا کرنے جاتے ہیں تو راستے میں رکاوٹیں آتی ہی ہیں۔۔۔۔ یہ بھی ایک رکاوٹ ہی ہے۔۔۔۔ مجھے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ وہ کچھ نہیں کریں گے مجھے۔۔۔ وہ اتنے برے نہیں ہیں"۔۔۔۔ نازلی نے انھیں تفصیل سے بات بتائی اور تسلی دی وہ ایبک کا جائزہ لے چکی تھی۔۔۔ وہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"نازلی میری بچی اللہ تمھیں کامیاب کرے خوش رہو میری بچی کل آئی ہو اور یہ سب کچھ ہو گیا"۔۔۔۔ سائرہ بانو

نے اسے پیار کیا

"کچھ نہیں ہوتا آنٹی آپ پریشان نہ ہوں"۔۔۔نزلی نے انکے گلے میں باہیں ڈال دی۔۔۔اور کمرے کے دروازے کے پیچھے ایبک کھڑا ان دونوں کی گفتگو سن چکا تھا

"میں تمھیں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا"۔۔ایبک غصے سے سوچتے ہوئے واپس مڑ گیا۔۔۔۔

"سنو اٹھ جاؤ۔۔سنو"!!!!!!نزلی اسے آوازیں دے کر اٹھا رہی تھی پر وہ ٹس سے مس تک نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔آخر کار نزلی نے اسے جھنجھوڑ ڈالا۔۔

"ہااں۔۔۔کیا ہوا۔۔کیا ہوا"۔۔ایبک ایک دم ڈر کر اٹھ بیٹھا کہ شاید طوفان آ گیا ہے۔۔۔۔

"اذان ہو گئی ہے اٹھو جا کر نماز پڑھ کے آؤ"۔۔نزلی نے اسکے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا

"کیا مصیبت ہے تمھیں۔۔۔۔میں نے تمھیں کب کہا تھا جگانے کو۔۔۔اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ سوتے کو کیسے اٹھاتے ہیں"۔۔۔ایبک نے اسکا بازو مروڑتے ہوئے کہا

"آآآہ مجھے درد ہو رہا ہے"۔۔۔نازلی سسکی۔

"درد ہو رہا ہے نا اب تمھیں یاد رہے گا کہ تم نے میرے ساتھ فضول حرکتیں نہیں کرنی"۔۔۔ایبک نے اسکا بازو چھوڑا اور واپس لیٹنے لگ گیا۔۔۔

"فٹے منہ ہے تمھارا میں دو دن سے تمیز سے پیش آ رہی ہوں اور تم ہو کے بد تمیزیاں کیئے جا رہے ہو بگڑے ہوئے آدمی۔۔۔لگتا ہے تمیز بھول گئے ہو اور یہ دیکھو۔۔آنٹی نے دوائی لگائی تھی مجھے اور تم نے دوبارہ خون نکال دیا میرا۔۔۔کتنے ہی بد تمیز ہو تم۔۔۔۔میری طرف سے تم بھاڑ میں جاؤ۔۔۔سڑتے رہو ایسے ہی میری بلا سے"۔۔۔نازلی اسے اچھی خاصی سنا کے اسکا ردعمل دیکھے بنا واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔

"اف یہ لڑکی چاہتی کیا ہے۔۔۔۔ ایبک نے واپس کمبل خود پے لیا اور سو گیا۔۔۔ نازلی وضو کر کے نکلی تو اسے سوتا پا کے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔۔

"تمھیں تو میں سیدھا کر کے ہی رہوں گی۔۔۔ ورنہ اپنا نام بدل دوں گی"۔۔۔۔ نزلی اسے گھورتے ہوئے عہد کر کے نماز شروع کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماہا کہاں ہے پھپھو"۔۔۔ ماہا دو دن سے یونیورسٹی نہیں آئی تھی تو وہ اس سے ملنے وہاں آ گیا تھا پھپھو سے سلام دعا کے بعد پوچھا

"وہ ابھی آئی ہے دوستوں کے ساتھ گئی تھی اب اپنے روم میں ہے"۔۔۔۔۔

صبیحہ نے شفقت سے جواب دیا

"اچھا میں مل لوں؟؟؟؟" اس نے اجازت چاہی اور اجازت ملتے ہی اسکے روم کی طرف بڑھا

"اچھا تو لوگ اتنے مصروف ہیں کے وقت ہی نہیں ہمارے لئے"۔۔۔ اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو ماہا ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی

"ارے تم کب آئے"۔۔۔ ماہا سیدھی ہوئی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تھا۔۔۔

"تمھیں تو یاد نہیں آئی تو میں ملنے آ گیا"۔۔۔ جواب آیا

"یہ بات نہیں ہے میں بس طبیعت نہیں ٹھیک دو دن سے گھر پر ہی پڑی ہوں"۔۔۔ ماہا کے جواب پے وہ چونکا۔۔۔ پھپھو کا جواب تو کچھ اور تھا پر وہ انجان بنا رہا

"اچھا کل یونیورسٹی آؤ گی۔۔۔ سوال کیا گیا

"کل کا تو ارادہ نہیں شاید پرسوں آ جاؤں گی"۔۔۔ ماہا نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا تم شاید کچھ انکمفرٹیبل فیل کر رہی ہو میں چلتا ہوں"۔۔۔۔۔اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا وہ مزید بیٹھنے کا ارادہ ترک کر کے وہاں سے نکل گیا اسکا دل دہائیاں دے رہا تھا کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔پر اسکا یقین بہت پکا تھا ۔۔۔۔پر وقت کو کچھ اور منظور تھا یقین کو توٹوٹنا ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔

****

آج بھی کچھ کھانے کو ملے گا یا میں بھوکا آفس چلا جاؤں"۔۔۔ایبک کی تیز آواز کچن میں گونجی تھی۔۔۔۔۔۔وہ پچھلے پندرہ منٹ سے آفس کے لئے تیار ڈائننگ ٹیبل پے بیٹھا ناشتے کا انتظار کر رہا تھا پر ابھی تک اسے ناشتہ نہیں ملا تھا۔۔۔

"یہ لیں آپ کا ناشتہ اور آپ یہ مان لیں کہ آپ خود کچھ نہیں کر سکتے جب تک خدا نہ چاہیے۔۔۔اور پلیز اب دھاڑیئے گا مت مجھے ڈر نہیں لگتا"۔۔۔نازلی بنا اسے دیکھے وہاں سے چلی گئی اور وہ اسے وہاں سے جاتا دیکھتا رہا

"اب دیکھیے کیسے منہ بنایا ہوا ہے اس محترم نے"۔۔۔نازلی کچن میں آکے سائرہ بانو کے کان میں سرگوشی کرنے لگی

"نازی بیٹا مجھے تو خوف آتا ہے اس لڑکے سے"۔۔۔سائرہ بانو نے اسے دیکھا

"کچھ بھی نہیں ہوتا یہ کچھ کر ہی نہیں سکتے اب دیکھیے گا"۔۔۔۔نازلی ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

"بس تمہیں کچھ نہ ہو میری معصوم سی بچی ہو"سائرہ بانو نے اس کی پیشانی پر بوسہ کیا تو کھل اٹھی۔اور ایبک انکی سرگوشیاں سن چکا تھا خاموشی سے ناشتہ کرتا اٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

پچھلے ہفتے سے نازلی خاموش تھی۔۔وہ ایبک کے سوجانے کے بعد کمرے میں آتی اور اس کے جاگنے سے پہلے ہی وہاں سے نکل جاتی۔۔۔۔اور ایبک جانتا تھا وہ کچھ ضرور کرے گی پر فی الحال وہ خاموش تھی۔۔۔آج صبح وہ اٹھا تو اسکے سارے کپڑے الماری میں بنا استری کئے پڑے تھے۔۔۔۔

"میرے کپڑے پریس نہیں ہوئے یہ آجکل گھر میں ہو کیا رہا ہے کوئی مجھے بتائے گا" وہ ڈانٹتا ہوا کچن میں ماں سے پوچھنے آیا پر وہاں صرف نازلی تھی

"تو آپ خود کر لیں اس میں کونسا مشکل کام ہے آپ تو ویسے بھی سب کچھ کر سکتے ہیں ہے نا"۔۔۔۔نازلی کام میں مصروف بنا چہرہ اوپر اٹھائے بولی...

"تم نے آخر کیوں پریشان کر رکھا ہے مجھے ایک تو میں نے تم جیسی لڑکی سے شادی کر لی جسکی بارات واپس چلی گئی تھی۔۔۔اور تم میرے ساتھ ہی بد تمیزی کر رہی ہو" ایبک نے قدم آہستہ آہستہ آگے بڑھائے تو نازلی کاؤنٹر سے جا لگی...

"میں نے آپ کو نہیں کہا تھا مجھ سے شادی" وہ کچھ کہتی پر اس سے پہلے توک دیا گیا

"آواز نہ نکلے تمہاری ایک بات اور کی تو میں تمہیں اٹھا کے واپس وہیں پٹخ آؤں گا جہاں سے تمہیں اٹھا کے لایا گیا ہے اپنی اوقات مت بھولو۔۔۔پھر بیٹھ کے اپنی غلطیوں پر پچھتاتی رہو گی..." ایبک اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا نازلی کی آنکھیں نم ہوئیں اور فوراً بہنا شروع ہو گئیں۔۔۔اس کے آنسو دیکھ کے ایبک کے دل کو کچھ ہوا وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا کچن سے نکل گیا۔۔۔۔اور نازلی وہیں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔آج اس سے پہلی بار وہ طعنہ مل گیا تھا جس سے وہ ڈرتی تھی..

"بھئی آج ہماری بیٹی خاموش کیوں ہے۔۔ آج تو گھر میں رونق ہی نہیں لگ رہی"۔۔۔۔سب ناشتے کی میز پے بیٹھے تھے جب جواد صاحب نے اسکی خاموشی کو نوٹ کیا...

"کچھ نہیں ہوا انکل۔۔۔بس گھر والوں کی یاد آرہی تھی"۔۔۔۔نزلی نے نم آنکھیں اٹھاتے ہوئے کہا...

"ارے ایبک تم آج نازلی کو اسکے میکے لے جانا۔۔۔۔جب سے رخصت ہو کر آئی ہے واپس نہیں گئی ملنے"

۔۔۔۔۔سائرہ بانو نے پیار سے نازلی کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

"سوری میں کسی کا ڈرائیور نہیں ہوں"۔۔۔۔ایبک نے سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

"شوہر تو ہو ڈرائیور نہ سہی"۔۔۔۔جواد صاحب نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔۔۔

"نہیں انکل میں خود چلی جاؤنگی۔۔۔۔کسی کو میرے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"۔۔۔۔نزلی بنا کسی پے نظر ڈالے وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔۔

"ایبک اس بچی کا کیا قصور ہے۔۔۔۔وہ معصوم ہے وہ تو خوشیاں چاہتی ہے اور تم روز اسے ایک دھچکا دے دیتے ہو"۔۔۔سائرہ بانو نے نروٹھے لہجے میں کہا

"مام میں نے کچھ نہیں کہا اسے"۔۔۔لہجہ دوٹوک تھا

"ایبک میں صبح کی تمھاری باتیں سن چکی ہوں" سائرہ بانو نے اسے گھورا۔۔۔

"اچھا میں لے جاؤں گا اسے پر آفس سے آنے کے بعد"۔۔۔ایبک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور اٹھ کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

"شام کو تیار ہو جانا۔۔۔میں تمھیں لے چلوں گا"۔۔۔لہجہ بے تاثر تھا

"اور پھر وہاں پنچ آؤں گا۔۔۔مجھے میری اوقات دکھائیں گے"۔۔۔نزلی کہیں کھوئی سی کسی اور دنیا میں تھی۔۔۔۔ایبک کو کچھ ہوا۔۔۔چور نگاہوں سے اسے دیکھا وہ معصومیت کی انتہا کو چھو رہی تھی وہ چلتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا۔۔۔

"مام ڈیڈ کی خواہش ہے کہ میں تمھیں لے کے چلوں۔۔۔۔کسی خوش فہمی میں مت رہنا"۔۔۔۔۔کہتا وہ ایک نظر نازی پر ڈالتا وہاں سے چلا گیا اسکے لئے وہاں رکنا ممکن نہ تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم یہ سب چھوڑو میں کرلوں گی۔۔ جاؤ جاکے تیار ہو جاؤ ایبک آتا ہی ہو گا"۔۔۔۔نازلی رات کے کھانے کی تیاری ہی کر رہی تھی جب سائرہ بانو نے کچن میں آکر اسے کہا

"جی آنٹی بس ہو گیا"۔۔نزلی نے جواب دیا

"باقی میں کرلوں گی"۔۔۔سائرہ بانو نے کہتے ہوئے اسے وہاں سے بھیج دیا۔۔نازلی اپنے کمرے میں آکر تیار ہونے لگی

کیونکہ وہ آج ایک ہفتے بعد اپنے گھر جا رہی تھی۔۔۔وہ گھر بیشک چھوٹا تھا پر اسکے لئے جنت جیسا تھا وہ خوش تھی وقت گزر رہا تھا وہ تیار ہو کے صوفے پے بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی ایبک آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔وقت اپنی رفتار سے گزرتا رہا... آٹھ بج چکے تھے وہ کمرے سے باہر نکلی اور لاؤنج میں آگئی۔۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے ایبک بھول گیا ہو گا کہ اس نے آج تمھیں لے کے جانا ہے۔۔۔یہ لڑکا کام میں ایسا کھو جاتا ہے ہوش ہی نہیں ہوتا اسے"۔۔۔جواد صاحب نے نازلی کا مرجھایا چہرہ دیکھا تو بولے

"نہیں کوئی بات نہیں کام بھی تو ضروری ہے"۔۔۔نزلی نے نرمی سے جواب دیا

"اتنا بھی نہیں گھر والوں کے لیے وقت نہ ہو۔۔۔اب پتہ نہیں کب آئے گا"۔۔۔سائرہ بانو نے بھی گفتگو میں حصہ لیا

"کوئی بات نہیں ہم کل چلے جائیں گے اب تو ویسے بھی ٹائم نہیں بچا"۔۔۔نازلی کچھ دیر وہاں بیٹھی رہی پھر کھانا کھا کے روم میں سونے کے لیے آگئی۔بستر پر لیٹتے ہی اسے نیند آگئی۔۔اور جب دوبارہ آنکھ کھلی تو گھڑی رات کے ڈھائی بجا رہی تھی۔۔اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا۔۔۔

"ارے یہ ابھی تک نہیں آئے"۔۔ایبک کا بستر خالی دیکھ کے نازلی کو پریشانی ہوئی وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آئی اور آنٹی کے کمرے کا دروازہ بجایا

"اللہ خیر کون ہے" دستک پے سائرہ بانو چونک کر اٹھی اور دروازہ کھولا

"آنٹی وہ ایبک ابھی تک نہیں آئے۔۔ مجھے فکر ہو رہی ہے"۔۔۔نازلی نے پریشانی سے انگلیاں موڑتے ہوئے کہا

"ہاں میں نے کال کی تھی وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔وہ ایسا ہی ہے۔۔کام میں بزی ہو گیا ہو گا۔۔ پھر اسے دنیا کا ہوش نہیں رہا ہو گا۔۔۔تم بے فکر ہو کے سو جاؤ۔۔۔وہ اکثر نہیں آتا گھر"۔۔۔سائرہ بانو نے اسے تسلی دی تو وہ جی اچھا کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔واپس کمرے میں آکے اس نے ٹہلنا شروع کر دیا تھا۔۔۔اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"یہ کال نہیں اٹھا رہا۔۔۔یہ لڑکا ایک دن ہمیں پاگل کر دے گا۔۔۔ آج آنے دو میں بتاتی ہوں اسے"۔۔۔ سائرہ بانو اسے مسلسل کالز کر رہی تھی پر وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔اگر وہ رات کو گھر نہ آتا تو دوپہر تک آجاتا تھا۔۔۔پر اب شام ہو چکی تھی پر اسکا کچھ اتا پتہ نہیں تھا آفس سے کال کی تو وہاں سے خبر ملی کے وہ کل شام سے وہاں سے جا چکا ہے۔۔۔اب سائرہ بانو اسے مسلسل کالز کر رہی تھی اور نازلی کو گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ کچھ برا ہونے والا ہے۔۔۔۔

"ممّی۔۔۔۔ایبک"۔۔۔نزلی نے سوچوں میں گم چہرہ اوپر کیا تو سامنے سے ایبک کسی کا سہارا لے کے چلا آرہا تھا بازوں اور ٹانگ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔نازلی گھبرا کے اک دم بولی اور اٹھ کے آگے بڑھی

ا"رے وصی یہ کیا ہو گیا"۔۔۔سائرہ بانو کے ہاتھ پاؤں پھول گئے

"آنٹی میں پہلے اسے بیڈ روم میں لٹا دوں پھر بتاتا ہوں"۔۔۔۔وصی جو کے ایبک کا بہت اچھا دوست تھا وہ بولتے ہوئے ایبک کے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور نازلی سن سی کھڑی اسے دیکھتی رہی اور پھر سائرہ بانو کے پیچھے پیچھے وہ بھی کمرے میں آگئی۔۔۔۔۔۔

"ہوا کیا ہے کچھ تو بتاؤ۔"۔۔ایبک بیڈ پر لیٹ چکا تو سائرہ بانو پھر سے بولیں۔۔۔۔

"ارے کیا ہوا نازلی کیوں چیخی تھی۔۔"ایبک بچے"۔۔۔جواد صاحب نازی کی آواز سن کے آئے تو آگے سے ایبک کو دیکھ کے گھبرا گئے

"ارے مان کچھ نہیں ہوا بس ہلکا سا لگا ہے ٹھیک ہو جاؤں گا ڈونٹ وری"۔۔۔ایبک نے انھیں تسلی دینا چاہی

"ہلکا سا لگا ہے۔۔۔ایبک کمال کرتے ہو تم۔۔۔آنٹی میں آپ کو بتاتا ہوں۔۔۔۔اسے دو گولیاں لگی ہیں بازو اور ٹانگ پے کل شام سے ہی یہ ہاسپٹل میں تھا۔۔۔اور آج صبح کال کر کے مجھے بتایا آپکو بتانے سے منع کیا تھا اس نے ۔۔۔اور ہاسپٹل سے ڈسچارج بھی زبردستی کروایا ہے"۔۔۔وصی نے تفصیل بتائی۔۔۔۔۔۔

"اوہ وصی بات نہ بڑھاؤ گولیاں چھو کے گزری ہیں بس"۔۔۔۔ایبک نارمل سے انداز میں بولا۔۔۔اور سائرہ بانو اس کے قریب آئیں۔۔

"ہائے میرا بچہ۔۔۔۔مجھے لگا آفس میں کام کے لئے رک گئے ہو۔۔۔۔نازی مجھے کہتی رہی کہ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا"۔۔۔سائری بانو نم آنکھیں صاف کرتی ایبک کے پاس بیٹھ گئیں اور اسے پیار کرنے لگیں۔۔۔

"مام کچھ نہیں ہوا مجھے آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔اور مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو ملے گا کہ نہیں"۔۔۔۔ایبک نے پیار سے انکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

"ابھی لاتی ہوں"۔۔۔سائرہ بانو کہہ کر وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔۔۔۔

"تمھیں کسی پے شک ہے کہ کس نے یہ کام کیا ہے"۔۔۔۔جواد صاحب بولے

"ڈیڈ میرے اتنے سارے دشمن ہیں میں کس کس پے شک کرتا پھروں۔۔۔۔مجھے ویسے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا"۔۔ایبک نے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیا

"اچھا تم آرام کرو میں آتا ہوں"۔۔۔وہ باہر چلے گئے۔۔۔نازلی ابھی تک دروازے میں کھڑی ٹک ٹکی باندھے

ایبک کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"چل یار میں چلتا ہوں۔۔۔ اپنا خیال رکھنا اور بھابھی آپ اسے دوائی ٹائم سے دیتی رہیئے گا اور زیادہ ریسٹ کروایئے گا چلنے پھرنے سے ڈاکٹر نے منع کیا ہے"۔۔۔۔ وصی کہتا وہاں سے نکل گیا۔۔

نازلی وہیں کھڑی رہی۔۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو کبھی خوبصورت لڑکا نہیں دیکھا کیا میڈم۔"۔۔۔۔ ایبک نظریں ترچھی کر کے دیکھتے ہوئے بولا۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو کبھی خوبصورت لڑکا نہیں دیکھا کیا میڈم۔"۔۔۔۔ ایبک نظریں ترچھی کر کے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔ تو نازلی خود پر قابو نہ رکھ پائی۔۔۔ اور روتے ہوئے ایبک کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔

"اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو"۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی

"ارے لڑکی دماغ جگہ پے ہے تمہارا ایک تو مجھے گولی لگی اوپر سے تم دھڑم سے میرے اوپر آگری ہو۔۔۔۔ مجھے اتنی جلدی نہیں مرنا اٹھو یہاں سے"۔۔۔ ایبک کراہتے ہوئے بولا۔۔۔

"اوہ سوری نازلی کو جب احساس ہوا تو اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

"تمھیں میری اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے"۔۔۔۔ ایبک نے اسے گھورا

"بیشک میں آپکو پسند نہیں۔۔۔ بیشک یہ رشتہ اچانک ہوا ہے آپ اسے نہیں مانتے۔۔۔ میری شکل سے بھی آپکو نفرت ہے شاید۔۔۔۔۔ آپکا اتنا نقصان ہوا میری وجہ سے پر جو بھی ہے آپ میرے شوہر ہیں اور ایک بیوی کو شوہر کی فکر ہوتی ہے اسکے پیچھے کوئی وجہ کوئی مطلب نہیں چھپا ہوتا"۔۔۔۔۔ نازلی سنجیدگی سے کہتی جانے لگی۔۔۔۔

"عورت کی ہر بات کے پیچھے مطلب ہوتا ہے"۔۔۔۔ ایبک کسی اور ہی لہجے میں بولا نازلی چونک کے پلٹی

"جس عورت سے آپکا تعلق تھا ہو سکتا ہے اسکی ہر بات کے پیچھے مطلب ہوتا ہو۔۔۔۔ مگر اس عورت میں اور مجھ

میں بہت فرق ہے۔۔۔ آپ میرا موازنہ کسی اور کے ساتھ نہ کریں تو بہتر ہو گا"۔۔۔۔نازلی ایک دم ساری پریشانی اور فکر بھلائے بولی

"کس عورت کی بات کر رہی ہو تم"۔۔۔ایبک کی نظروں میں ناگواری اتر آئی

"آپ بہتر جانتے ہیں میں کس عورت کی بات کر رہی ہوں۔۔۔انجان نہ بنیں۔۔۔۔آپ آرام کریں میں کھانا بھجواتی ہوں"۔۔۔نازلی کہہ کر اسکے سوالوں سے بچنے کے لیے وہاں سے نکل گئی۔۔۔پر اسکا دل اسکے پاس بیٹھ کے اسے دیکھنے کو چاہ رہا تھا۔۔۔اور پیچھے ایبک نے سر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا لیا۔۔

آج وہ بہت خوش تھا۔۔۔وہ فائنل اگزیمز بہت ہی شاندار نمبروں سے پاس کر چکا تھا۔۔۔وہ یہ بات بتانے ماہا کے گھر آیا وہ اپنی خوشی سب سے پہلے اسے ہی بتاتا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر آیا گھر خالی تھا ملازم سے پوچھنے پر پتہ چلا پھپھو کسی سہیلی کے گھر گئی ہیں اور ماہا اپنے کمرے میں ہے۔۔۔اور وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا کمرے سے کسی کی دھیمی دھیمی سرگوشی نما آوازیں آ رہی تھیں اس نے دروازہ کھولا تو کمرے کا منظر دیکھ کر چکرا کر رہ گیا۔۔۔

"ما۔۔۔ہا"۔۔۔۔اس سے یہ نام بہت مشکل سے ادا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"تم یہاں۔۔۔۔تمھیں اتنی بھی تمیز نہیں کہ کسی کے کمرے میں نوک کر کے آتے ہیں"۔۔۔ماہا دھاڑی

"یہ سب کیا ہے ماہا"۔۔۔۔اس نے اس شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جسکی باہوں میں چند منٹ پہلے ماہا جھول رہی تھی۔۔۔۔۔

"یہ جو بھی ہے تم سے مطلب"۔۔ماہا چلائی۔۔

"ہاں مجھے حق ہے کی میں تم سے پوچھوں۔۔۔تم میری ہو"۔۔۔وہ چلایا۔۔۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔۔ ماہا مجھ سے محبت کرتی ہے"۔۔۔ وہ شخص دھاڑتا ہوا آگے آیا

"ماہا یہ کیا کہہ رہا ہے۔۔۔ کہہ دو یہ جھوٹ ہے"۔۔ خان بولا

"محبت اور تم سے یہ کیسا مزاق ہے... تمھارے پاس ہے ہی کیا جو میں تم جیسے گھٹیا شخص سے محبت کروں۔۔۔ میں ذرا تم سے ہنس کے کیا بول لیتی ہوں تو تم میرے ترس کو محبت سمجھ بیٹھے۔۔۔ کتنی بڑی غلط فہمی ہے تمھیں۔۔ تم سے میں کیا کوئی عام سی لڑکی بھی محبت نہیں کرے گی۔۔۔ نہ تمھارے پاس بڑا گھر ہے نہ بڑی گاڑی۔۔۔ پہننے کو تمھارے پاس دو شرٹس ہیں پیسوں کے نام پے پھوٹی کوڑی نہیں ہوتی تمھارے پاس۔۔۔ میرے خرچے کیسے اٹھاؤ گے۔۔۔ تم سے کوئی محبت نہیں کر سکتا اور جس لڑکی کی تم سے شادی ہو گی وہ ساری زندگی اپنی قسمت پے روتی رہے گی مجھے تو اس پے ترس آ رہا ہے۔۔۔ چلے جاؤ یہاں سے مجھے شکل نہ دکھانا محبت اور تم سے"۔۔۔۔۔۔۔

ماہا نے اسے اتنی باتیں سنانے کے بعد دھکا دیا وہ جو سمجھ رہا تھا وہ خواب دیکھ رہا ہے اب اسے اپنی اس حد تک تذلیل کا احساس ہوا تھا وہ مٹھیاں بھینچے پہلے اسے دیکھتا رہا پھر بولنے کو لب کھولے۔۔۔

"میں۔۔۔ ایک جواد خان۔۔ آج یہ قسم کھاتا ہوں کہ میں اس مقام پے پہنچ کے دکھاؤں گا جہاں لوگ پہنچنے کو ترستے ہیں۔۔۔ میں اپنا مقام خود بناؤں گا۔۔ لوگ مجھے ملنے کے لئے وقت لیں گے۔۔۔ اور محبت۔۔۔ ہر لڑکی مجھے پانے کی تمنا کرے گی۔۔۔ اور میں جس لڑکی سے شادی کروں گا وہ۔۔۔ وہ میری بیوی ہونے پے خود پے ناز کرے گی۔۔۔ اور ایک دن تم اپنے ان الفاظ پے پچھتاؤ گی۔۔۔ پچھتاؤ گی تم بہت پچھتاؤ گی۔۔۔ تم مجھے پانے کو ترسو گی اب وہ دن آئے گا اور میں تمھاری شکل تک نہیں دیکھوں گا"۔۔۔ وہ کہتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا ۔۔۔ کئی آنسوں اسکی آنکھوں میں سے ٹوٹ کے گرے۔۔۔

کہتے ہیں مرد نہیں روتا پر سچ یہ ہے کہ مرد بھی روتا ہے جب اسے توڑا جائے جب اس سے اسکی بہت پیاری چیز چھین لی جائے۔۔۔ جب اسکے خواب ٹوٹ جائیں۔۔۔ جب اسکی عزت کی دھجیاں اڑا دی جائیں۔۔۔ جب اسے

وہی دوسروں کے سامنے ذلیل کر دیں جس سے اسے سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے مان ہوتا ہے۔۔۔ماہا کے گھر سے نکل کر وہ پیدل چلنے لگا۔۔۔۔

"میں نے کبھی کچھ اور نہیں مانگا خدا سے صرف ماہا مانگی تھی اپنے ہر سجدے میں اپنی ہر دعا میں ہر اسوقت جب دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔۔۔میں نے آدھی راتوں کو اٹھ کے خدا سے مانگا تھا میں نے ہر سانس کے ساتھ خدا سے اسے ہی مانگا۔۔۔اور خدا۔؟۔اس نے میری نہیں سنی خدا ہے ہی نہیں وہ کچھ کر ہی نہیں سکتا۔۔۔آج میرا اعتبار خدا سے اٹھ چکا ہے۔۔۔میں اب کبھی اس کے سامنے نہیں جھکوں گا اب میں سجدہ نہیں کروں گا۔۔اب میں دعا نہیں مانگوں گا اب میں خود ہی کروں گا جو بھی کروں گا۔۔۔میں بہت بڑا آدمی بنوں گا۔۔۔دنیا رشک کرے گی مجھ پر۔۔۔میں اب خدا سے نہیں مانگوں گا خود حاصل کروں گا۔۔۔میں نے بچپن سے آج تک صرف ماہا کو مانگا تھا اپنے لئے وہ نہیں تو اب کوئی بھی نہیں"۔۔۔۔چلتے ہوئے وہ دور نکل آیا تھا۔۔۔اتنا دور کے محبت اور خدا پے یقین بہت پیچھے چھوٹ گیا تھا۔۔۔۔اب وہ ایبک نہیں رہا تھا جو خدا پے پکا یقین اور محبت کرنے والا تھا۔۔۔ایک ہی جھٹکے میں وہ ایبک بدل چکا تھا۔۔۔اسکا یقین خدا سے اٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دروازے پے کھٹکا ہوا تو وہ چونک کر خیالوں سے باہر آیا۔۔۔۔جب تک نازلی کھانے کا ٹرے اٹھائے اندر آ گئی۔۔۔

"میں اسوقت کھانا دینے آئی تھی آپ سو چکے تھے۔۔۔۔تو میں نے اٹھایا نہیں۔۔۔اب کھانا کھا لیں کافی وقت ہو گیا ہے پھر آپ نے دوائی بھی لینی ہے۔۔۔۔یہ کیا آپ رو رہیں تھے"۔۔۔نزلی بولتے ہوئے کمرے میں آئی اور کھانا سائڈ پے رکھ کے جب نظر ایبک پر پڑی تو اسکی آنکھوں میں آنسوں تھے۔۔۔۔۔

"ارے نہیں۔۔۔ابھی سو کے اٹھا ہوں شاید آنکھوں سے پانی آ رہا ہے"۔۔۔۔ایبک نے جھٹ سے آنکھیں صاف کی حالانکہ وہ کافی وقت سے جاگا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"کھانا کھالیں"۔۔۔نازلی کہتے ہوئے جانے لگی۔۔۔۔

"مام کو بھیج دینا"۔۔۔ایبک بہت بے تاثر لہجے میں بولا

"کوئی کام ہے تو آپ مجھے بتادیں"۔۔۔نازلی اسکے پاس آئی۔۔۔۔۔

"میرا ہاتھ نہیں موو ہو رہا میں خود سے کھانا نہیں کھا پاؤں گا مام کھلا دیں گی"۔۔۔ایبک اب بھی بے تاثر چہرہ لیا سامنے دیوار پر گھور رہا تھا

ڈمیں کھلا دیتی ہوں آپ سیدھے ہوں"۔نازلی پاس آئی اور اسے اٹھنے میں مدد دی۔۔۔اب وہ اسے آہستہ آہستہ کھانا کھلا رہی تھی۔۔۔۔

"تمھیں میری فکر کیوں ہوتی ہے"۔۔۔کمرے میں پھیلی خاموشی کو ایبک کی آواز نے توڑا وہ بے تاثر چہرہ لئے سامنے دیکھ رہا تھا

"میں نے صبح اس بات کا جواب دیا ہے آپ کو"۔۔۔نزلی آرام سے اسے نوالا دیتے ہوئے بولی

"مجھے سچ سننا ہے۔۔۔ جھوٹ نہیں پسند مجھے"۔۔۔ایبک نے اسے گھورا

"ایک بات اپنے ذہن میں بٹھالیں آپ۔۔اگر کسی ایک نے آپکو دھوکہ دیا ہے تو ہر کوئی اسکے جیسا نہیں ہو سکتا۔۔ آپ اس ایک کے لئے اپنی زندگی بھی برباد کر رہے ہیں اور کافی حد تک برباد کر چکے ہیں۔۔۔ابھی بھی وقت ہے آپ سمجھ جائیں۔۔۔اتنے بڑے بزنس مین ہیں آپ دنیا آپ پے رشک کرتی ہے۔۔۔پر لوگوں کو یہ نہیں پتہ یہ بظاہر اتنا مضبوط نظر آنے والا شخص اندر سے کھوکھلا ہے"۔۔نازلی بولتے ہوئے اسے کھلا رہی تھی اور نہ جانے کیوں وہ اسے سن رہا تھا پہلی بار اسکا دل کیا تھا کہ وہ کسی کو سنے

"تم کیا کہنا چاہتی ہو صاف لفظوں میں کہو"۔۔۔وہ نگاہیں پھیرتے ہوئے بولا۔۔

"میں صاف لفظوں میں ہی کہہ رہی ہوں ایبک۔۔۔زندگی کسی کے جانے سے رک نہیں جاتی۔۔ آپ ایک لڑکی کے لئے سب کچھ بھلائے بیٹھے ہیں اپنے ماں باپ تک کو نظر انداز کر دیتے ہیں اسکی یادوں میں۔۔۔اور وہ پریشان رہتے ہیں کہ نجانے آپ کو کیا ہوا ہے۔۔۔اور وہ جانتے ہی نہیں کہ آپ ماہا کی وجہ سے اتنا ٹوٹ چکے ہیں"۔۔وہ اپنی دھن میں بولتے ہوئے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی جو شاید وہ سمجھ بھی رہا تھا پر ماہا کے نام پے چونکا اور نازلی کو دیکھا

"تم نے کیا کہا"۔۔۔ایبک نے حیرت سے پوچھا

"وہ جو آپ نے سنا"۔۔۔۔نازلی نے کاندھے اچکائے

"تم نے ماہا کا نام لیا"۔۔۔ایبک دھاڑا

"ہاں تو کچھ غلط کہا کیا میں نے"۔۔۔نازلی نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

"تم اسے کیسے"۔۔۔ایبک بات پوری نہ کر پایا۔۔۔

"ایک بار میں آپکے گھر آئی تھی جو ادا انکل مجھے آنٹی سے ملوانے لے آئے تھے۔۔۔تب میں نے دیکھا تھا آپ کو اور ماہا کو ایک ساتھ۔۔۔آپ اسے دیوانوں کی طرح دیکھتے جا رہے تھے جب کہ وہ اپنی باتوں میں مگن تھی آپ کو نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔بس جب آنٹی نے آپکے اس رویے کا بتایا تو میں سمجھ گئی کہ اسکی وجہ ماہا کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔میں جانتی ہوں ایک مرد تب کمزور پڑتا ہے جب اسکی محبت اس سے چھین لی جائے اسکا بھروسہ توڑ دیا جائے۔۔۔اسے در در بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا جائے"۔۔۔نازلی بول رہی تھی وہ سن رہا تھا اسکے لہجے میں بے حد نرمی تھی وہ اسے سننا چاہتا تھا۔۔۔۔مگر اسے اپنا ماضی یاد آنے لگا تھا جسے وہ یاد نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"بس۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔بہت بول لیا تم نے بہت۔۔۔سن لیا میں نے اب دفعہ ہو جاؤ یہاں سے نکل جاؤ میرے کمرے سے اب دوبارہ شکل نہ دکھانا مجھے اپنی"۔۔۔۔ایبک نے ایک دم دھاڑتے ہوئے کھانے کا ٹرے اٹھا کے

دور پھینکا اور نزلی یک ٹک اسے دیکھتی گئ اور پھر آہستہ سے اٹھ کے ٹوٹے ہوئے کانچ جمع کر کے وہاں سے نکل گئ ۔۔۔۔وہ جانتی تھی کئ سالوں کا زہر چند دن میں ختم نہیں ہو گا۔۔۔۔پر اسے ہار نہیں مانی تھی ایبک کو نارمل زندگی میں واپس لانا تھا۔۔۔وہ یہ عہد کر چکی تھی

پچھلے کئ دنوں سے ایبک اور نازلی کی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔۔۔ایبک تو ویسے بھی اس سے نہیں بولتا تھا مگر نازلی نے خود سے بولنا ہی چھوڑ دیا تھا وہ خاموشی سے آتی ایبک کو کھانا کھلاتی اور دوائی دے کے چلی جاتی جب وہ سو جاتا تو کمرے میں آ کے سو جاتی اور اسکے جاگنے سے پہلے کمرے سے نکل جاتی۔۔۔۔۔۔

"اف مجھے سمجھ نہیں آتی میں ایسا کیوں کرتا ہوں۔۔۔اب اس بات میں تو اس بیچاری کی غلطی نہیں ہے۔۔۔وہ تو بس مجھ سے ہمدردی کرتی ہے۔۔۔یار ظاہر ہے شوہر ہوں اور وہ ایک اچھی لڑکی ہے۔۔۔پر لڑکیاں اچھی نہیں ہو سکتی۔۔۔لڑکیاں مطلبی ہوتی ہیں پیسے کی بھوکی ہوتی ہیں۔۔۔پر اس نے مجھ سے کسی چیز کی ڈیمانڈ بھی تو نہیں کی ہماری شادی کو کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔شاید وہ کسی اچھے موقعے کی تاڑ میں ہو۔۔۔پر اسکی شادی تو کہیں اور ہو رہی تھی۔۔۔پھر اسے مجھ سے کیا مطلب ہو گا یہ تو بڑوں کی خواہش پے وہ بیچاری شادی کر کے میرے ساتھ آ گئ۔۔۔پر وہ بیچاری نہیں"۔۔۔ایبک پچھلے کئ گھنٹوں سے دل و دماغ کی جنگ لڑ رہا تھا اور اب تنگ آ کر اس نے اپنا لیپ ٹاپ اٹھا لیا۔۔۔وہ نازلی میں الجھتا جا رہا تھا اور وہ اس میں الجھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اسی کشمکش میں بیٹھا تھا جب نازلی دروازہ کھول کر کمرے میں آئی۔۔۔اس پر نظر ڈالے بنا وہ لیپ ٹاپ میں اپنا کام کرتا رہا۔۔۔اس نے پورے کمرے کو آفس کی شکل دے رکھی تھی کیونکہ اسے آفس جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

نازلی چلتی ہوئی بیڈ کے پاس آئی کھانا سامنے رکھا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئ اور نوالا بنا کے ایبک کی طرف کیا جسے وہ خاموشی سے منہ میں لے گیا۔۔۔نازلی آہستہ آہستہ اسے کھانا کھلا کے اٹھ گئ۔۔۔وہ خاموشی سے کھاتا رہا۔۔۔

کہتا بھی تو کیا اسکے پاس الفاظ نہیں تھے کہنے کو۔۔۔اسے دوائی دے کر وہ کمرے سے نکل آئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"اف خدایا یہ مجھے ہو کیا رہا ہے یہ لڑکی اف"۔۔۔۔۔۔وہ سوچتے ہوئے لیپ ٹاپ پے انگلیاں چلانے لگا۔۔۔۔

رات کو جب نازلی کمرے میں سونے آئی تو ایبک سو چکا تھا اور لیپ ٹاپ اسکے سینے پے کھلا پڑا تھا کچھ سوچتے ہوئے وہ قریب آئی اور لیپ ٹاپ کے چند بٹن دبانے کے بعد اسے شٹ ڈاؤن کر کے سائڈ پے رکھ دیا اور خود لیٹ گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح نزلی نے اپنے ما معمول کے مطابق اٹھی نماز پڑھ کے کمرے سے نکل آئی کچھ دیر تلاوت اور اپنی مخصوص تسبیحات پڑھنے کے بعد وہ کچن میں آگئی کچھ ہی وقت میں سب ڈائننگ ٹیبل پر جمع ہوگئے نازلی ناشتہ بنا رہی تھی ایبک دھاڑتے ہوئے کچن میں آیا۔۔۔۔۔۔۔

"تم جاہل عورت۔۔۔ تمھیں ذرا بھی تمیز نہیں اگر کسی چیز کو استعمال کرنا نہیں آتا تو کیوں کرتی ہو۔۔۔۔۔ تمھیں کس نے کہا تھا میرے لیپ ٹاپ کو ہاتھ لگاؤ۔۔۔۔ جانتی بھی ہو میرا ضروری ڈیٹا تھا میں نے سیو بھی نہیں کیا تھا ۔۔۔اب میں وہ کہاں سے لوں گا۔۔۔۔اب بکو خاموش کیوں کھڑی ہو۔۔۔۔ تم جب سے آئی ہو میری زندگی جہنم بنا کے رکھ دی ہے۔۔۔۔ دفعہ کیوں نہیں ہو جاتی تم میری زندگی سے کیوں پیچھے پڑ گئی ہو میرے کسی منحوس سائے کی طرح"۔۔۔ایبک بولے جا رہا تھا اور خاموشی سے کھڑی سن رہی تھی جب وہ خاموش رہی تو ایبک نے اسے جھنجھوڑا اور وہ ایک دم پیچھے کاؤنٹر سے جا لگی اور اسکی کراہ نکل گئی۔۔۔۔

"ایبک یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے" جواد صاحب نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور اسے وہاں سے نکالا اور سائرہ بانو نازلی کی طرف آئیں۔۔۔اور اسے گلے سے لگایا نازلی ان کے سینے سے جا لگی اور زار و قطار رونے لگی۔۔

"تم نے تو کہا تھا تمھارے اور ایبک کے درمیان سب ٹھیک ہے اور میں مطمئن ہو گئی پھر یہ سب"۔۔۔۔۔۔جب

وہ رو چکی تو سائرہ بانو نے شکوہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ ہر وقت پریشان رہتی تھیں مجھے یہی بہتر لگا تھا"۔۔۔نازلی شرمندہ ہو کر سر جھکا گئی

"میری بچی۔۔۔تم اگر مجھے بھی نہیں بتاؤ گی تو اپنا دکھ کسے بتاؤ گی۔۔۔۔مجھے اپنی ساس نہیں دوست سمجھو"۔۔۔ سائرہ بانو نے اسکی پیشانی چومتے ہوئے کہا اور وہ گلے لگ گئی۔۔۔۔

ـــــــــــــــــــــــــــــــ

ایبک غصے سے کمرے میں آیا اور زوردار طریقے سے دروازہ بند کر کے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔واپس آیا تو ٹیبل پر اسکا ناشتہ رکھا تھا۔۔۔وہ کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھا۔۔۔کیونکہ جب سے اسے گولی لگی تھی نزلی ہی اسے کھانا کھلاتی تھی اور اسکے تمام کام وہی کرتی تھی اسے چلنے میں سہارا بھی وہی دیتی اور آج صرف ناشتہ آیا تھا۔۔۔ایبک کو ابھی تک غصہ تھا وہ غصے میں ناشتہ کر کے بیڈ پر پڑے لیپ ٹاپ کی طرف آیا اور اسے آن کیا تو سامنے کا منظر دیکھ کے وہ شرمندگی سے پانی پانی ہو گیا۔۔۔کیونکہ ڈیسک ٹاپ پے ہی سیو ڈیٹا اسکا منہ چڑھا رہا تھا

ـــــــــــــــــ

"اوہ یہ کیا۔۔۔۔وہ بیچاری تو سیو کر چکی تھی۔۔۔ایبک تمہیں چیک کر لینا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔وہ کیا سوچے گی میرے بارے میں۔۔۔۔پر اسے بولنا چاہیے تھا بتانا چاہیے تھا ویسے تو اتنی زبان چلتی ہے اسکی میرے سامنے۔۔۔۔ پر یار میں نے اسے موقع ہی کب دیا بولنے کا"۔۔۔وہ شرمندہ ہو کر خود سے ہی سوال جواب کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے جو ہونا تھا ہو چکا۔۔۔اس میں میری غلطی نہیں اسے بولنا چاہیے تھا"۔۔۔۔۔ایبک نے ڈھیٹ پن کی انتہا کرتے ہوئے کہا اور اپنے کام میں لگ گیا۔۔۔وہ پچھلے تین ہفتوں سے گھر پے ہی کام کر رہا تھا۔۔۔نازلی اور سائرہ بانو بار بار منع کر چکے تھے پر وہ باز آنے والوں میں سے نہ تھا۔۔۔۔۔

ـــــــــــــــــــــــــــــــ

"نازلی کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔نوری کھانا دینے آئی تو ایبک خود کو پوچھنے سے روک نہ پایا

"وہ کام کر رہی ہیں"۔۔۔نوری نے سر جھکائے جواب دیا

"تو مجھے کھانا کون کھلائے گا۔۔۔جاؤ اسے بھیجو"۔۔۔ایبک نے حکم دیتے ہوئے کہا وہ چلی گئی۔۔۔اور چند منٹ بعد واپس آئی

"سر بڑی بی بی کہہ رہی ہیں اب آپکا ہاتھ ٹھیک ہے آپ کھانا خود کھا سکتے ہیں"۔۔۔نوری نے واپس آتے ہی پیغام دیا اور اشارہ ملتے ہی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

ایبک جل بھن کر کھانا کھانے لگا۔۔۔ایک عجیب سا احساس تھا جو اسے نزلی کے ناراض ہونے سے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔پر وہ اس احساس کو سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔۔

وقت ریت کی مانند بہہ رہا تھا۔۔۔نزلی نے اس دن کے بعد کمرے میں قدم ہی نہیں رکھا تھا۔۔۔۔۔۔وہ کمرہ چھوڑ چکی تھی۔۔۔۔ایبک کو یہ بات تب پتہ چلی جب اس نے اپنے کپڑے نکالنے کے لیے کبرڈ کھولی اور اس میں سے نزلی کا سامان غائب دیکھ کر ٹھٹھکا۔۔۔پر وہ سمجھ چکا تھا کہ یہ سب اسکی غلطی کا نتیجہ ہے اور وہ نزلی سے معافی مانگنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔۔وہ واقعی اس بات کے لئے شرمندہ تھا۔۔۔۔۔

آج ایبک آفس کے لئے تیار ہو کر روم سے نکلا وہ اب بالکل ٹھیک تھا۔۔۔اسکا خیال تھا کچن میں جا کر نازلی سے معافی مانگ لے گا۔۔۔۔پر وہ غلط تھا۔۔۔

کچن میں پہنچ کر اسے نازلی کہیں نظر نہ آئی تو وہ خاموشی سے ناشتہ کر کے آفس کے لئے نکل گیا۔۔۔اسے لگا تھا کہ شاید نازلی اسکے سامنے نہیں آنا چاہتی۔۔۔۔۔

آفس میں بیٹھا وہ پلین ترتیب دے چکا تھا اگر رات میں نازلی اسے نظر نہ آئی تو وہ مام سے پوچھ کر کے وہ کس کمرے

میں رہ رہی ہے وہیں چلا جائے گا۔۔

وہ گھر پہنچا تو سائرہ بانو کھانے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔۔ایبک کو کچھ کھٹکا جب سے نزلی آئی تھی گھر کے سارے کام اسی نے سنبھالے ہوئے تھے تو اب مام کیوں کھانا بنا رہی ہیں۔۔۔وہ آہستہ آہستہ چلتا انکے پاس آیا

"مام آج آپ کیوں کھانا بنا رہی ہیں"۔۔۔۔۔ایبک نے جھجھکتے ہوئے پوچھا

"کھانا ہمیشہ سے ہی میں بناتی ہوں"۔۔سائرہ بانو نے اسے گھورا

"نہیں میرا مطلب ہے نازلی کے ہوتے ہوئے آپ کیوں بنا رہی ہیں کھانا"۔۔ایبک منمنایا

"جب تم اسے بیوی نہیں مانتے تو میں گھر کے کام کیسے اس سے کرواؤں"۔۔سائرہ بانو خفگی سے بولیں۔۔۔۔

"نہیں ایسی بات نہیں مام"۔۔ایبک نظریں چراتے ہوئے بولا

"تو کیسی بات ہے ایبک۔۔۔وہ بیچاری تمھارا مان رکھتے ہوئے ہم سب کو جھوٹ بول رہی تھی کہ تمھارے ساتھ خوش ہے تم دونوں میں سب ٹھیک ہے۔۔اور تم نے اسکا مان نہیں رکھا اور ہمارے سامنے ہی اس پر چڑھ دوڑے۔۔۔اور اسے ایسے ظالموں کی طرح دھکہ دیا دو دن بیچاری ہل نہیں پائی"۔۔سائرہ بانو جیسے سوچ کے بیٹھی تھیں۔۔اسکے بولتے ہی شکووں کی لائن لگا دی۔۔

"وہ مام میں شرمندہ ہوں اور اس سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔آپ مجھے بتا دیں کے وہ کس روم میں ہے تاکہ میں جا کے"۔۔۔۔ایبک شرمندگی سے بات مکمل نہ کر پایا

"بہت جلدی نہیں یاد آگیا تمھیں معافی مانگنا۔۔پر افسوس تم بہت دیر کر چکے ہو"۔۔۔سائرہ بانو نے بریانی کو دم پے لگاتے ہوئے اسے گھورا

"کیا مطلب"۔۔۔۔ایبک کو حیرت ہوئی

"وہ تمھارا انتظار کرتی رہی کہ تم ایک لفظ بولو گے۔۔معافی نہ سہی پر اسے واپس روم میں آنے کا کہو گے۔۔پر

جب اسے لگا یہ سب اسکی خوش فہمی ہے تو وہ پرسوں اپنے میکے چلی گئ۔۔۔اب بھول جاؤ اسے "۔۔۔۔سائرہ بانو کہتی ہوئ سلاد بنانے لگی۔۔۔۔

"پر ایسے کیسے وہ مجھ سے پوچھے بغیر جاسکتی ہے۔۔۔اور مجھے اس حالت میں چھوڑ کے "۔۔ایبک کو تیش آیا۔۔۔

"تم سے کیوں پوچھتی وہ۔۔۔۔۔اور کیا پوچھتی کہ کوئی بے عزتی باقی رہ گئ ہے تو کر لیں پھر میں جاؤں اپنے میکے۔۔۔۔اور تمھیں اس حالت میں چھوڑ کر نہیں گئ تھی۔۔۔۔اپنا فرض پورا کر کے تمھارے ٹھیک ہونے کی تسلی کر کے گئ ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک بہترین بیوی ہے۔۔۔۔پر ایبک تم ایک بے حد برے شوہر ہو۔۔۔ ہو گے تم بہت کامیاب بزنس مین پر تم ایک ہارے ہوئے انسان ہو ایبک تم نے اپنی بیوی کا مان ہار دیا۔۔۔نازلی کو بڑی امید تھی۔۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے امی دیکھئے گا ایبک پہلے جیسے ہو جائیں گے وہ اندر سے ٹوٹے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ انھیں سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔۔مجھے حوصلہ دیتی رہی۔۔۔پر اپنا حوصلہ کھو بیٹھی۔۔۔۔۔اب خوشیاں مناؤ ایبک جواد خان "۔۔۔۔سائرہ بانو سلاد بناتے ہوئے اسے کہتی رہی اور پھر ایک نظر اس پر ڈال کر کچن سے نکل گئیں اور ایبک وہیں سن سا کھڑا رہا۔۔۔۔۔اس لڑکی کو بڑا مان تھا اس پے جو وہ انجانے میں توڑ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

کئ پل یونہی گزر گئے۔۔۔ایبک ساکت سا کھڑا رہا پھر ایک دم غصے سے لمبے لمبے ڈگ بڑھتا کچن سے نکل گیا۔۔۔۔

"اچھا ہی ہے چلی گئ ہے۔۔۔اب میری بلا سے بھاڑ میں جائے۔۔۔۔مجھے ویسے بھی اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ جب دیکھو آگے پیچھے منڈلاتی ہے صبح صبح نماز کے لئے اٹھ کر لائٹ آن کر کے میری نیند خراب کرتی ہے۔۔ اب میں سکون سے سویا کروں گا "۔۔۔ایبک کمرے میں ٹہلتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔۔۔اور پھر تھک کر وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔

"کاش ماہا تم یوں نہ کرتی۔۔۔۔کاش میں نے تم سے محبت ہی نہ کی ہوتی۔۔۔۔۔کاش میں نے اس طرح تمھیں دعاؤں میں نہ مانگا ہوتا۔۔۔۔۔نازلی بالکل ٹھیک کہتی ہے۔۔۔۔میں بہت کمزور ہوں۔۔۔۔۔بظاہر ایک مضبوط

شخص اندر سے بہت کمزور ہے اسے سہارے کی ضرورت۔۔۔پر میرا سہارا کوئی نہیں میں کسے اپنے دل کا حال سناؤں۔۔۔میرے پاس ایسا کوئی بھی نہیں"۔۔۔

ایبک سوچوں میں گم تھا کہ جانے کب اس پے نیند مہربان ہو گئ

"نوری۔۔۔مام۔۔۔کوئی ہے گھر میں۔۔۔کہاں چلے گئے سب کے سب۔۔۔میرا ایک بھی سوٹ پریس ہوا نہیں ہے میں کیا پہن کے آفس جاؤں۔۔۔کوئی مجھے سن سکتا ہے۔۔۔یا سب فوت ہو چکے ہیں"۔۔۔ایبک کب سے روم میں چلا رہا تھا۔۔۔جب وہ آفس کے لئے تیار ہونے کے لئے کپڑے نکالنے لگا تو اسے کپڑے پریس ہوئے نہ ملے تو اس نے چلانا شروع کر دیا۔۔۔نازلی جانے سے پہلے اسکے سارے کام کر کے رکھ گئ تھی پر اب تو اسے گئے بھی ہفتہ ہو چکا تھا۔۔۔ایبک کا کمرہ کسی جنگ کا میدان لگ رہا تھا۔۔۔نازلی جب سے آئ تھی وہ کمرے کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھتی تھی پر اب وہ نہیں تھی تو کمرے کی حالت دیکھنے لائق بھی نہیں تھی۔۔۔

"کیوں چلا رہے ہو صبح صبح ایبک"۔۔۔سائرہ بانو اسکے کمرے میں آئیں۔۔۔

"مام میرے کپڑے کون پریس کرے گا۔۔۔یہ ملازموں کی فوج کس لئے ہے جو میرے کام ڈھنگ سے نہیں ہوتے"۔۔۔ایبک چلایا۔

"چلاؤ مت ایبک جب سے نازی آئ تھی وہی سب دیکھتی تھی مجھے یاد نہیں رہا میں کروا رکھوں گی شام کو"۔۔سائرہ بانو نے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

"مطلب وہ نہیں ہو گی تو کوئی کام ڈھنگ سے نہیں ہو گا گھر میں۔۔۔ہمیشہ سے وہی تو نہیں گھر سنبھالتی تھی۔۔۔حد ہے میرے کام تو ٹھیک سے کروائیں"۔۔۔ایبک بے زار ہوتا ہوا بولا

"تم سیدھی طرح کیوں نہیں کہتے ایبک کے تمھیں اسکی عادت ہو گئ ہے"۔۔۔سائرہ بانو نے مسکراہٹ

دبائی۔۔۔

"میں نے ایسا کب کہا"۔۔۔ ایبک ٹھٹھکا

"تمھارے چہرے پے واضح لکھا ہے"۔۔۔ سائرہ بانو مسکرائیں۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ مجھے اسکی کمی محسوس نہیں ہو رہی"۔۔۔ ایبک نے نظریں چرائیں۔۔۔

"پر میں نے کب کہا کہ تم اسکی کمی محسوس کر رہے ہو"۔۔ سائرہ بانو نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"نہیں میرا مطلب ہے۔۔۔ آپکا یہی مطلب ہے اسلئے"۔۔۔ ایبک بات مکمل نہ کر پایا۔۔

"بس کرو ایبک کیوں جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔ میں سب دیکھ رہی ہوں پچھلے ایک ہفتے سے تم پاگلوں کی طرح کبھی کسی بات پے چیختے ہو کبھی کس بات پے۔۔۔ بے تکی باتوں پے لڑنے لگ جاتے ہو۔۔۔ یہ سب کیوں ہے میں جانتی ہوں"۔۔۔ سائرہ بانو نے اسے گھورتے ہوئے ہنسی دبائی۔۔۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ میں جا رہا ہوں"۔۔۔ ایبک ان سے نظریں ملائے بغیر کیز اٹھاتا کمرے سے چلا گیا۔۔۔

پیچھے سائرہ بانو کھڑی مسکراتی رہیں۔۔۔

"نزلی مجھے سچ سچ بتاؤ تمھارے سسرال میں سب ٹھیک ہے نا!!!؟؟؟... تم اتنے دن سے یہاں ہو"۔۔ نازلی کی ماں فرحت اسکے پاس آ کے بیٹھتے ہوئے بولیں انھیں فکر تھی کہ نازلی کے گھر میں سب ٹھیک ہو۔۔۔ وہ پچھلے ایک ہفتے میں کئی بار یہ بات پوچھ چکی تھیں۔۔۔

"ارے اماں بتایا تو ہے وہاں سب ٹھیک ہے میں یہاں آپ سب کے پاس رہنے آئی ہوں۔۔۔ کیا آپ کو میرا یہاں رہنا پسند نہیں تو میں آج ہی چلی جاتی ہوں واپس"۔۔ نزلی نے مصنوعی ناراضگی دکھائی۔۔۔

"ارے نہیں بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔میں۔۔۔سب ٹھیک ہے نا۔۔۔۔سب کا رویہ کیسا ہے تیرے ساتھ"۔۔۔فرحت بولیں۔۔

"اماں سب بہت اچھے ہیں انکل آنٹی تو میرا اتنا خیال رکھتے ہیں۔۔۔کبھی محسوس ہی نہیں ہونے دیتے کہ ایسا کچھ ہوا ہے میرے ساتھ۔۔۔آپ جب آئیں تھیں تو دیکھا تو تھا سب آپ نے۔۔۔سب کتنا پیار کرتے ہیں"۔۔۔نازلی انھیں یقین دلا رہی تھی اور اس دن کے بارے میں بتا رہی تھی جب ایبک کو گولی لگنے کی خبر ملتے ہی وہ لوگ آ گئے تھے۔۔۔۔

"ہاں وہ سب تو میں جانتی ہوں۔۔۔ایبک کا بتانا کچھ۔۔۔اسکا رویہ"۔۔۔فرحت بانو نے سوالیہ نظریں اس پر ڈالیں

"ارے اماں ایبک کی تو بات ہی نہ کریں"۔۔۔نزلی نے نظریں چرائی

"ہائے کیوں کوئی بات ہوئی"۔۔فرحت بانو کے دل کو کچھ ہوا

"نہیں اماں۔۔۔وہ تو بہت ہی اچھے ہیں میرا اتنا خیال رکھتے ہیں۔۔۔میرے آگے پیچھے گھومنے کے علاوہ ایسا لگتا ہے انھیں کوئی کام ہی نہیں ہے دنیا میں۔۔۔مجھے تو یہاں آنے بھی نہیں دے رہے تھے میں بس زبردستی ہی آ گئی ہوں"۔نزلی نے مصنوعی مسکراہٹ لبوں پے سجائی.

"ہائے تو اسے ناراض کر کے نہ آتی میری بچی"۔۔۔اب فرحت بانو کو ایبک کی فکر لاحق ہوئی

"ایسے کیسے نہ آتی۔۔۔کیا اسکا ہی صرف حق ہے اپنے ماں باپ کے ساتھ رہنے کا۔۔۔میرا حق نہیں ہے کیا"۔۔۔نزلی نے محبت سے ماں کے گلے میں باہیں ڈالی۔۔

"چل مسخری۔۔۔ہٹو میں کھانا بناتی ہوں"۔۔۔وہ کہہ کر اٹھ گئیں تو نازلی کہیں سوچوں میں کھو گئی اور ایبک کی باتیں یاد کرنے لگی۔۔۔۔چپکے سے دو موتی آنکھوں سے ٹوٹ کر اسکی ہتھیلی پے جا گرے اور وہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

"مجھے لگا تھا تم میرے لئے آؤ گے مجھے منانے آؤ گے میری فکر ہو گی تمھیں۔۔۔ میں نے تمھارا اتنا خیال رکھا اور بدلے میں تم نے میرے ساتھ یہ کیا۔۔۔ کوئی بات نہیں ایبک۔۔۔ تم نہ آؤ مجھے نہ مناؤ۔۔۔ پر میں اس دل کو کیسے سمجھاؤں جو تم سے محبت کر بیٹھا ہے"۔۔۔ نزلی ایبک کو یاد کرتے ہوئے اپنی محبت کا اعتراف کر رہی تھی جس محبت سے وہ خود انجان بنی رہنا چاہتی تھی جس محبت سے ایبک انجان تھا۔۔۔

ایبک صبح سے آفس میں عجیب سی کیفیت کے ساتھ بیٹھا تھا کبھی اسے نازلی کا چہرہ اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگتا کبھی اس کی چوڑیوں کی آواز اسکا دھیان بٹا دیتی۔۔

"کیا مسئلہ ہے کیوں میرے اعصاب پر سوار ہو رہی ہے یہ لڑکی۔۔ میں اتنا بے چین کیوں ہوں۔۔ وہ چلی گئی ہے تو اچھا ہی ہوا ہے نا۔۔۔ پھر میرا دل کیوں نہیں لگ رہا اسکے بغیر۔۔۔ اف میں کیا کروں"۔۔۔ ایبک نے سوچتے ہوئے سر ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔۔ وہ اس کیفیت سے انجان تھا کہ اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔ آخر کار ایک فیصلہ کرتا وہ مطمئن ہو کے وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔ وہ جانتا تھا اسے کیا کرنا ہے۔

"آپی آپ کی حرکتیں دیکھ کر مجھے شک ہو رہا ہے" صنم نے کمرے میں آتے ہوئے اسے گم سم بیٹھا دیکھا تو بولیں ۔۔۔

"ک۔۔۔ کیسا شک۔۔۔" نزلی چونکی۔۔۔۔

'یہی کہ آپ جیجو کو مس کر رہی ہیں"۔۔۔ صنم نے شرارت سے آنکھ دبائیں

"جی نہیں میں کیوں کرنے لگی اسے مس نزلی نے" کندھے اچکائے

"جھوٹ نہ بولیں اپی میں جانتی ہوں اچھا بتائیں جیجو کیسے ہیں رومینٹک یا کھڑوس۔۔۔ اچھے ہیں یا برے آپ کو

زیادہ تنگ تو نہیں کرتے"۔۔۔ صنم نے تجسس سے پوچھا

"صنم مجھے تنگ نہ کرو جا کے اماں کے ساتھ کام کروالو" نزلی نے بات بدلنا چاہی

"آپی بتادیں نامیں کتنے دنوں سے آپ سے پوچھ رہی ہوں۔۔۔ کیا کوئی اور بات ہے"۔۔۔۔ صنم اب کے سیرئس ہوچکی تھی۔۔۔۔

"ارے نہیں کوئی اور بات نہیں۔۔۔ انکی تعریف میں کیا کہوں یار سمجھ ہی نہیں آتا"۔۔۔۔ نزلی نے بات بنائی ۔۔۔

"تو جو سچ ہے وہی بتائیں نا"۔۔۔ صنم متجسس ہوئی

"وہ بہت اچھے ہیں صاف دل کے مالک ہیں۔۔۔ سب کی عزت کرنے والے اور سب کا خیال رکھنے والے انسان.. غصہ تو جیسے انھیں آتا ہی نہیں اتنے بڑے آدمی ہیں پر اتنے نرم طبیعت کے مالک۔۔۔ اور میرا تو اتنا خیال رکھتے ہیں۔۔۔ بس ہر وقت نازیہ کھالو نازیوں کرلو ناز گھومنے چلو۔۔۔۔ بس اور کیا بہت اچھے ہیں۔۔۔۔ میں یہاں رہنے کے لیے آنے لگی تو مجھے آنے ہی نہیں دے رہے تھے"۔۔۔ نازلی نے بہت سی باتیں بنا کے بہن کو بتادیں۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ سچ بتا کے اپنے گھر والوں کو دکھی نہیں کرنا چاہتی تھی

"اہاااام۔۔۔ یہاں کس کی اتنی تعریفیں ہو رہی ہیں"۔۔۔ ایک دم سے ایبک کسی بوتل کے جن کی طرح کمرے میں نمودار ہوا تھا۔۔۔۔ نازلی کا سانس وہیں رک گیا

"ک۔۔۔۔ک۔۔۔۔ک۔۔۔۔کچھ بھی تو نہیں آپ کب آئے"۔۔۔۔۔ نازلی ہکلائی

"ارے جیجو آپ۔۔۔ ہم آپ کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے"۔۔۔۔۔ صنم۔ جھٹ سے بولی

"اچھا کیسی باتیں"۔۔۔ ایبک نے گہری نظر سے نزلی کو دیکھا۔۔۔

"کچھ نہیں صنم تم جاؤ اماں کے پاس میں آتی ہوں"۔۔۔ نزلی نے اسے گھورا تو وہ خاموشی سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

"میں تمھیں لینے آیا ہوں گھر چلو"۔۔۔۔نزلی جانے لگی تو ایبک نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا چہرے پے سنجیدگی آچکی تھی نظریں بے تاثر تھیں

"مجھے ابھی نہیں آنا میں کچھ دن بعد آجاؤں گی"۔۔۔۔نازلی نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے کہ چلو گی یا نہیں۔۔میں نے تمھیں کہا ہے کہ میں لینے آیا ہوں چلو۔۔۔۔اور تمھارا فرض ہے میری بات ماننا"۔۔۔ایبک نے اسے گھورا

"فرض ہے واہ ایبک صاحب آج آپکو فرض یاد آرہے ہیں"۔۔۔نازلی نے چوٹ کرتے لہجے میں کہا

"تم بنا مجھ سے پوچھے یہاں آئی تھی اب چلو واپس"۔۔۔ایبک نے نظر چرائی۔۔۔

"اوہ اور آج یہ پکو دس دن بعد یاد آیا ہے کہ میں پوچھے بنا آئی تھی"۔۔۔نازلی نے سوالیہ نظریں اسکے چہرے پے گاڑیں۔۔۔

"تم چل رہی ہو میں نے کہہ دیا ہے"۔۔۔ایبک اٹل لہجے میں بولا۔۔۔

"کس حق سے۔۔۔کس حق سے آپ یہ روب مجھ پر ڈال رہے ہیں"۔۔۔نازلی نے ہاتھ چھڑایا۔۔۔

"تمھارا شوہر ہونے کے حق سے سمجھی"۔۔۔ایبک نے انگلی کے اشارے سے وارن کرتے ہوئے کہا

"بڑی جلدی یاد آگیا آپکو یہ حق"۔۔۔نازلی استہزیا ہنسی۔۔

"مجھے اپنے بہت سے حق یاد ہیں تم گھر چلو پھر بتاؤں گا"۔۔ایبک اسکے قریب ہوتے ہوئے بولا نازلی اسکی نگاہوں کی تاب نہ لاسکی اور پلکیں جھکا دی۔۔۔اور ایبک کا دل جیسے نرم پڑ گیا اسکی ادا پے۔۔

"میں گاڑی میں ویٹ کررہا ہوں۔۔۔پانچ منٹ میں آجاؤ"۔۔۔وہ کہتا رکا نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔اور نازلی اسکے رویے پے ششدر رہ گئی۔۔۔

یہ کیا ہوا نزلی ایبک ابھی تو آئے تھے"۔۔۔فرحت بانو نے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی اماں وہ مجھے لینے آئے ہیں"۔۔۔نزلی کہتے ہوئے اپنا سامان سمیٹنے لگی۔۔۔

"پر خیر تو ہے ایسے اچانک"۔۔۔۔۔فرحت بانو کو پریشانی لاحق ہوئی

"ہاں اماں وہ کہہ رہے ہیں کافی دن ہو گئے گھر چلو دل نہیں لگ رہا"۔۔۔نازلی نے انھیں مطمئن کرنے کے لیے بات بنائی۔۔۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے خوش رہو"۔۔۔نازلی سامان پیک کر کے انکی طرف بڑھی اور گلے لگی تو انھوں نے دعائیں دی۔۔۔۔۔

نازلی ابو اور صنم کو مل کے باہر نکل آئی جہاں ایبک گاڑی میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"محترمہ ڈرائیور نہیں ہوں آپکا آگے آ کے بیٹھو"۔۔۔نازلی کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھنے لگی تو ایبک نے اسے روکا۔۔۔وہ خاموشی سے آگے آ کے بیٹھ گئ۔۔۔ایبک کئ لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔۔اور پھر کچھ خیال آنے پے سر جھٹک کر کار اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔

"آئسکریم کھاؤ گی یا ڈنر کرنے چلو گی"۔۔۔ایبک نے شوخ نظریں اس پے ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں ناز"۔۔۔جواب نہ ملنے پر وہ دوبارہ سے بولا اور آخری لفظ بولتے ہوئے مسکرایا۔۔۔۔

"یہ مہربانی کس لئے کی جارہی ہے"۔۔۔نازلی نے الٹا سوال جھاڑا

"بس آج اپنی اتنی تعریف سن کے میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں بھی کچھ کروں تمھارے لیے"۔۔۔ایبک نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔"

"جس نے تعریف کی یہ مہربانی بھی اسی پے کریں"۔۔۔نازلی نے رخ موڑ لیا

"اسی پے تو کر رہا ہوں" ایبک ابھی بھی سامنے دیکھ رہا تھا

"کیا مطلب"۔۔۔۔۔نازلی کو جھٹکا لگا۔۔۔۔۔۔

"تم ہی تو اپنی بہن سے میری تعریفیں کر رہی تھی۔۔۔یقین مانو سن کے دل گارڈن گارڈن ہو گیا۔۔۔بڑی کوئی شوہروں والی فیلنگ آئی تھی مجھے"۔۔۔ایبک نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔کچھ تھا اسکے لہجے میں جو نازلی نوٹ کر رہی تھی پر پہچان نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"دیکھیں وہ سب جھوٹ تھا آپ جانتے ہیں۔۔۔وہ سب میں نے اپنی فیملی کو مطمئن کرنے کے لیے بولا تھا۔۔۔ نزلی صفائی دینے لگی۔۔۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔۔آئندہ ایسا جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں پڑے گی"۔۔۔ایبک کا چہرہ اب بے تاثر ہو چکا تھا۔۔۔۔نازلی نے اسے گہری نظروں سے دیکھا اور خاموش ہو گئی۔۔۔کچھ آگے جا کے وہ لوگ سگنل پر رکے تو ایک بچہ ایبک کی طرف آیا۔۔۔

"صاحب کچھ مدد کر دو بھوکا ہوں"۔۔۔۔وہ بچہ بولا۔۔۔ایبک نے بنا اس بچے پے نظر ڈالے شیشہ اوپر کر دیا۔۔۔۔نازلی اسکی یہ حرکت دیکھ چکی تھی۔۔۔فوراً سے بچے کو اشارہ کر کے اپنی طرف بلایا وہ بچہ بھاگتا ہوا آیا۔۔۔۔

"ایبک پیسے دیں"۔۔۔۔نازلی نے اپنی ہتھیلی آگے کی۔۔۔۔۔۔۔

"کس لیے۔۔۔

اس بچے کو دینے کے لیے۔۔۔

یہ لوگ کب تک خدا کے نام پے مانگتے رہیں گے اپنی محنت خود کیوں نہیں کرتے"۔۔۔ایبک نے سنجیدہ نگاہوں سے نازلی کو دیکھا۔۔۔۔۔

"ایبک ایسے نہیں کہتے۔۔۔۔جب خدا ہمارے پاس کسی کو بھیجتا ہے تو ہمیں مدد کرنی چاہیے۔۔۔کیا پتہ خدا ہمیں کس وسیلے سے اتنا کچھ دے رہا ہے

اور اگر ہم ایسے کریں گے تو ہو سکتا ہے خدا ہم سے یہ سب واپس چھین لے"۔۔۔نزلی 2 نے اسے سمجھانا چاہا

"اچھا پلیز یہ لو اور یہ لیکچر نہ دیا کرو زہر لگتی ہو"۔۔۔ایبک نے جھٹ سے نوٹ نکال کے اسکی ہتھیلی پر رکھا تا کہ وہ خاموش ہو جائے اور وہ چل پڑے۔۔۔۔

"کونسا فلیور کھاؤ گی"۔۔۔ایبک کار آئسکریم پارلر کے آگے روکتے ہوئے بولا۔۔۔

"مینگو"۔۔۔نازلی نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

ایبک جب واپس آیا اسکے ہاتھ میں ایک کون تھی۔۔۔۔

"آپ نہیں کھائیں گے"۔۔۔نزلی نے پوچھا۔۔۔

"نہیں"۔۔۔ایبک کا چہرہ بے تاثر تھا۔۔۔

"کھالیں"۔۔۔نزلی نے اپنی کون آگے کی۔۔۔

"نہیں تم کھاؤ۔۔۔مجھے نہیں پسند"۔۔۔ایبک سامنے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"ارے تھوڑی سی تو کھالیں۔۔۔بہت اچھی ہے"۔۔۔۔نازلی نے اسکے منہ کے سامنے آئسکریم کی۔۔۔۔۔۔

"میں کہہ رہا ہوں نہ مجھے نہیں کھانی"۔۔۔۔ایبک ضبط کرتے ہوئے بولا۔۔

"اگر تھوڑی سی کھالیں گے تو کیا ہو جائے گا"۔۔۔نازلی نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔۔

"مجھے نہیں کھانی مااااا"۔۔۔۔ایبک ایک دم گھبر ایا۔۔۔۔

"اووہ سوری"۔۔۔نازلی کی آنکھیں آنسو سے بھر گئیں۔۔۔وہ جس شخص کو چاہتی تھی وہ کسی اور کا تھا۔۔۔۔۔

ایبک کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ایک دم اس نے اسٹرنگ پر زور سے مکا مارا۔۔نزلی ایک دم اچھلی۔۔۔۔۔۔

"ایبک۔۔۔ریلیکس"۔۔۔نازلی نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔اور جیسے ایبک کا غصہ کہیں ہوا میں تحلیل ہو گیا۔۔۔وہ ایک دم ہلکا ہو گیا۔۔۔اور نازلی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔نازلی نے آنکھوں میں آئے

آنسوں اپنے اندر اتارے کیونکہ وہ رو کے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی اسے ایبک کا سہارا بننا تھا۔۔۔اور ایبک کو ایسے ہی کسی سہارے کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سارا راستہ خاموشی سے کٹا اور گھر پہنچتے ہی نزلی کے چہرے پے مسکراہٹ دوڑ گئ۔۔۔

"امی"!!!!!!نازلی گھر میں داخل ہوئ تو سائرہ بانو سامنے ہی نظر آئیں اور وہ کسی بچے کی طرح دوڑ کر انکے گلے لگ گئ۔۔۔

"ارے میرا بچہ آگیا"۔۔۔وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولیں

"ہاں جی"۔۔۔نازلی ابھی بھی انکے گلے لگی تھی۔۔۔

"پر تم خود کیوں آگئ۔۔۔میں نے کہا تو تھا کی اثر ہو رہا ہے کچھ دن میں ایکشن لیا جائے گا۔۔۔کھڑوس لوگ پگھل رہے ہیں"۔۔انکا اشارہ ایبک کی طرف تھا۔۔۔

"مام میرے خلاف کوئی مہم نہ چلائیں میں نے سن لیا ہے"۔۔۔ایبک ایک دم سے اندر آیا اور اس نے بات سن لی۔۔۔

"تم اسکے ساتھ آئ ہو"۔۔۔سائرہ بانو کو جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔

"ڈیٹیلس بعد میں بتاؤں گی ابھی کھڑوس کے کان کھڑے ہیں میں عبایا روم میں رکھ کے آتی ہوں"۔۔۔نازلی انکے کان میں آہستہ آہستہ کہتی وہاں سے چلی گئ ایبک اسے گھورتا رہا۔۔۔۔۔۔

"اچھا جی میں نے کہا تھا تو کیسے جھگڑا کر رہے تھے۔۔۔اب خود مان گئے نا اا"۔۔سائرہ بانو ایبک کی طرف آئیں۔۔۔۔

"مام آپ صحیح کہتی ہیں۔۔۔مجھے ناز کی ضرورت ہے"۔۔ایبک نے انکے گرد بازو پھیلائے۔۔۔۔

"بس اب اسے سنبھال کر رکھنا کھونا نہیں"۔۔۔سائرہ بانو نے شفقت سے اسکے سر پے ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

"پر مام۔۔۔وہ ناراض ہے مجھ سے"۔۔۔ایبک پریشان سا بولا۔۔۔۔

"تو منا لینا۔۔۔وہ مان جائے گی"۔۔۔سائرہ بانو نے اسے تسلی دی تو وہ خاموش ہو گیا۔۔۔اسے ابھی تک اپنی کیفیت کی سمجھ نہیں آرہی تھی کی اسے ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایبک کمرے میں آیا تو نازلی وہاں نہیں تھی۔۔۔۔۔

"اسکا مطلب محترمہ دوسرے کمرے میں گئی ہیں اور اس روم میں نہیں رہیں گی"۔۔۔۔ایبک خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

"سر کھانا کھا لیں"۔۔۔۔نوری نے دروازہ نوک کر کے آواز دی تو وہ اٹھ کر باہر چلا گیا۔۔۔۔

کھانے کی ٹیبل پر نازلی کے قہقہے گونج رہے تھے۔۔۔۔

"مجھے اتنا مزہ آیا میں بتا نہیں سکتی مجھے اتنی ہنسی آرہی تھی۔۔۔میں کیا بتاؤں"۔۔۔نازلی بولتے بولتے پھر سے ہنسنے لگ گئی وہ سائرہ بانو کو ایبک کی بات بتا رہی تھی کہ وہ اسے لینے کیسے آیا۔۔۔

"یہ یہاں کیوں اتنا ہنسا جا رہا ہے فضول میں"۔۔۔ایبک نے آتے ہوئے کہا تو نازلی کی ہنسی تھم گئی۔۔۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں نزلی اپنے بچپن کی باتیں بتا رہی تھی"۔۔۔۔سائرہ بانو نے پردہ ڈالا

'میں سب سمجھ رہا ہوں آپ لوگوں کی ملی بھگت"۔۔۔۔ایبک نے گھورا۔۔۔تو نازلی ہڑبڑا کے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔ایبک کا چہرہ بے تاثر تھا۔۔۔وہ خاموشی سے کھانا کھا کے اٹھ گیا۔۔۔اسے نازلی پے غصہ آرہا تھا کہ وہ دوسرے روم میں کیوں گئی۔۔۔اسے خود اپنی کیفیت کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے نازلی سے اتنا لگاؤ کیوں ہو رہا ہے۔۔۔۔اسے اس لڑکی کی ضرورت کیوں محسوس ہو رہی ہے جسے وہ دو ٹکے کی سمجھتا تھا جسے وہ غریب اور بیچاری سمجھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو دن مزید سرک گئے۔۔۔نازلی کو آئے تیسرا دن تھا وہ ایبک کی غیر موجودگی میں اسکے سارے کام کر دیتی اور جب وہ آتا تو اسکے سامنے کم کم آنے کی کوشش کرتی۔۔۔ایبک کی کیفیت عجیب سی تھی۔۔۔۔۔اسے نازلی پے غصہ آتا رہتا کہ وہ اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور وہ ان سنی کر دیتی ہے۔۔۔آخر کیوں۔۔۔وہ نزلی سے اپنے اس دن کے رویے کے لئے معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔

آج وہ آفس سے آیا تو اسکے کمرے کی ہر چیز ترتیب سے موجود تھی ایک نظر ڈالتا وہ بالکونی میں آگیا اور سوچنے لگا کہ نازلی کو کیسے منایا جائے۔۔۔پر کچھ سوچ کر وہ فیصلہ کرتا کمرے سے نکل آیا اب اسکا رخ نازلی کے کمرے کی طرف تھا۔۔۔پچھلے دو دن میں اس نے یہ اندازہ کر لیا تھا کہ نازلی اس روم میں ہے یہ روم سائرہ بانو اور جواد صاحب کے کمرے کے ساتھ ہی ساتھ تھا۔۔۔جہاں اب نازلی کا ڈیرہ جما ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے بنا دروازہ نوک کیئے کھولا۔۔۔سامنے کا منظر دیکھ کر ایبک کو حیرت ہوئی نزلی صوفے پے آڑی ترچھی بنا دوپٹے کے لیٹی موبائل میں کوئی گیم کھیلنے میں مصروف تھی۔۔۔اسے آج اس نے پہلی بار ایسے دیکھا تھا ورنہ وہ ہمیشہ سر پے دوپٹہ لیے ہوتی تھی۔۔۔۔اسکے اندر آنے پر بھی نزلی کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا۔۔۔پھر کسی آہٹ پے بنا سر اٹھائے وہ تھوڑی سیدھی ہوئی۔۔۔

"امی آپ کھڑی کیوں ہیں آئیں بیٹھ جائیں بس میں یہ گیم کھیل لوں پھر آپ کی بات سنتی ہوں۔۔ویسے بتائیں اس کھڑوس کے حالات۔۔۔مجھے تو آپ اسکے آنے کے بعد کمرے سے نکلنے کی اجازت نہیں دیتی ورنہ میں اسے ایسا سیدھا کروں کے دنیا حیران رہ جائے کہ یہ وہی کھڑوس بندہ ہے۔۔۔۔جسکے چہرے پے ہمیشہ غصہ نظر آتا ہے۔۔۔۔امی آپ بیٹھیں نہ آپ بیٹھ کیوں رہی ہیں"۔۔۔نزلی سمجھی تھی سائرہ بانو ہے وہ بڑے مزے سے گیم کھیلتے ہوئے ان سے بات کرتی گئی اور آخر میں حیرت ہوئی کہ وہ بیٹھ کیوں نہیں رہی۔۔۔چہرہ اب اسکا موبائل

میں جھکا تھا۔۔۔۔۔

"اہمممم "۔۔۔۔ایبک نے اسے متوجہ کرنا چاہا۔۔۔۔۔

"ہائے۔۔۔۔۔اللہ آپ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ میں۔۔۔۔۔۔۔۔آپ وہ۔۔۔۔۔۔۔۔"ہاتھ سے ڈر کے مارے موبائل گر گیا۔۔۔۔اور نازلی ہکلا کے کچھ کہنے لگی۔۔۔۔

"اچھا جی تو میں کھڑوس ہوں۔۔۔ ہر وقت منہ پے غصہ رہتا ہے"۔۔۔ایبک دو قدم آگے ہوا نزلی نے جلدی سے دو قدم پیچھے ہٹائے

"ہاں تو ہیں تو۔۔۔جو جیسا ہوتا ہے اسے ویسے کہا جاتا ہے"۔۔۔۔۔نازلی بھی اب خود کو سنبھال چکی تھی تو بولی۔۔۔

"بہت زبان چلتی ہے نا تمھاری "۔۔۔۔ایبک نے اسکا جبڑا پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے "۔۔۔نزلی چلائی

"اب چلاؤ زبان "۔۔۔ایبک بولا ہاں

"جی بولوں گی۔۔ چھوڑیں مجھے ورنہ میں امی کو بلالوں گی"۔۔۔نزلی نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔۔۔اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔اسکے آنسو دیکھ کے ایبک کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔۔۔اس نے ایک دم سے نزلی کو دھکا دیتے ہوئے چھوڑا وہ بیڈ پہ جا گری۔۔۔۔اور خود ایبک کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔

" کھڑوس کہیں کا۔۔۔۔ جیسے اسکی قصوروار میں ہوں۔۔۔میرا قصور تو بس اتنا ہے کہ میں ایک غریب باپ کی بیٹی ہوں جسکی حیثیت نہیں تھی اتنا جہیز دینے کی اور اسکی بارات واپس چلی گئی۔۔۔۔۔۔اور انھیں مجھ سے شادی کرنی پڑی۔۔۔پر اس میں قسمت کا قصور ہے میں نے تو نہیں لکھا تھا نا اپنے نصیب میں یہ سب۔"۔۔۔نازلی وہیں پڑے پڑے سوچ رہی تھی۔۔۔آنسو آنکھوں سے زارو قطار بہہ رہے تھے۔۔۔۔

ایبک گیا تو اسے منانے تھا پر اسکی باتیں سن کر بھڑک اٹھا اور پھر سے اسے باتیں سنا کے آگیا۔۔ اب ایبک کمرے میں آ کے ٹہل کر اپنا غصہ ٹھنڈا کر رہا تھا وہ جتنا غصے پہ کنٹرول کرنا چاہتا وہ اتنا ہی بڑھ جاتا۔۔۔۔۔ وہ پچھلے ایک گھنٹے سے کمرے میں ٹہل ٹہل کر تھک گیا تو بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔۔ اسکی سمجھ سے باہر تھا کہ اسے ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔

وہ اپنی سوچ میں گم تھا کہ اچانک اسے اپنے کندھے پہ لمس سا محسوس ہوا وہ ایک دم مڑا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟؟نزلی پر سکون لہجے میں بولی جیسے کچھ وقت پہلے کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں"۔۔۔۔ایبک بیٹھے سے کھڑا ہو گیا۔۔۔

"آپ ایسے کیوں ہیں ایبک۔۔۔۔جہاں تک مجھے یاد ہے میں پہلے بھی آپ کے گھر آتی تھی آپ ایسے نہیں تھے۔۔۔ پھر ایسا کیا ہوا کہ آپ ان چھ سالوں میں اس طرح ٹوٹ کر رہ گئے۔۔۔ اگر آپ چاہیں تو میرے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں"۔۔۔۔نزلی اسکے سامنے آتے ہوئے اسے ہمت دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"اچھا آپ کی مرضی.. آپ پریشان نہ ہوں آپ ایسے اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔میں کھانا بھجواتی ہوں"۔۔۔۔نازلی اگلے کئی لمحے اسکے جواب کا انتظار کرتی رہی جب وہ نہ بولا تو مڑ کر جانے لگی وہ اسے وقت دینا چاہتی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی وہ ٹوٹا ہوا ہے۔۔۔

"کیا سننا چاہتی ہو تم۔۔ کیا شیئر کروں میں تم سے۔۔۔یہی کے مجھے توڑنے والی ایک لڑکی تھی۔۔۔۔۔ وہ لڑکی جسے میں نے بچپن سے چاہا تھا۔۔۔۔۔ جسے میں نے ہر دعا میں خدا سے مانگا تھا۔۔۔ہاں بتاؤ مجھے"۔۔۔۔ایبک دھیمی آواز میں بولا اور پھر نزلی کو کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا۔۔

"محبت کرتا تھا میں اس سے بے انتہا محبت مجھے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوتی تھی اسکے بغیر۔۔۔ میں اسکے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ مجھے لگا۔۔۔۔ مجھے لگا وہ بس مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔ ہم بہت سا وقت

ساتھ گزارتے تھے۔۔۔۔۔ مام ڈیڈ کو نہیں پتہ تھا۔۔۔۔ پھپھو کو بھی نہیں پتہ تھا۔۔ میں چاہتا تھا پہلے کچھ بن جاؤں پھر سب سے بات کروں گا۔۔۔ اور سب مان جائیں گے۔۔۔ پر وہ وقت آیا ہی نہیں۔۔۔ اس نے آنے ہی نہیں دیا وہ وقت۔۔۔ وہ مری گئی تھی۔۔۔ اور پھر جب وہ واپس آئی وہ بدل گئی تھی بہت بدل گئی تھی۔۔۔۔ میں اسکے گھر گیا تھا۔۔۔۔۔ جانتی ہو اس نے مجھے کیا کہا۔۔ میں ہوں کیا۔۔ میری اوقات کیا ہے۔۔۔ میری اوقات بتائی اس نے مجھے۔۔۔ اس نے مجھے بتایا کہ میں دو کوڑی کا لڑکا ہوں جسکے پاس پیسہ نہیں ہے۔۔ اس کے لیے پیسہ ہی سب کچھ تھا۔۔۔ اس نے کہا میری بیوی مجھ سے شادی کے بعد پچھتائے گی۔۔ اس نے مجھے توڑ دیا۔۔۔ اسے پیسہ چاہئیے تھا۔۔۔ وہ چلی گئی۔۔ مجھے چھوڑ کے۔۔۔۔ اسے مجھ سے محبت نہیں تھی۔۔۔ اور اس دن میں نے اسے کہا تھا میں وہ مقام حاصل کروں گا۔۔۔ جہاں ہر کوئی مجھے چاہے گا۔۔۔ اور میری بیوی مجھ پر فخر کرے گی میری بیوی ہونے پے فخر کرے گی۔۔۔ اور اس دن واپسی کے راستے میں۔۔ وہ ایبک مر گیا۔۔۔ جسے تم ڈھونڈھتی پھرتی ہو۔۔۔۔۔ وہ ایبک نہیں رہا۔۔۔۔ اور جو ایبک بچا تھا اس پے صرف ایک جنون سوار تھا پیسہ کمانا ہے بڑا آدمی بننا ہے ایک مقام حاصل کرنا ہے۔۔۔ وہ مقام جہاں دنیا کی ہر لڑکی مجھے پانے کو ترسے۔۔۔ اور میری بیوی میری قربت میں فخر محسوس کرے۔۔۔ پر ان سب کے بیچ میں کمزور ہو چکا ہوں اندر سے مجھے سہارے کی ضرورت تھی۔۔۔ پر میں مام ڈیڈ کو کچھ نہیں بتا سکتا۔۔۔ تم۔ بتاؤ ناز میں کہاں غلط تھا میں نے سچی محبت کی پھر خدا نے میری دعا کیوں نہیں سنی۔۔۔ کیوں۔۔۔۔...... آخر کیوں۔۔۔ بولو نا ناز کیا میں اسکا بندہ نہیں تھا۔۔۔ کیا میں دعا نہیں مانگتا تھا۔۔۔ کیا میں اسکے آگے نہیں جھکتا تھا۔۔۔۔ میں نے تو ہر چیز اسی سے مانگی تھی پر اس نے مجھے کچھ بھی نہیں دیا۔۔۔ تو مجھے اس پے یقین نہیں رہا ناز۔۔۔۔۔ میں ٹوٹ گیا ہوں۔۔۔۔ مجھے سہارا چاہیئے"۔۔ آج ایبک نے اپنے دل کی ساری باتیں اسے بتا دی تھیں جسے وہ کبھی پسند ہی نہیں کرتا تھا پر وہ چاہتا تھا وہ اسکا سہارا بنے۔۔۔۔۔۔ اسکے کاندھے پے سر رکھے وہ کتنی ہی دیر روتا رہا۔۔۔۔۔۔۔ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرتا رہا

اسکی خوبصورت آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔نازلی پہلی بار کسی مرد کو روتا دیکھ رہی تھی اور اس شدت سے۔۔۔ نازلی اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی جیسے اسے تسلی دے رہی ہو۔۔۔۔۔

"ایبک ایک سوال پوچھوں آپ سے۔۔۔۔ڈانٹیں گے تو نہیں"۔۔۔نازلی نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"پوچھو"۔۔۔جواب مختصر آیا رونے کی وجہ سے آواز بھاری ہو چکی تھی۔۔۔

"اب بھی اس سے محبت کرتے ہیں"۔۔۔نزلی کے لہجے میں کچھ تھا۔۔۔ایبک نے ایک دم چونک کے سر اٹھایا ۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔اس سے محبت بھی پرانے والے ایبک کے ساتھ دفن ہو گئی ہے۔۔۔اب میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں"۔۔۔ایبک نے اسکے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے جواب دیا وہ اب خود کو سنبھال چکا تھا۔۔ یا شاید جس سہارے کی اسے ضرورت تھی وہ اسے مل گیا تھا۔۔۔وہ وہاں سے اٹھ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔۔۔ اور جیب سے سگریٹ نکال کے سلگائی۔۔۔اسے نازلی سے کسی سوال کی امید تھی۔۔۔۔

"پوچھو گی نہیں۔۔۔کون ہے وہ"۔۔نازلی کو جاتا دیکھ کر وہ ایک دم بولا

"نہیں یہ آپکا پرسنل میٹر ہے۔۔اور وہ جو بھی ہے آپکی بیوی بن کے بہت لکی فیل کرے گی۔۔۔آپ مجھے چھوڑنا چاہیں۔تو میں کوئی سوال نہیں کروں گی۔۔اور ہاں پرامس کرتی ہوں کہ امی ابو کو اس بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گی"۔۔۔نازلی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔۔میرا کھانا اوپر بھیج دینا۔۔۔۔اور مام کو میرے روم میں مت آنے دینا۔۔۔میرا چہرہ دیکھ لیں گی تو پریشان ہو جائیں گی"۔۔۔۔ایبک مسکرایا اور بالکونی میں جا کھڑا ہوا۔۔۔۔

نازلی نے آنکھوں کے کونے صاف کیئے جہاں سے آنسوں چپکے سے باہر نکلنے والے تھے۔۔۔۔اور وہ خاموشی سے پلٹ کر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ہورہا ہے لیڈیز"۔۔۔ایبک ابھی آفس سے آیا تھا اور آتے ہی کچن میں جھانکتے ہوئے بولا"۔۔۔۔آج کل اسکا موڈ کافی ہلکا پھلکا تھا۔۔۔

"تمھاری بیوی کھانا بنارہی ہیں اور میں یہاں بیٹھ کر اس سے باتیں کر رہی ہوں"۔۔۔۔سائرہ بانو مسکرائیں۔۔۔

"مام پلیز اب کھانا بنانے کے لیے خانساماں رکھ لیں"۔۔۔ایبک نے ہاتھ جوڑے۔۔۔

"ارے کیوں اتنا اچھا تو بناتی ہے میری بچی کھانا"۔۔۔سائرہ بانو نے اسے گھورا نازلی جو کب سے نظر انداز کر رہی تھی اسکی بات پے پلٹی۔۔

"یہی تو مسئلہ ہے محترمہ اتنا اچھا کھانا بناتی ہیں کہ میری ساری ڈائیٹ خراب ہو چکی ہے۔۔۔اسے روکیں اس سے پہلے کے میری توند نکل آئے"۔۔۔ایبک بات کرتے ہوئے نازلی کی طرف چہرہ کر کے آنکھ دبائی تو وہ واپس کام میں لگ گئی۔۔۔

"چل مسخرا کہیں کا۔۔میری بہو جیسی کوئی اور نہیں ملے گی اسے تنگ نہ کیا کر۔"۔۔سائرہ بانو نے اسکا کان مروڑا

"امی مل جائے گی میں اتنی بھی کوئی خاص نہیں ہوں۔۔اور ہو سکتا ہے مل گئی ہو۔۔کیوں میں صحیح کہہ رہی ہوں نا"۔۔نزلی بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی ایبک کی بات یاد کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"ہو سکتا ہے مام ہو سکتا ہے"۔۔۔ایبک نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔

"ویسے سب باتیں چھوڑو۔۔تم مجھے یہ بتاؤ۔۔آج کل سورج کہاں سے نکلتا ہے"۔۔۔سائرہ بانو مسکرای۔۔۔

"کیوں مام"۔۔۔ایبک نے سوالیہ آئبرو اچکائے۔۔۔جبکہ وہ انکی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا۔۔۔

"میرے بیٹے کا موڈ اچھا ہوتا پچھلے تین چار دن سے"۔۔۔انھوں نے اسے پیار سے کہا۔۔۔

"ہاں مام۔۔۔کچھ لوگوں کو میرا غصہ نہیں تھا پسند۔۔۔تو میں نے سوچا میں خود کو واپس بدل لیتا ہوں۔۔۔کیوں ٹھیک کیا ناااا"۔۔۔۔۔ایبک مسکرایا پھر سلاد کی پلیٹ سے سلاد کھاتے ہوئے بڑے مزے سے جواب دیا

"تم اور تمھارے ڈرامے۔۔۔جاؤ جاکر چینج کر لو۔۔۔اور چھوڑو اسے یہ کھالو گے تو کھانا نہیں کھاؤ گے پرانی عادت ہے تمھاری یہ۔۔۔میں اپنے کمرے میں ہوں نازی کھانا لگ جائے تو بلا لینا"۔۔۔وہ وہاں سے اٹھتے ہوئے بولیں

۔۔۔ایبک کو بہت پہلے کا وقت یاد آیا جب سائرہ بانو کھانا بنا رہی ہوتی تھیں اور وہ ساری سلاد پہلے ہی چٹ کر جاتا تھا اور اسے ڈانٹ پڑتی۔۔۔۔۔

"سنو آئسکریم کھانے چلو گی؟؟؟!!"سائرہ بانو چلی گئیں تو اس نے نزلی کے قریب آ کے کان میں سرگوشی کی۔۔

نازلی ایک دم اچھلی۔۔۔۔

"نہیں مجھے نہیں جانا۔۔۔آپ اسے لے جائیں۔۔۔۔میں تو ویسے بھی کچھ دن ہوں یہاں پے۔۔۔۔پھر امی ابو کو سمجھا کے چلی جاؤں گی"۔۔۔نازلی نے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا اور کام کرنے لگ گئی۔۔۔

"پر میں نے تو تمھیں جانے کے لیے نہیں بولا"۔۔۔ایبک سامنے کاؤنٹر پر بیٹھ گیا۔۔۔

"کچھ باتیں بنا کہے سمجھ جانا بہتر ہوتا ہے۔۔۔مجھے آپکی خوشی عزیز ہے"۔۔۔۔نازلی کے لہجے میں کچھ تھا۔۔۔

"تو تم سمجھ جاؤ نا میرے بنا کچھ کہے"۔۔۔ایبک نے سینے پے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"سمجھ گئی ہوں اسلئے کچھ دن میں چلی جاؤنگی"۔۔۔نازلی اسے دیکھے بنا بولی۔۔۔

"تم غلط کر رہی ہو۔۔۔۔میں نے ایسا نہیں کہا"۔۔۔۔ایبک کاؤنٹر سے اتر آیا۔۔۔۔۔

"بعد میں سوچیں گے فی الحال فریش ہو کے آئیں میں کھانا لگا رہی ہوں۔۔۔اور دوبارہ گرم کر کے نہیں دوں گی۔۔۔اگر لیٹ ہوئے تو ٹھنڈا کھانا"۔۔۔۔نازلی اب اپنی روٹین کے موڈ میں آ گئی تھی۔۔۔۔

"پوری چڑیل ہو تم"۔۔۔۔ایبک جاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

"اور آپ برفانی ریچھ "۔۔نازلی پیچھے سے دھاڑی۔۔۔

"میں دیکھ لوں گا تمھیں "۔۔۔ایبک نے واپس کچن کے دروازے میں آتے ہوئے کہا۔۔

"میں جانتی ہوں میں خوبصورت ہوں اور آپ مجھے دیکھنا چاہیں گے فی الحال جائیں۔"۔۔۔۔نازلی نے اسے گھورا تو وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

"بس کچھ دن اور۔۔۔۔ایبک میں اپسے جی بھر کے لڑنا چاہتی ہوں تاکہ میرے پاس زندگی گزارنے کے لیے آپکی یادیں ہوں۔۔۔میں انکے سہارے زندگی گزارلوں گی"۔۔نزلی نے سوچتے ہوئے سر جھٹکا اور دوبارہ کام میں لگ گئی۔۔۔

"آجائیں امی "۔۔دروازہ بجا تو نازلی نے وہیں لیٹے لیٹے جواب دیا۔۔۔

"میں جب بھی تمھارے روم میں آتا ہوں تم مجھے امی کیوں سمجھتی ہو"۔۔ایبک اندر آتے ہوئے بولا تو وہ جو لیٹی ٹی وی دیکھ رہی تھی اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

"آپ۔۔۔کچھ چاہئیے تھا تو مجھے بلا لیتے"۔۔۔نازلی بنا اسے دیکھے بولی۔۔

"کیوں میں نہیں آسکتا"۔۔۔ایبک کی نظریں اسی پے تھیں

"پتہ نہیں"۔۔۔نزلی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔۔

"تم چلو میرے ساتھ "۔۔۔ایبک نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

"پر کہاں "۔۔۔نزلی نے ہاتھ چھڑوایا

"اپنے روم میں "۔۔۔ایبک نے بتایا میں

"اپنے روم میں ہی ہوں۔۔۔وہ روم تو آپکا ہے"۔۔چہرہ اب بھی جھکا تھا

"پر تم تو کہتی تھی نہ کہ مام نے کہا ہے میری جو چیز ہے وہ تمھاری ہے۔۔۔تو اب چلو"۔۔۔ایبک نے اسکی بات دہرائی۔۔۔

"تو مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔پر اب میں سب کچھ جان چکی ہوں تو میں نہیں آسکتی"۔۔۔نازلی ہاتھ مسلتے ہوئے بولی۔۔۔

"تو کیا سب کچھ جان کر میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی"۔۔۔ایبک نے سوال کیا

"اگر میں آپکے ساتھ رہی تو آپ کو خوشیاں نہیں ملیں گی اور آپکی خوشی کے لیے بہتر ہے میں چلی جاؤں۔"۔۔چہرہ اب بھی جھکا تھا۔۔۔۔۔

"تم کون ہوتی ہو یہ فیصلہ کرنے والی"۔۔۔اب کے ایبک دھاڑا

"اب بولو یا کھڑے کھڑے خدا کو پیاری ہو چکی ہو"۔۔۔ایبک نے اسے جھنجھوڑ ڈالا۔۔۔پر وہ کچھ نہ بولی نہ چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔۔

"جہنم میں جاؤ۔۔۔مت آؤ میرے ساتھ۔۔۔بنی رہو جھانسی کی رانی۔۔۔اب میں لینے نہیں آؤں گا"۔۔۔ایبک دھاڑتا کمرے سے چلا گیا۔۔۔اور نازلی بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی اور چہرہ ہاتھوں میں دیے رونے لگی۔۔۔ آنسوں قطار در قطار بہہ رہے تھے۔۔۔۔

"میں محبت کرتی ہوں آپ سے ایبک۔۔۔آپکی خوشی عزیز ہے مجھے۔۔۔۔پر آپکی خوشی میں نہیں کوئی اور لڑکی ہے۔۔۔۔تو میں خوش ہوں۔۔۔۔میری محبت خود غرض نہیں ہے۔۔۔ارے آپکو تو اندازہ بھی نہیں ہو گا میں کب سے آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔یہ تو آج تک میں بھی نہیں جان پائی آپکو کیسے پتہ ہو گا۔۔۔کاش میں کبھی جواد انکل کے ساتھ آئی ہی نہ ہوتی انکے گھر نہ میں آپ کو دیکھتی نہ میرے دل میں ایسا کوئی احساس ہوتا۔۔۔میری قسمت میں آپ کا ساتھ ایسے لکھا تھا۔۔۔اور ہماری کہانی اتنی ہی تھی۔۔۔کہ ہمیں مل کے

بچھڑ جانا ہی تھا۔۔ اور اب بچھڑنے کا وقت دور نہیں"۔۔ نزلی نے سوچتے ہوئے آنسو بے دردی سے صاف کیئے

اگلے کئی دن ایبک کا موڈ خراب رہا۔۔ سب حیران تھے کہ ایبک تو نارمل ہو گیا تھا سب سے ہنستا بولتا پھر اچانک سے یہ سب کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ایبک"... وہ اپنے کمرے میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب سائرہ بانو آئیں۔۔

"جی مام خیریت مجھے بلا لیا ہوتا"۔۔ ایبک انھیں دیکھ کر کھڑا ہوا۔

"بیٹھو ضروری بات کرنی ہے"۔۔ سائرہ بانو بیڈ پر بیٹھیں تو وہ وہیں زمین پر بیٹھ گیا سر انکے گھٹنوں پے رکھ دیا

"بولیں موم میں سن رہا ہوں"۔۔ ایبک بولا۔۔۔

"کیا بات ہے ایبک۔۔ پریشان ہو"۔۔۔ سائرہ بانو نرمی سے بولیں۔

"نہیں مام کچھ بھی نہیں"۔۔ ایبک مسکرایا

"دیکھو ایبک میں نہیں جانتی تمھارے ساتھ ایسا کیا ہوا تھا کہ تم ایسے ہو گئے۔۔ پر برا وقت تھا گزر گیا۔۔ چند دن پہلے تم ٹھیک ہو گئے تھے ہنستے بولتے۔۔ پرانے والے ایبک۔۔ پھر ایسا اچانک کیا ہو گیا کہ تم نے پھر سے وہی روپ دھار لیا۔۔ کیا نازلی کی کوئی بات بری لگ گئی۔۔ وہ لڑکی بری نہی ہے ایبک بہت اچھی ہے۔۔ اور بہت پیار کرتی ہے تم سے۔۔۔ کیا تم اسکے پیار کو سمجھ نہیں سکتے۔۔۔ تمھیں اسکی آنکھوں میں پیار جھلکتا نظر نہیں آتا ۔۔ جو صرف تمھارے لیے ہے"۔۔ سائرہ بانو آہستہ سے بول رہی تھیں اور وہ سن رہا تھا وہ چپ ہوئیں تو وہ بولا

"مام وہ ناراض ہے مجھ سے۔۔ اسے لگتا ہے مجھے کسی اور سے محبت ہے۔۔ اور وہ یہاں سے جانے کا سوچ رہی ہے۔۔۔ وہ مجھ سے نظر ہی نہیں ملاتی میں اسکا پیار کیسے جان پاؤں۔۔ پر میں پھر بھی جانتا ہوں اسے مجھ سے محبت ہے پر وہ مجھ سے ناراضگی ختم کرے تو میں اسے سب سمجھاؤں"۔۔۔ ایبک نے سر اٹھا کے ماں کو دیکھتے

ہوئے کہا۔۔۔

"تو ناراض بھی تو تم نے کیا ہے۔۔۔ مجھے بتایا ہے اس نے سب۔۔۔ اب ناراض کیا ہے تو مناؤ بھی۔"۔ سائرہ بانو نے اسکا کان پکڑا

"پر مام کیسے۔۔۔ وہ میری بات تک نہیں سننا چاہتی میں روز اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں اپنے ہر کئے کی معافی مانگنا چاہتا ہوں پر وہ سنے تو نا"۔۔۔۔ ایبک نے انکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

"میں بس اتنا کہنے آئی تھی ایبک تمھارے پاس کل صبح تک کا وقت ہے۔۔۔ ورنہ وہ چلی جائے گی۔۔۔ میں اسے بہت سمجھا چکی ہوں۔۔۔ پر وہ کہتی ہے ایبک کی خوشی اسی میں ہے۔۔۔۔ مجھے اپنی قسم دے کے باندھ دیا ہے۔۔۔ اب جو بھی کر سکتے ہو کرو۔۔۔ ورنہ مجھ سے شکوہ کرنے نہ آنا کے میں نے بتایا نہیں۔۔ اور اگر تم نے اسے جانے دیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"۔۔۔ سائرہ بانو اسکے سر پر بم پھوڑتی ہوئی چلی گئیں اور ایبک کے ہوش اڑ چکے تھے۔۔۔۔

"ناز... یہ میں کیا سن رہا ہوں"۔۔۔ نازلی اپنے کمرے میں اپنا سامان پیک کر رہی تھی۔۔۔ ایبک دروازے سے ٹیک لگا کے بولا۔۔۔ وہ ڈنر کرنے کے بعد کمرے میں آگئی تھی وہ اسکے پیچھے آیا۔۔۔

"آپکے کان ہیں مجھے کیا پتہ آپ کیا سن رہے ہیں"۔۔۔ لہجہ خوشگوار تھا

"کیسی بیوی ہو ناز۔"۔۔ ایبک نے سوال کیا۔۔۔

"اب میں نے کیا کر دیا ایبک۔۔۔ تم کبھی مجھ سے خوش نہ ہونا۔۔۔ نہایت ہی کوئی سڑو انسان ہو۔۔۔ اب تو میں جا رہی ہوں تھوڑا سا تو ہنس دو تا کہ میں سب کو بتا سکوں کے میرا شوہر مسکراتا بھی ہے"۔۔۔ نزلی بڑے ہلکے پھلکے انداز میں اس کے ساتھ بات کرتے ہوئے سامان پیک کر رہی تھی۔۔

"تم ہمیشہ جھانسی کی رانی بنی رہتی ہو کبھی میری بات نہیں سنتی"۔۔ایبک نے شکوہ کیا

اور آپ کیا جھانسی کے راجا بنے رہتے ہو جو کبھی بولتے ہی نہیں....ہاں لڑائی کرنی ہو تو ہر وقت تیار رہتے ہو"۔۔۔نازلی نے کمر پے ہاتھ رکھتے ہوئے اسے گھورا۔۔۔

"مطلب تم رانی ہو تو میں تمھارا راجا"۔۔۔ایبک نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"فی الحال تو ایسا ہی ہے۔۔۔بعد میں شاید رانی بدل جائے"۔۔۔نازلی واپس کام میں لگ گئ

"پہلے بتاؤ۔۔تم ہو نہ راجا کی رانی"۔۔ایبک نے دہرایا۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔اب جائیں مجھے کام کرنے دیں"۔۔۔نزلی نے اسے گھورا۔۔۔

"تم بہت بری ہو ناز"۔۔۔ایبک اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

"ویسے تو میں آپ کو پہلے دن سے ہی اچھی نہیں لگتی پر آج میں نے ایسا کیا کر دیا کہ میں آپکو ایک بار پھر بری لگنے لگی"۔۔۔نازلی نے بنا اسے دیکھے کہا۔۔۔

"مجھے چوٹ لگی ہے تم نے میرا زخم بھی نہیں دیکھا"۔۔ایبک نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔

"کیا ہوا....کیسے لگی چوٹ گہرا زخم ہے کیا.."نازلی تڑپ کر اسکے پاس آئی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی

"تم خود ہی پٹی ہٹا کے دیکھ لو۔۔۔دوا بھی لگا دینا"۔۔۔ایکب معصوم بچوں کی طرح بولا

"مطلب آپ نے کچھ نہیں لگایا"۔۔۔نازلی نے اسے گھورا تو اس نے نا میں اشارہ کیا۔۔۔

"آپ کبھی سدھر ہی نہیں سکتے میں جاتے جاتے آپ کو لکھ کر دے جاؤ گی"۔۔نازلی بڑبڑاتے ہوے آگے بڑھی اور ایبک کی پٹی کھولنے لگی

"تم جا کے دیکھاو"۔۔ایبک نءاس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کھینچی۔۔۔

"نہ کریں"۔۔نازلی مصروف سے انداز میں بولی۔۔۔۔اگلے ہی لمحے اس کی زبان کو تالے لگ گئے۔۔۔۔۔ایبک

کے ہاتھ کی پٹی کھول چکی تھی اور اس کے ہاتھ کی ہتھیلی دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔۔۔جہاں کوئی بھی چوٹ نہیں لگی تھی بلکے مار کر سے بہت خوبصورت سے انداز میں لکھا گیا تھا۔۔

"I love youناز مجھے چھوڑ کر مت جاؤ"

نازلی ہتھیلی سے نظریں ہٹا ہی نہ پا رہی تھی

"اب کچھ بولو بھی بیوی"۔۔نازلی کو چھیڑتے ہوئے بولا

"ایسے کرتا ہے کوئی آپ نے مجھے ڈرا دیا تھا" نازلی رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی

"عورت واقعی ناشکری ہوتی ہے ایبک نے اسے کمر سے پکڑتے ھوئے خود سے لگایا

"جائیں یہاں سے مجھے کام کرنے دیں"

نازلی اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ہاں ہاں جا رہا ہوں پر اکیلے نہیں"۔۔ایبک نے یہ کہتے ہوئے بنا اس کی سنے اسے گود میں اٹھا لیا

"ایبک چھوڑے اتارے مجھے کوئی آجائے گا امی آجائیں گی۔۔۔ایبک"۔۔۔نازلی مسلسل چلا رہی تھی ایبک کسی کی پرواہ کیے بغیر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"اتنا مت چلاو مام ڈیڈ گھر پر ہیں ہی نہیں"۔۔۔ایبک نے جیسے اطلاع دی۔۔۔

"کیوں کہاں گئے وہ لوگ..."نازلی کو حیرت ہوئی کیونکہ اسے پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔

"ہمارا رومانس ناخرب ہو میں نے انہیں باہر بھیج دیا۔۔۔کیوں کے میں جانتا تھا اگر وہ گھر پے ہوتے تو تم نے چلا چلا کر بلا لینا تھا۔۔۔مام ڈیڈ کی لاڈلی"۔۔۔ایبک نے روم میں آکر اسے بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔

"دیکھیں ایبک۔۔آپ اگر میرے قریب آئے تو میں رو دوں گی..."نازلی کو کچھ نہ سوجھا تو ناکام سی دھمکی دی

۔۔۔۔۔

"تورو۔۔۔میں تو ایسے بھی کھڑوس انسان ہوں تمہارے آنسو مجھ پر اثر نہیں کریں گے "۔۔۔۔ایبک اس پر جھکا اور آج پہلی بار اپنا حق استعمال کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھ دیے۔۔۔۔نازلی جان چکی تھی اس کے روکنے پر اور وہ نہیں رکے گا اس لئے خاموشی سے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا

" گڈ مارننگ جانِ ایبک "۔۔۔نازلی کو اٹھتا دیکھ کر ایبک اس کے پاس آیا اور اس کی پیشانی پر لب رکھ دییے۔۔

" آپ اٹھ بھی گئے "۔۔۔نازلی نظر چراتے ہووے بولی۔۔۔

"جی ہاں ہم کب کے اٹھ بھی گئے اور آپ کا سارا سامان روم میں شفٹ بھی کر دیا"۔۔ایبک نے فخر سے فرضی کالر جھاڑے۔۔۔۔نازلی نے شرم سے نظریں جھکالی۔۔۔

"تم نا یہ شرمانے والی حرکتیں نا کیا کرو۔۔۔مجھے تم سے بار بار پھر سے پیار ہو جاتا ہے "۔۔۔ایبک اس کی نظر جھکانے پر دل و جان سے فدا ہوتے بولا۔۔۔۔ا

"یبک آپ بھی نا۔۔۔میں فریش ہو کر آتی ہوں..."نازلی اس کی نظروں سے بچنے کے لئے واش روم میں گھس گئی ۔۔۔۔

"ایبک ایبک جلدی اؤ نیچے "سائرہ بانو کی غصے میں گونجتی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔۔۔۔

"لو جی جاگ گئیں۔۔۔۔نازلی کی امی "۔۔۔۔وہ جانتا تھا وہ اسے کیوں بولا رہی ہیں۔۔۔۔

"جی مام "۔۔۔ایبک ان کے پاس آیا۔۔۔وہ اس وقت نازلی کے کمرے میں تھی۔۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا نا کے وہ چلی جائے گی دیکھو وہ چلی گئی۔۔۔۔اور تم نے اسے روکا بھی نہیں "۔۔۔۔سائرہ بانو اس پر غصہ ہو رہی تھی۔۔۔۔ہ

"مم موم اب جانے والے کو کون روک سکتا ہے"۔۔۔ایبک افسوس سے بولا۔۔۔۔۔

"ایک کتنے بد تمیز ہو تم مجھے لگا تم بھی اس سے محبّت کرنے لگے ہو۔۔۔ پر نہیں میں غلط تھی"۔۔۔۔سائرہ بانو نے اسے گھورا

"مام وہ جہاں گئی ہے وہ اس کی سہی جگہ تھی۔۔۔ آپ اس کے لئے پریشان نا ہوں"۔۔۔۔۔ایک بڑے مزے میں بولا۔۔

"ایک تم کتنے بے حس انسان ہو۔۔اس کا گھر یہ ہے بیوی ہے وہ تمہاری اور تم نے اسے جانے دیا۔"۔۔اب کے جواد صاحب دھڑے۔۔۔۔۔

"جانے نہیں دیا ڈیڈ۔۔۔میں خود اسے چھوڑ کر آیا ہوں وہاں۔۔۔وہ خوش ہے"۔۔۔سامنے ٹیبل سے سیب اٹھا کر وہ صوفے پر بیٹھتے ہووے پر سکون لہجے میں بولا۔۔۔

"کتنے خبیث انسان ہو تم تمھاری بیوی گھر چھوڑ کر چلی گئی اور تو سیب کھا رہے ہو"۔۔جواد صاحب کا۔غصے سے برا حال تھا انہیں اپنے دوست کی فکر تھی۔۔

"واقعی ایک دولت نے تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔"۔۔۔۔سائرہ بانو باقاعدہ اب رونے لگی تھی

"کیا ہوا اتنا شور کیوں ہے یہاں"۔۔۔۔نازلی شور سن کر وہاں آئی۔۔۔

"نازلی تم"۔۔۔۔۔سائرہ بانو بولی۔۔۔۔

"جی امی کیا ہوا۔۔۔۔آپ رو کیوں رہی ہیں"۔۔۔نازلی جھٹ سے ان کے پاس آئی۔۔۔

"تم کہاں تھی۔۔۔۔اور تمہارا سامان"۔۔۔جواد صاحب پوچھ بیٹھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں اوپر روم میں تھی"۔۔۔۔نازلی نے جھجکتے ہوئے بتایا

"ہوا کیا ہے"۔۔۔نازلی کو اب بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں یہ لوگ پریشان ہو رہے تھے کہ تم کہاں گئی۔۔۔۔میں نے بتایا کہ جو تمہاری جگہ ہے میں وہاں تمہیں

چھوڑ آیا ہوں پر یہ مسٹر اینڈ مسز مجھے ڈانٹی جا رہے ہیں۔۔۔ بھلائی کا تو کوئی زمانہ ہی نہیں ہے نہ ناز"۔۔۔ایبک اب بھی سیب کھاتے ہوئے مسکراہٹ دبائے نازلی سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"لعنت ہے تم پر ایک صبح صبح ہمیں پریشان کر دیا"۔۔۔جواد صاحب اس کی طرف بڑھے۔۔۔

"دیکھئے جواد صاحب اب آپ بوڑھے ہو گئے ہیں یہ سب آپ کو سوٹ نہیں کرتا مجھے ماریے گا مت۔۔۔ بھئی آپ اپنی بیوی کے ساتھ رہ سکتے ہے میں نہیں رہ سکتا کیا"۔۔۔ایبک بڑے سکون سے بیٹھا تھا۔۔۔۔

"تم ہو ہی بتمیز"۔۔۔۔سائرہ بانو نے اس کے کان پکڑے۔۔۔

"یہ دیکھ لو ناز ایک تو تمھیں روک کر میں نے ان خوہش پوری کی۔۔۔اور اوپر سے یہ مجھے ڈانٹ رہے ہے" ۔۔۔ایبک نے نازلی کو بھی بیچ میں گھسیٹا۔۔۔۔

"تو جیسے تمھاری تو یہ خوائش تھی ہی نہیں"۔۔۔سائرہ بانو بولی۔۔

"وہ الگ بات ہے"۔۔۔ایبک آنکھ دباتے ہوئے وہاں سے بھاگا اس کو ڈر تھا کے کہیں اس کو مارنا پڑ جائے۔۔۔اور پیچھے سے سب مسکرا دئے۔۔۔۔۔۔۔

"آپ جانتے ہے اگر اس دن آپ شادی سے انکار کر دیتے تو میری زندگی تباہ ہو جاتی۔۔۔۔ان لوگوں نے تو کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی مجھے بدنام کرنے کی"۔۔۔نازلی ایبک کے بازو پے لیٹی اس سے بات کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"اور جانتی ہو تم میری زندگی میں نا آتی تو میں ابھی تک کمزور ہوتا۔۔تم میرا سہارا بنی ہو۔۔۔تم میری طاقت ہو مجھے چھوڑ کر مت جانا"۔۔۔ایبک نے اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اور اگر آپ نے کبھی دوبارہ مجھے کبھی پریشان کیا تو میں چلی جاؤں گی"نازلی نے وارن کیا۔۔۔۔۔۔۔

"ناز۔۔۔نہیں تم مجھے سمجھا دینا پر چھوڑنا نہیں"۔۔۔۔ایبک نے کہتے ہوئے اس کی پیشانی پر لب رکھ دئے تو وہ

مسکرا اٹھی۔۔۔۔۔۔

"ارے ماہا تم یہاں" سائرہ بانو ماہا کو دیکھ کر ایک دم چونکی۔۔۔۔

"ہاں جی ممانی۔۔۔۔۔۔۔ چھٹیاں گزارنی آئی تھی یہاں سوچا دو چار دن آپ کے گھر رہ لوں۔۔۔ آپکی یاد آرہی تھی"۔۔۔ماہا نے ان کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں ہاں بچے کیوں نہیں"۔۔۔۔سائرہ بانو نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

"گھر میں ماما پاپا سب کیسے ہیں..."سائرہ بانو نے پوچھا۔۔۔۔

"ہاں جی سب ٹھیک اور آپ سنائیں۔۔۔۔ میں نے سنا ہے ایبک کی شادی ہو گئی"۔۔۔ماہا جیسے یقین نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔

"ہاں مانتا نہیں تھا پر آخر کو ہار مان لی"۔۔۔۔۔۔سائرہ بانو خوشی سے بولی۔۔۔۔۔

"اور آپ نے ہمیں بلایا ہی نہیں"۔۔۔۔ماہا نے شکوہ کیا۔۔۔۔

"ارے بس سب کچھ اتنا جلدی ہوا۔۔۔۔۔۔بس خیر جو ہوا اچھے سے ہوا۔۔۔۔۔ایبک بہت خوش ہے" ۔۔۔۔۔سائرہ بانو نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

"ناز ناشتہ دے دو۔۔۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے"۔۔۔۔۔ایبک لاؤنج میں اتے ہووے بولا۔۔۔

"آئی"۔۔۔۔۔وہ ناشتہ لے کر بھاگی بھاگی آئی۔۔۔

"السلام علیکم "ماہا نے سلام کیا۔۔۔ایبک آواز پر چونک کے مڑا اور نازلی نے بھی اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"وعلیکم السلام "نازلی بس اتنا ہی کہ پائی۔۔۔۔

"نازی یہ ماہا ہے ایبک کی پھوپو کی بیٹی"۔۔۔۔سائرہ بانو تعارف کروانے لگی۔۔

"جانتی ہوں میں امی جان.. "نازلی نے جو دیا

"ناز میں آفس میں کر لونگا ناشتہ مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔خیال رکھنا اپنا اللہ حافظ "۔۔ایبک نے کہتے ہوئے ناز کی پیشانی پر بوسہ دیا اور سب کو خدا حافظ کہتے ہووے چلا گیا۔۔نازلی جانتی تھی وہ کیوں چلا گیا ہے۔۔۔۔

"ارے یہ دیکھو بنا ناشتے کے چلا گیا۔۔۔۔اس لڑکے پر بھوت سوار ہے کام کرنے کا"۔سائرہ بانو کو غصہ آیا کہ اس نے ماہا کو نظر انداز کیا۔۔۔

"امی انہیں دیر ہو گئی تھی میٹنگ تھی انکی ضروری۔۔۔اور اگر وہ کام نہیں کریں گے تو لوگ انہیں غلط بولیں گے ۔۔۔وہ یہ سب ہمارے لئے تو کرتے ہیں آپ انہیں نہ ڈانٹا کریں "۔۔۔۔نازلی ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"تمھیں اس کی کوئی بات بری نہیں لگتی پتا نہیں کیوں "سائرہ بانو نے مصنوعی ناراضگی دکھائے۔۔۔

"کیوں کہ مجھے اپنے شوہر پر فخر ہے امی جان۔۔۔۔وہ دنیا کے بیسٹ شوہر ہیں"۔۔۔۔نازلی اتراتے ہوئے بولی ۔۔۔۔

"ہاں ہاں چند ہفتے پہلے کی بات لگتا ہے بھول گئی ہو "۔۔۔۔سائرہ بانو نے اسے کچھ ہفتے پہلے کی بات یاد دلوائی جب وہ ایبک کی خوشی کیلئے گھر چھوڑ کر جا رہی تھی ۔۔۔۔۔۔اب وہ دونوں ماہا سے باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں۔۔

شام کو جب ایبک گھر آیا تو سب لاؤنج میں موجود تھے۔۔۔۔

"آ گئے آپ "نازلی کہتے کچن سے پانی لینے چلی گئی۔۔۔۔۔اور پانی لا کے ایبک کو پکڑا دیا۔۔۔۔

ماہا سب کچھ بڑے غور سے دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔۔وہ ایبک کا رویہ دیکھنا چاہتی تھی نازلی کے ساتھ۔۔۔۔

"اور سناو ماہا آج کل کیا ہو رہا ہے "۔۔ایبک نے بڑے پر سکون لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں جاب اور گھر اور کیا کرنا ہے۔۔۔۔ماہا کو حیرت ہوئی کہ اتنے سالوں بعد اس نے اسے مخاطب کیا تھا ورنہ تو وہ آتی تو وہ اسے نظر انداز کر دیتا تھا۔۔۔۔۔شروع میں ماہا وہاں نہیں آتی تھی اور جب اس کے پیسے والے بوائے

فرینڈ نے شادی کے جھوٹے وعدے کر کے دھوکہ دے کر چلا گیا تو اس نے یہاں کے چکر لگانا شروع کر دیے کہ جیسے بھی ایبک اسے مل جائے۔۔۔ کیونکہ ان دنوں ایبک نے اپنا بزنس سٹارٹ کر لیا تھا۔۔ ماہا لوگ کچھ ہی وقت میں اسلام آباد شفٹ ہو گئے۔۔۔

تو وہ مہینوں بعد چند دن رہنے آجاتی اور ایبک کو جب خبر ملتی کی وہ آگئی ہے تو وہ چند دن کہیں باہر چلا جاتا۔۔۔

وہ اس کی شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا....

"ممانی بہت وقت ہو گیا ہے نہ ایبک نے کچھ سنایا ہی نہیں"۔۔۔ ماہا کچھ سوچتے ہوئے بولی

"کیا مطلب ایبک آپ گاتے بھی ہیں...!" نازلی کو حیرت ہوئی

"یونیورسٹی لائف میں شوق تھا پر اب نہیں ہے۔۔۔ ایبک نے اسے محبت سے دیکھا۔۔۔

"بہت بے سرہ گاتے ہوں گے آپ میں جانتی ہوں... آپ تو بس ڈانٹنا ہی جانتے ہیں" نازلی نے مزاق آڑایا

"نہیں نازی ایبک واقعی بہت اچھا گاتا ہے اس کی خواہش تھی کہ یہ سنگر بنے۔۔۔ پتا نہیں کیوں اس کو بزنس کا شوق چڑھ گیا"۔۔۔۔۔۔ سائرہ بانو نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں جانتی ہو کیا وجہ ہے"۔۔۔۔۔ نازلی بولی تو ایبک نے ایک دم اسے دیکھا "یہی وجہ کے یہ سمجھ گئے ہوں کہ یہ بہت برا گاتے ہیں"۔۔۔۔ نازلی قہقہہ لگا کہ ہنسی

"چلو ایبک ثابت کر دو کہ تم بے سرے نہیں ہو"۔۔۔۔ ماہا کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ صرف اسکے لیے گاتا تھا

"نہیں ابھی دل نہیں کر رہا۔۔ ناز میں تمہیں پھر کسی دن سناؤں گا"

ماہا مسکرائی وہ جانتی تھی وہ نہیں گائے گا۔۔۔۔

مجھے سننا ہے اور ابھی سننا ہے... ایبک آپ منع نہیں کریں گے بس... نازلی کھڑی ہو کر اس کے پاس آئی۔۔۔۔

افف ناز کس قدر ضدی ہو"۔۔۔۔۔ایبک اسے گھورتا ہوا اٹھا اور سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔۔واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں گٹار تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہاں بیٹھو۔۔۔۔سونگ سناتا ہوں تمہیں جو تمہارے لئے ہو گا اوکے "۔۔۔ایبک اسے سامنے بٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔نازلی نظر جھکا گی کیونکہ سائرہ بانو اور جواد صاحب وہیں موجود تھے۔۔۔۔۔۔

اور ایبک کا گانا شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

میں نے چھانی عشق کی گلی

بس تیری اہٹائیں ملی

میں نے چاہا چاہوں نہ تجھے

پر میری ایک نا چلی

نازلی نے ایک دم نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔ایبک محبت بھری نظروں سے پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عشق میں نگاہوں کو ملتی ہیں بارشیں

پھر بھی کیوں کر رہا ہے تیری خواہشیں

ایبک نے آنکھ دبی تو نازلی نے نظر جھکا لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل میری نہ سنے

دل کی میں نہ سنو

دل میری نہ سنے

دل کا میں کیا کروں

ایبک مسلسل اسے دیکھ رہا تھا

ماہا کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا

لایا کہاں مجھ کو یہ موہ تیرا

راتیں نہ اب میری نہ میرا اسویرا

جان لے گا میری یہ عشق میرا

عشق میں نگاہوں کو ملتی ہیں بارشیں

پھر بھی دل کیوں کر رہا ہے تیری ہی خواہشیں

دل میری نہ سنے

دل کی میں نہ سنو

دل میری نہ سنے

دل کا میں کیا کروں

اب ایبک نے نازلی کا ہاتھ تھاما نازلی کی سانسیں بے ترتیب ہوئی

دل تو ہے دل کا کیا

گستاخ ہے یہ

ڈرتا نہیں پاگل

بے باک ہے یہ

ہے رقیب خود کا ہی

اتفاق ہے یہ

عشق میں نگاہوں کو ملتی ہیں بارشیں

پھر بھی کیوں کر رہا ہے دل تیری ہی خواہشیں

اب ایبک کے ہاتھ پھر سے گٹار کے تار چھیڑ رہے تھے

نازلی کی پلکیں اٹھی اور جھکی

دل میری نہ سنے

دل کی میں نہ سنو

دل میری نہ سنے

دل کا میں کیا کرو

"بس بہت ہوا خوش"۔۔۔ایبک نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے نازلی کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے آپ تو واقعی بہت اچھا گاتے ہیں میں تو سمجھی تھی آپ ایویں.. "نازلی بات مکمل نہ کر سکی

"بس دیکھ لو کبھی غرور نہیں کیا۔۔۔۔میں فریش ہو کر آتا ہوں کھانا لگاؤ"۔۔۔ایبک وہاں سے کہتے ہوئے اٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم تھک نہیں جاتی"۔۔۔۔ایبک کی آنکھ کھلی تو نازلی فجر کی نماز کے بعد دعا مانگ رہی تھی

"کس چیز سے"۔۔۔۔وہ دعا مانگ کے اٹھی تو بولی۔۔۔۔۔۔

"خدا سے مانگتے مانگتے۔۔۔۔حالانکے وہ تو دیتا ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ایبک واپس لیٹ گیا۔۔۔

"استغفر اللہ ایبک۔۔۔۔ایسے نہیں بولتے۔۔۔۔یہ سب کچھ اللہ پاک نے ہی تو دیا ہے تو اسی سے ہی تو مانگنا چاہیے نا"۔۔۔۔۔نازلی نے اس کو گھورا۔۔

"کوئی نہیں خود محنت کر کے حاصل کرنا پڑتا ہے سب کچھ "۔۔۔ایبک بہت لاپرواہی سے بولا

"ایبک بہت گناہ ہوتا ہے۔۔۔ آپ ایسے نہ کہا کریں۔۔۔۔ آپ اٹھے اور چلیں نماز پڑھیں "۔۔۔۔۔نازلی نے اس اٹھانا چاہا

"مجھے سونے دو۔۔۔مجھے نہیں پڑھنی نماز۔۔۔تم پڑھتی ہوں نہ میں تمھیں نہیں روکتا"۔۔۔ایبک نے کروٹ بدلی

"ایبک آپ بہت برے ہیں۔۔۔ویسے کہتے ہیں مجھ سے محبت ہے اور بات نہیں مانتے"۔۔۔نازلی نے اسے اس غصے سے جواب دیا۔۔۔۔۔

"میں تمہارے لیے سب کچھ کر سکتا ہوں پر یہ نہیں "۔۔۔ایبک بیزاری سے بولا۔۔۔۔

"چلیں دیکھتے ہیں کب تک آپ خدا سے منہ موڑے رہیں گے اس کی ذات سے بدگمان ہیں گے۔۔۔۔۔ایبک آپ کو پچھتانا پڑے اس سے پہلے سمجھ جائیں خدا کے سوا کوئی نہیں جو ہمیں اتنی نعمتوں سے نوازے اگر وہ نہ چاہے تو ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔ آپ سمجھتے کیوں نہیں "نازلی بولتی رہی وہ خاموش پڑا رہا آخر کار نازلی یہ سمجھ کر وہاں سے اٹھ گئی کہ شاہد وہ سوچکا ہے پر وہ سویا نہیں تھا۔۔۔وہ جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایبک آفس کے لیے جا چکا تھا اور نازلی کام میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔سائرہ بانو کہیں گئی ہوئی تھی ایسے میں ماہا گھر میں بیٹھی بور ہو رہی تھی

۔۔۔۔وہ نازلی سے اتنی بات بھی نہیں کر پاتی تھی کیوں کہ نازلی نے اسے اتنا موقع دیا ہی نہیں تھا کہ وہ بات کر پائے۔۔۔۔

"نازلی میں ذرا باہر جا رہی ہوں ممانی آئیں تو بتا دینا میں پارک میں جا رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔ماہا کہتی ہوئی رکی نہیں اور چلی گئی۔۔۔۔

"ہوں ہنہ کہہ کر تو ایسے گئی ہے جیسے میں ملازم ہو سکی اور ہمیں اس کے نہ ہونے کی فکر ہو گی"۔۔۔۔۔نقرزلی بڑبڑاتے ہوئے واپس کام میں لگ گئی

ایبک آفس میں بیٹھا کام کر رہا جب اسے خبر ملی کہ اس سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔۔۔

"اندر بھیج دو"۔۔۔ایبک کو لگا شاید کوئی کام کے سلسلے میں اس سے ملنے آیا ہے۔۔۔۔

"تم یہاں کیا کرنے آئی ہو"۔۔۔۔ایبک دھاڑا۔۔۔۔۔۔۔

"میں تمہیں کچھ بتانے آئی ہوں"ماہا نے اندر آتے ہی جواب دیا

"کیا بتانے آئی ہوں کچھ بتانے کے لیے باقی رہ گیا ہے"ایبک کھڑا ہو گیا

"مجھے اپنے نہیں نازلی کے بارے میں بتانا ہے"۔۔۔۔۔۔ماہا نے رکتے ہوئے بات مکمل کی۔۔۔۔۔۔

"میں تمہارے منہ سے اپنی بیوی کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سننا چاہتا"۔۔۔۔۔۔۔۔ایبک نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔۔

"دیکھو ایبک ہمارے بیچ جو ہوا تھا وہ تمہاری غلط فہمی تھی میں تمہیں کبھی نہیں پسند کرتی تھی اور رہی نازلی کی بات وہ لڑکی تمہیں چیٹ کر رہی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ماہا نے اپنا جال پھینکا۔۔۔۔۔۔۔

"بکواس مت کرو"۔۔۔۔۔۔۔ایبک نے اسے وارن کرتے ہوئے انگلی اٹھائی۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے اس نے خود بتایا ہے۔۔۔۔اس کا تم سے شادی کرنے کا مقصد یہی ہے کہ تمہاری دولت لے کر بھاگ جائے گی۔۔۔۔وہ کسی اور کو پسند کرتی ہو یہ اس کا پلین تھا۔۔۔ تمھیں لوٹنے کا۔۔۔اس

نے مجھے سب بتایا ہے۔۔۔ تم اسے فارغ کر دو۔۔۔ ابھی وقت ہے"۔۔۔۔۔۔ماہا تسلی سے بولی

"اور اس نے یہ بات تمھیں کیسے بتادی"۔۔۔۔۔۔ایبک کو حیریت کیوں کے ان دونوں میں دوستی نہیں تھی

۔۔۔۔

"کیوں کے وہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی اور میں نے وہ سن لیا"۔۔۔ماہا گھبراتے ہووے بولی۔۔۔۔

"میری بات غور سے سنو"۔۔۔۔۔ایبک نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"نازلی نازلی کہاں ہو "ایبک گھر آتے ہی زور سے چلایا۔۔۔۔

"کیا ہو گیا"نازلی کچن سے نکلی

"کمرے میں او مجھے ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔۔کہتے ہوئے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

"کیا ہوا ایبک آپ اس وقت گھر پر خیریت ہے"۔۔۔۔۔نازلی کو پریشانی ہوئی۔۔۔۔۔

"مجھے تم سے سوال پوچھنا ہے۔۔۔۔۔۔۔کیا سچ سچ جواب دو گی"۔۔۔۔۔۔۔ایبک نے اس کا سوال نظر انداز کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

"جی ایسا کیا سوال ہے جو آپ سے ویٹ نہیں ہوا"نازلی اسکے سے قریب آتے ہوئے بولی

"تم نے مجھ سے شادی کیوں کی تھی۔۔۔۔۔کیا تم کسی اور کو پسند کرتی ہو۔۔۔۔۔کیا تم مجھے چیٹ کر رہی ہوں ۔۔۔۔۔کیا تم میری دولت چاہتی ہو"۔۔۔۔۔ایبک نے سارے سوالات دہرائے۔۔۔۔

"ایبک یہ آپ کیا"۔۔۔۔نازلی بات مکمل نہ کر پائی۔۔۔۔۔۔

"ناز میرے سوالوں کا جواب دے دو"۔۔ایبک نے دوبارہ کہا۔۔۔۔۔

"آپ کو مجھ پہ یقین نہیں۔۔۔۔۔مجھے اپنی صفائی میں ایک لفظ نہیں کہنا اگر میں آپ کو جھوٹی لگتی ہوں تو ہاں میں

جھوٹی ہوں آپ کو لگتا ہے مجھے دولت پیاری ہے ٹھیک ہے مجھے دولت پیاری ہے۔۔۔۔میری شادی تو پلینڈ تھی ۔۔۔میں نے خود ہی تو تو اپنی بارات واپس بھیجی تھی تا کہ میری شادی آپ سے ہو جائے۔۔۔۔۔۔میں خود کو بدنام کر کے آپ کے نام کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔واہ ایبک صاحب کمال کر دیا ہے کیسے مجھے میری نظروں میں گرا دیا"۔۔۔۔۔نازلی قدم قدم پیچھے ہوتی بولتی گئی

"ناز میری بات تو سنو۔۔۔۔ایبک کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

'بس اپ نے وہ مان توڑ دیا جو مجھے آپ پے سے تھا۔۔۔آپ نے وہ فخر ختم کر دیا جو مجھے آپ کی بیوی ہونے پر تھا ۔۔۔۔۔۔مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی ایبک۔۔۔۔۔۔۔آپ نے میری محبت میری سچائی کا مذاق اڑا دیا" ۔۔۔۔۔اب نازلی کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور وہ کہتے ہوئے دروازہ کھول کر باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

"نازر کو۔۔۔میری بات سنو۔۔۔۔۔ناز "۔۔۔۔ایبک اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔۔

دروازے کی سائیڈ پر ماہا شرمندہ شرمندہ کھڑی تھی۔۔۔۔

"نازززززز"۔۔۔۔۔۔۔ایبک ایک دم چلایا

نازلی بھاگتے ہو سیڑھیاں اتر رہی تھی اس کا پیر پھسل گیا اور وہ دوسری سیڑھی سے ہی نیچے جا پہنچی۔۔۔۔۔ایبک اس کے بھاگ کر پاس گیا۔۔۔اسے لگ رہا تھا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں قید کر لیا ہو

"میری بات غور سے سنو تم نے آج تو میری بیوی کے بارے میں الٹا بول لیا جو سازش کرنا چاہی کر لی۔۔۔۔پر اگر تم نے دوبارہ ایسا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔میں تمھیں قتل کر دوں گا۔۔۔اور یقین کرو مجھے ایک لمحے کے لیے بھی پچھتاوا نہیں ہو گا۔۔۔۔میں جانتا ہوں تم جھوٹ بول رہی ہو کیونکہ ہماری شادی اتنی اچانک ہوئی تھی کہ ہم دونوں دنگ رہ گئے تھے۔۔۔تو اسکا پلین کیسے ہو سکتا ہے یہ سب۔۔۔آج تک اس نے مجھ سے کسی چیز کی

بھی ڈیمانڈ نہیں کی۔۔۔اگر وہ لالچی ہوتی تو روز اسکی نئی ڈیمانڈز ہوتی۔۔تم اس پے الزام لگانے سے پہلے اسے اچھی طرح جان تو لیتی وہ ایک سادہ سی لڑکی ہے۔۔۔جسے صرف مجھ سے محبت ہے۔۔نا کے پیسے سے اور اسٹیٹس سے۔۔۔تم ابھی کے ابھی یہاں سے دفعہ ہو جاؤ اور واپس چلی جاؤ آئندہ میرے سامنے مت آنا میں اپنا ضبط کھو بیٹھا تو قصوروار تم ہوگی"۔۔۔۔ایبک نے تسلی سے بات کی اور پھر آہستہ سے اسے اٹھا کے باہر دھکیل کر دروازہ بند کر دیا اور وہ جلتی بھنتی گھر آ گئی۔۔۔ایبک پہلے تو تھوڑی دیر وہیں ٹہلتا رہا اور کچھ سوچتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔

"ناز پے اتنی بڑی سازش ہوئی ہے۔۔۔میں اسے گھر جا کے بتاتا ہوں"۔۔۔ایبک آنکھوں میں شرارت لیے کیبز اٹھاتا باہر نکل گیا اسکا مقصد تھا کہ وہ نازلی کو ڈرائے گا اور وہ سچ سچ بتا دے گی کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے۔۔اور ایبک صرف اسکا اظہار محبت چاہتا تھا جو وہ کبھی نہیں کرتی تھی۔۔۔۔پر وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکا مزاق اس پے بھاری پڑے گا۔۔۔۔

سب لوگ اسوقت آئی سی یو کے باہر جمع تھے۔۔ایبک نازلی کو بنا وقت ضائع کیے ہاسپٹل لے آیا تھا۔اور بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر کیسی ہے ناز"۔۔ڈاکٹر باہر آیا تو ایبک اسکی طرف لپکا۔۔۔

"دیکھیں آپکی بیوی پریگنٹ تھیں۔۔۔انکا مس کیرتج ہو چکا ہے اور اسکے سر پر بہت گہری چوٹ آئی ہے۔۔۔ابھی ہم کچھ کہہ نہیں سکتے"۔۔۔ڈاکٹر اپنے پشاورانہ لہجے میں بولا

"پلیز پلیز ڈاکٹر۔۔آپکو جو چاہیئے لے لیں جتنا پیسہ چاہئیے لے لیں پر میری بیوی کو ٹھیک کر دیں"۔۔۔ایبک جیسے بے بس ہو گیا تھا۔۔۔

"میں سمجھ سکتا ہوں مسٹر خان پر اب یہ سب خدا کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ ہم اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں آپ دعا کرتے رہیں دعاؤں میں اثر ضرور ہوتا ہے"۔ڈاکٹر ایبک کا کندھا تھپتھپا کر واپس چلا گیا۔۔۔

"اف میری بچی"۔۔۔۔سائرہ بانو رونے لگیں۔۔۔۔

"صبر رکھو سائرہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ خدا خیر کرے گا"۔۔۔جواد صاحب نے انھیں تسلی دی۔۔۔۔

"خدا"۔۔۔۔ایبک جیسے کسی خیال سے باہر نکلا تھا۔۔۔

"ناز کو خدا پے بہت یقین تھا۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے بھی خدا سے مانگنا چاہیے۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ دے دے"۔۔۔۔وہ دیوانوں کی کی طرح ہاسپٹل میں بنائی گئی چھوٹی سی مسجد کی طرف بڑھا اسوقت وہ اپنے ہوش کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔وہ نہیں جانتا تھا وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔وہ نہیں جانتا تھا جس خدا سے وہ سات سال سے منہ موڑے ہوئے تھا آج وہ دوبارہ سے اسکے سامنے ہاتھ پھیلا رہا ہے۔۔۔ کیونکہ دینے والی ذات تو اس خدا کی ہے۔۔۔۔۔وہ سجدے میں گیا اور گڑگڑا تا رہا جیسے کوئی بچہ اپنی پسند کا کھلونا لینے کے لیے گڑگڑاتا ہے۔۔۔۔وقت ریت کی مانند سرکتا گیا اور وہ سجدے کی حالت میں خدا سے صرف ایک ہی دعا مانگتا رہا۔۔۔۔"خدا اگر تو ہے۔۔۔تو واقعی دعائیں سنتا ہے تو میری بھی دعا سن لے تاکہ میرا یقین پھر سے تجھ پر قائم ہو جائے۔۔۔۔میری نازلی مجھے لوٹا دے میرے جینے کا سہارا مجھے دے دے۔۔۔ وہ نہ ہوئی تو میں کس کے سہارے جیوں گا۔۔مجھے تو زندگی کی طرف لانے والی بھی وہی لڑکی تھی"۔۔۔وہ مانگتا رہا۔۔۔رات گزرتی رہی۔۔۔ایک طرف وہ زندگی اور موت کے بیچ لڑ رہی تھی اور ایک طرف سجدے میں جھکا سر صرف اسکی زندگی مانگ رہا تھا۔۔۔یقین کے ساتھ کہ اسے مایوس نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔

"ایبک"۔۔۔۔جواد صاحب جو کب سے اسکے سجدے سے اٹھنے کا انتظار کر رہے تھے اسے اٹھتا نہ پا کر اسے آواز

دی۔۔۔

اور پھر ایک دم ایک سجدے سے اٹھا اسے جیسے امید تھی کہ خدا نے اسکی سن لی۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔ ڈیڈ ناز۔۔۔ میری ناز ٹھیک ہو گئ ہے نا۔۔ ڈیڈ آپ کچھ بولتے کیوں نہیں"۔۔۔ جب وہ کافی دیر خاموش رہے تو وہ چلا اٹھا۔۔۔

"خود چل کر دیکھ لو"۔۔۔ اسکا یہ والہانہ انداز دیکھ کے جواد صاحب بس اتنا کہہ پائے۔۔۔

ایک قدم قدم چلتا ہوا آگے بڑھا اسے ایسے لگ رہا تھا قدم من بھر کے ہو گئے جیسے وہ جانا ہی نہیں چاہتا تھا کہ کہیں کوئی بری خبر اسکا انتظار نہ کر رہی ہو دماغ میں ہزاروں برے خدشے تھے۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی ڈاکٹرز نے بتایا کہ نازلی خطرے سے باہر ہے اور اسے ہوش آ چکا ہے تو سب اسکے پاس گئے۔۔۔۔ پھر جواد صاحب کو ایبک کا خیال آیا تو وہ اسے ڈھونڈنے نکل گئے۔۔۔

"ماہا تم یہیں رہو۔۔۔ میں شکرانے کے نوافل ادا کر کے آتی ہوں"۔۔۔ سائرہ بانو یہ کہتی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔

"نازلی مجھے تم سے کچھ کہنا ہے"۔۔۔ نزلی آنکھیں بند کیے خاموشی سے لیٹی تھی ماہا آگے بڑھی۔۔۔

"بولو ماہا"۔۔۔ نزلی کے لہجے میں دکھ تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دو نازلی یہ سب میری وجہ سے ہوا میری وجہ سے تم نے اپنا بچہ کھو دیا اور تمھاری اس حالت کی وجہ میں ہوں۔۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا"۔۔۔۔ ماہا نے اب رونا شروع کر دیا تھا

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو ماہا۔ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی"۔۔ نزلی نے آہستہ سے جواب دیا۔۔۔

"ہاں نازلی۔۔۔ میں نے ہی تمھارے خلاف ایبک کو بھڑکایا تھا۔۔ کہ تم اسکی دولت کے پیچھے ہو۔۔۔ میں چاہتی تھی کہ وہ تمھیں چھوڑ دے اور میرے پاس واپس اجائے۔۔۔ مگر اس نے مجھے اتنی باتیں سنائیں۔۔۔ اسے تم پر

پورا یقین تھا کہ تم اس سے سچی محبت کرتی ہو۔۔۔ اور اس نے مجھے وہاں سے نکال دیا۔۔ پھر نہ جانے ایسا کیا ہوا کہ اس نے تم سے ایسے سوال پوچھے۔۔۔ میں تمھارے کمرے میں تم سے معافی مانگنے آئی تھی۔۔۔ وہاں مجھے ایبک کی آواز سنائی دی وہ تم سے یہ سب سوال کر رہا تھا۔۔۔ میں وہیں کھڑی سنتی رہی۔۔۔ میں نہیں جانتی کہ اس نے ایسا کیوں کیا پر اسے تمھاری محبت کا یقین تھا۔۔۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے تم مجھے معاف کر دو گی تو میرے دل سے کچھ بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔۔۔ تم پلیز ایبک کو چھوڑ کر مت جانا۔۔ وہ تمھارے بغیر نہیں رہ پائے گا۔۔۔ ایک بار میں اسے توڑ چکی ہوں اب تم اسے مت توڑنا"۔۔۔ ماہا نے اسے ساری بات بتاتے ہوئے معافی مانگی اور اسکے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔۔۔

"تم۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ نکل جاؤ"۔۔۔ ایبک جو ہزاروں خیالات لے کے۔۔۔ کمرے کے دروازے پر ہی رک گیا تھا۔۔۔ جواد صاحب کے کہنے پے کہ وہ اب خطرے سے باہر ہے وہ خوشی کے مارے اندر آیا اور اندر ماہا کو دیکھ کر اسکے ہوش اڑ گئے۔۔۔

"تم میری بیوی کو مارنے آئی ہو نکل جاؤ یہاں سے"۔۔۔ ایبک نے اسے پکڑ کر کمرے سے باہر نکالا

"ایبک یہ کیا کر رہے ہو"۔۔۔ جواد صاحب کو حیرت ہوئی۔۔۔

"ڈیڈ اسے کہیں یہاں سے چلی جائے"۔۔۔ وہ یہ کہتا اندر چلا گیا۔۔۔ جواد صاحب اسے حیرت سے دیکھتے رہے

ایبک واپس روم میں آیا۔۔۔ اور کئی لمحے نازلی کو دیکھتا رہا جیسے یقین کر رہا ہو کہ واقعی وہ صحیح سلامت اسکے سامنے پڑی ہے۔۔۔ اور پھر وہ قدم قدم چلتا نزلی کے بیڈ کے پاس آیا۔۔۔ اور نزلی کی پٹی سے جکڑی پیشانی پر لب رکھ دیے۔۔۔ ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھ سے نکلا اور نزلی کی گال پے بہہ گیا۔۔۔

"ناز مجھے "۔۔۔۔۔ایبک کچھ کہتا اس سے پہلے نزلی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔۔۔۔۔

"میں سب جانتی ہوں ایبک آپکو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے ماہا نے بتا دیا ہے "۔۔نازلی آہستہ آہستہ بس اتنا کہہ پائی

"مجھے معاف کر دو ناز "۔۔۔ایبک نے شرمندگی سے سر جھکایا۔

"ایبک ہماری محبت میں معافی اور ناراضگی کہیں آتی ہی نہیں۔"۔۔۔نازلی نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

"تم جانتی ہو تم نے مجھے ڈرا دیا تھا۔"۔۔۔۔ایبک اسکے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔

"اور آپ نے مجھے۔۔۔پر شاید یہ نہ ہوتا تو مجھے کبھی پتہ ہی نہ چلتا آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں"۔۔۔۔۔نازلی نے محبت سے اسے دیکھا۔۔

"جانتی ہو ناز۔۔۔۔تم سچ کہتی تھی۔۔۔دینے والی ذات تو خدا کی ہے وہ جب چاہے دے دے اور جب چاہے واپس لے لے۔۔۔اس نے مجھے تمھیں لوٹا کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ دعائیں سنتا ہے۔۔۔اور جو کرتا ہے وہ ہمارے لئے بہترین ہوتا ہے۔۔۔۔تم صحیح تھی ناز۔۔۔میں غلط راستے پے نکل گیا تھا۔۔۔اور مجھے صحیح راستے پے لانے والی تم ہو۔۔۔۔تمھیں خدا نے اسلئے بھیجا تھا میرے پاس کہ میری بدگمانیاں ختم ہو جائیں"۔۔۔ایبک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"آپ سچ کہہ رہے ہیں ایبک"۔۔۔نزلی نے بے یقینی سے پوچھا

"تم مجھے روز فجر کے وقت اٹھا کے یقین کر لینا"۔۔ایبک نے اسے یقین دلانے کے لیے کہا

"ڈانٹیں گے تو نہیں"۔۔۔نزلی مصنوعی ڈری

"نہیں زرا بھی نہیں۔۔۔تم تو میری زندگی ہو"۔۔۔ایبک مسکرایا اور اس پے جھک گیا۔۔۔۔۔۔

"اگر آپ لوگوں کی محبت بھری باتیں ہو چکی ہیں تو ہم اندر آجائیں"۔۔۔صنم نے دروازے سے اندر جھانکتے

ہوئے کہا۔۔۔ تو نزلی اور ایبک مسکرا دیے اور اسی لمحے زندگی بھی مسکرائی تھی۔۔۔

خوشیاں انکی زندگی میں قدم رکھ چکی تھیں۔۔ کیونکہ آج ایک سجدہ محبت میں ادا ہوا تھا۔

بیشک یہ سچ ہے کہ دینے والی زات خدا کی ہے اور انسان ہر مقام پے ناشکری کرتا ہے... اور اپنا موازنہ دوسروں سے کرتا رہتا ہے پر کبھی یہ نہیں سوچتا کہ خدا نے جو اسکے لئے چنا ہے وہ بہترین ہے....

****

ختم شد